e-paper www.avadhnama.com
Postal Registration No. GPOLW/MP-50/2012-14 • RNI No. UPURD/2001/6110
LUCKNOW روزنامہ
اودھ نامہ
avadhnama

مدھیہ پردیش: زیر تعمیر سینما ہال کی چھت گر گئی، 2 مزدور کی موت

جھابوا۔ مدھیہ پردیش کے جھابوا ضلع کے پٹیلواد میں تھاندلا روڈ پر زیر تعمیر سینما ہال کی چھت گر گئی۔ اس حادثے میں 2 مزدوروں کی موت ہو گئی۔ حادثے کے بعد ضلع انتظامیہ، پولیس اور میونسپل کارپوریشن کی جانب سے مشترکہ طور پر ریسکیو آپریشن کیا جا رہا ہے۔ جھابوا ایس پی پدماولوچن شکلا نے بتایا کہ تھاندلا روڈ پر پٹرول پمپ کے پیچھے ایک کثیر المنزلہ عمارت تعمیر کی جا رہی تھی۔ اس کثیر المنزلہ عمارت میں سینما ہال کی تعمیر کی جانکاری ملی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ دوپہر میں جب عمارت کی چھت کو بھرنے کا کام چل رہا تھا، اسی وقت اچانک سینٹنگ نیچے آ گئی اور زیر تعمیر عمارت کی چھت گر گئی۔ علاوہ ازیں انہوں نے کہا کہ حادثے میں عمارت کے تعمیراتی کام میں مصروف 2 مزدوروں کی موت ہو گئی ہے اور پولیس و ضلع انتظامیہ کی جانب سے ریسکیو آپریشن جاری ہے۔ اس واقعے میں کچھ لوگ زخمی بھی ہوئے ہیں، جنہیں علاج کے لیے اسپتال میں داخل کرا دیا گیا ہے۔

چھتیس گڑھ: سیکورٹی فورسز کی ماؤنوازوں کے خلاف بڑی کارروائی

سکما۔ چھتیس گڑھ کے سکما میں سیکورٹی فورسز سمیت کئی سیکورٹی ایجنسیوں نے اتوار (23 مارچ) کو ایک تلاشی مہم کے دوران ماؤنوازوں کے خلاف بڑی کارروائی کی۔ اس کارروائی کے دوران سیکورٹی فورسز نے ماؤنوازوں کے 2 الگ الگ ٹھکانوں سے بھاری مقدار میں اسلحہ اور دھماکہ خیز مواد ضبط کیا۔ دراصل سکما میں نکسلیوں کے خلاف پولیس فورس، سی آر پی ایف سیکنڈ بٹالین، 203 کوبرا بٹالین اور سی آر پی ایف کی 131 ویں بٹالین نے مشترکہ آپریشن شروع کیا تھا۔ سکما ضلع کے مرکن گوڑا اور میٹا گوڑا جنگل میں تلاشی مہم کے دوران سیکورٹی فورسز کو دھماکہ خیز مواد سمیت دیگر اسلحے ملے۔ ذرائع سے ملی اطلاعات کے مطابق ماؤنوازوں نے سیکورٹی فورسز کو نقصان پہنچانے کے لیے یہ اسلحے اور دھماکہ خیز مواد چھپائے ہوئے تھے۔ واضح ہو کہ سیکورٹی فورسز نے تلاشی مہم کے دوران ماؤنوازوں کے مختلف ٹھکانوں سے 9 رائفل، 20 بی جی ایل (بیرل گرینیڈ لانچر)، 6 ڈیٹونیٹر، 6 دیسی ڈیٹونیٹر، 2 سیمی کنڈکٹر سرکٹ، بم بنانے کا سامان، نکسل لٹریچر، ادویات اور نکسل وردیاں برآمد کی ہیں۔

قیمت ۳/روپیہ جلد نمبر (۲۴) شمارہ نمبر (۱۷۰) لکھنؤ، بروز پیر ۲۴-مارچ ۲۰۲۵ء، مطابق ۲۳/رمضان المبارک -۱۴۴۶ھ صفحات-۸

Rs.3/- Vol- 24 , Issue, 170 Monday , March 24 2025 Pages -8

تعمیراتی مزدوروں کے وفد نے راہل گاندھی سے ملاقات کی

نئی دہلی۔ (یو این آئی) تعمیراتی مزدوروں کے ایک وفد نے لوک سبھا میں اپوزیشن لیڈر راہل گاندھی سے ملاقات کی اور سماجی تحفظ، قانونی حقوق اور ان کے کام سے متعلق مسائل پر تفصیل سے تبادلہ خیال کیا۔ دہلی غیر منظم کنسٹرکشن ورکرز یونین کے سکریٹری تھانیشور دیال اودیگوڑ نے، جو وفد کا حصہ تھے، اتوار کو یہاں بتایا کہ تعمیراتی شعبے میں کام کرنے والی مزدور تنظیموں کے ایک وفد نے کانگریس لیڈر راہل گاندھی سے ملاقات کی۔ وفد کے ارکان نے راہل گاندھی جی کے ساتھ سماجی تحفظ، تعمیراتی مزدوروں کے قانونی حقوق اور ان کے کام سے متعلق مسائل پر تفصیل سے تبادلہ خیال کیا۔ ان میں رجسٹریشن اور بینیفٹ کلیمنگ کا عمل، ہیٹ ویو (اسٹروک)، آلودگی سے متاثرہ مزدوروں کو ایکس گریشیا ادائیگی، منریگا اور اینٹ بھٹہ مزدوروں کو تعمیراتی کارکن کے طور پر تسلیم کرنا، خواتین کی مزدوری میں کمی، اجرت میں سنگین عدم مساوات اور استحصال اور تعمیراتی مقامات پر کریچوں کی تعمیر جیسے مسائل شامل تھے۔ مسٹر اڈیگاڑ نے بتایا کہ میٹنگ میں مسائل کے سلسلے میں ایک کانفرنس کے انعقاد پر بھی اتفاق رائے پایا گیا۔ مسٹر گاندھی کے علاوہ پارلیمانی لیبر اینڈ ایمپلائمنٹ کمیٹی میں کانگریس کے ارکان پارلیمنٹ بھی کانفرنس میں شرکت کریں گے۔ وفد میں دہلی غیر منظم تعمیراتی مزدور یونین کے جنرل سکریٹری امجد حسن شامل تھے۔ اس موقع پر تعمیر مزدور پنچایت سنگم کے سکریٹری سبھاش بھٹناگر، دہلی تعمیر شرمک سنگٹھن کے صدر رامیندر، سیلف ایمپلائیڈ ویمن ایسوسی ایشن کی سکریٹری لتا، نیشنل بلڈنگ کنسٹرکشن ایسوسی ایشن کے جنرل سکریٹری خالد رضا خان اور دیگر مزدور رہنما اپتا ایل نیلم، پروین اور وکاس شرما بھی موجود تھے۔

سنبھل تشدد: جامع مسجد کمیٹی کے صدر ایڈوکیٹ ظفر علی حراست میں

سنبھل۔ اتر پردیش کے سنبھل میں پیش آئے تشدد کے معاملے میں پولیس نے جامع مسجد کمیٹی کے صدر ایڈوکیٹ ظفر علی کو حراست میں لے لیا ہے۔ پولیس کے مطابق، ایڈوکیٹ ظفر علی کو پوچھ گچھ کے لیے طلب کیا گیا تھا، جس کے بعد انہیں حراست میں لے لیا گیا۔ یہ پہلا موقع تھا جب تشدد کے معاملے میں جامع مسجد کمیٹی کے صدر سے پوچھ گچھ کی گئی۔ اتوار کو تقریباً 11:30 بجے پولیس جامع مسجد کے صدر ظفر علی ایڈوکیٹ کو ان کے گھر سے کوتوالی لے گئی اور کوتوالی میں ظفر علی سے 24 نومبر کو ہوئے تشدد کے بارے میں پوچھ گچھ کر رہی ہے۔ تشدد کی جانچ کے لئے حکومت نے تین رکنی جوڈیشیل کمیشن تشکیل دیا تھا۔ حکومت کے ذریعہ تشکیل جوڈیشیل کمیشن تشدد کی جانچ کر رہا ہے۔ ظفر علی کے بھائی طاہر علی نے بتایا کہ جوڈیشیل کمیشن سے سمن آیا ہے۔ ظفر علی کو بیان دینے کے لئے جوڈیشیل کمیشن میں جانا تھا۔ ظفر علی کو روکنے کے لئے یہ غیر قانونی کارروائی کی گئی ہے۔

ایک ہندی نیوز پورٹل نے ذرائع کے حوالہ سے خبر دی ہے کہ 19 نومبر کو جامع مسجد کے اندر ایڈوکیٹ کمیشن کے پہلے سروے کے دوران ایڈوکیٹ ظفر علی سروے ٹیم کے ساتھ موجود تھے۔ اسی طرح، 24 نومبر کو ہونے والے دوسرے سروے کے دوران بھی وہ ٹیم کے ساتھ مسجد میں موجود رہے۔ تاہم، جب سروے کے دوران بھیڑ جمع ہونے لگی تو ظفر علی ٹیم کو مسجد کے اندر چھوڑ کر باہر چلے گئے اور بھیڑ میں شامل افراد سے گفتگو کی۔ اسی گفتگو کو لے کر ایس آئی ٹی (خصوصی تفتیشی ٹیم) نے ان سے پوچھ گچھ کی ہے۔ پولیس کا کہنا ہے کہ وہ یہ جاننے کی کوشش کر رہے ہیں کہ ظفر علی نے بھیڑ سے کیا بات چیت کی تھی اور آیا ان کا کوئی کردار تشدد میں رہا ہے یا نہیں۔ واضح رہے کہ 24 نومبر کو عدالت کے حکم پر جامع مسجد میں سروے کیا جا رہا تھا، اسی دوران فرقہ وارانہ تشدد پھوٹ پڑا تھا، جس میں 3 افراد کی موت ہو گئی تھی۔ واقعے کے بعد سے معاملے کی جانچ ایس آئی ٹی کر رہی ہے۔ ادھر، جامع مسجد کی رنگائی اور تزئین و آرائش کا کام جاری ہے۔ مسجد کے مغربی حصے کی بیرونی دیواروں پر جنگی سطح پر پینٹنگ کی جا رہی ہے اور دہلی سے لائی گئی ایل ای ڈی فوکس لائٹس بھی نصب کی گئی ہیں۔ گزشتہ دنوں ہائی کورٹ نے آرکیالوجیکل سروے آف انڈیا (اے ایس آئی) کو ہدایت دی تھی کہ وہ مسجد کے اسٹرکچر کو نقصان پہنچائے بغیر آرائش کا کام مکمل کرے۔ جامع مسجد کمیٹی کے صدر ایڈوکیٹ ظفر علی نے دعویٰ کیا ہے کہ مسجد میں ہرے رنگ سمیت تمام رنگ پہلے جیسے ہی رکھے جا رہے ہیں، جبکہ ہندو فریق نے انتظامیہ سے زعفرانی یا سفید رنگ کرانے کا مطالبہ کیا تھا۔

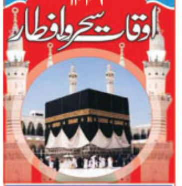

23 رمضان-24/03/2025

سنی حضرات

آج کا افطار ☆ کل کی سحری

06:22 | 04:41

شیعہ حضرات

آج کا افطار ☆ کل کی سحری

06:31 | 04:35

پی ایم مودی کے ہندوتوا پر سنجے راوت نے اٹھائے سوال

ممبئی: مہاراشٹر میں ہندوتوا تنظیموں کی جانب سے اورنگ زیب کے مقبرے کو منہدم کرنے کا مطالبہ کیا جا رہا ہے، اس حوالے سے سیاسی ماحول گرم ہو گیا ہے۔ دریں اثنا، شیوسینا (ٹھاکرے) کے رکن پارلیمنٹ سنجے راوت نے اتوار کو اس معاملہ پر تبصرہ کیا اور وزیر اعظم نریندر مودی کو سخت تنقید کا نشانہ بنایا۔ انہوں نے کہا کہ اورنگ زیب کی قبر کو منہدم کرنے کا مطالبہ کیا جا رہا ہے۔ حکومت کے کچھ لوگ یہ مطالبہ کر رہے ہیں، لیکن جس تیمور نے ملک میں مندروں اور مذہبی مقامات کو تباہ کیا، ایک اداکار نے اپنے بیٹے کا نام ان کے نام پر رکھ دیا اور وزیر اعظم نے تیمور کی صحت کے بارے میں پوچھا۔

واضح رہے کہ جب سیف علی خان اور کرینہ پی ایم مودی سے ملنے گئے تو وزیر اعظم نے ان کے بیٹے تیمور سے متعلق دریافت کیا تھا۔ سنجے راوت نے کہا کہ ایک طرف کہتے ہیں کہ وہ اورنگ زیب کی قبر کھودیں گے اور دوسری طرف تیمور کی خیریت دریافت کرتے ہیں جس سے سوال اٹھتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ پی ایم مودی کا یہ کیسا ہندوتوا ہے؟ یہ وہی لوگ ہیں جو ہندوتوا کے تیمور ہیں۔ رکن پارلیمنٹ نے مزید کہا کہ ایودھیا میں رام مندر کے اصل معمار لال کرشن اڈوانی ہیں، لیکن اڈوانی کی حالت شاہجہاں جیسی کر دی گئی ہے۔ انہیں تنہائی میں کیوں رکھا گیا؟ انہیں کیا ہوا؟ انہیں اس طرح کیوں رکھا گیا ہے؟ یہ سوال اورنگ زیب کی قبر کھودنے والوں سے پوچھنا چاہیے۔ وزیر اعلیٰ دیویندر فڑنویس پر طنز کرتے ہوئے راوت نے کہا کہ وہ سنجے راوت کو اپنے خوابوں میں ستنا جی دھنجی کی طرح دیکھتے ہیں۔

وقف ترمیمی بل کے خلاف ملک گیر تحریک چلانے کا اعلان

دہلی کے کامیاب مظاہرے پر مسلم پرسنل لا بورڈ نے تمام اپوزیشن پارٹیوں اور ممبران پارلیمنٹ کا شکریہ ادا کیا

نئی دہلی۔ دہلی کے کامیاب مظاہرے کے بعد آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ نے وقف ترمیمی بل کے خلاف کل ہند تحریک چلانے کا اعلان کیا ہے یہ اطلاع آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کے ترجمان اور مجلس عمل کے کنوینر ڈاکٹر سید قاسم رسول الیاس نے تمام مسلم تنظیموں، سول سوسائٹی موومینٹ، دلت، آدیباسی، او بی سی اور اقلیتی رہنماؤں کا بورڈ کی جانب سے شکریہ ادا کرتے ہوئے دیا انہوں نے کہا کہ اللہ کی تائید و نصرت اور ان کے تعاون کے بغیر دہلی کا عظیم الشان مظاہرہ ممکن نہیں تھا۔ ہم ان تمام اپوزیشن پارٹیوں اور ممبران پارلیمنٹ کے بھی مشکور ہیں جنہوں نے نہ صرف اتنی بڑی تعداد میں شرکت کی بلکہ پوری قوت سے وقف ترمیمی بل 2024 کو یکسر مسترد کر دیا۔ وقف ترمیمی بل 2024 پر آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کی جانب سے بنائی گئی 31 ارکان پر مشتمل مجلس عمل نے فیصلہ کیا کہ بورڈ اس متنازعہ، امتیازی اور سخت نقصاندہ بل کے خلاف تمام دستوری، قانونی اور جمہوری راستے اختیار کر کے ایک ملک گیر تحریک چلائے گا۔ جس کے پہلے مرحلے کے طور پر پٹنہ میں (26 مارچ) اور وجے واڑہ میں (29 مارچ) کو ریاستی اسمبلی کے سامنے بڑے احتجاجی دھرنوں کا اہتمام کیا جا رہا ہے۔ ان دھرنوں میں بورڈ کی مرکزی قیادت، دینی و ملی جماعتوں کی مرکزی و ریاستی قیادت شرکت کرے گی۔ اسی طرح سول سوسائٹی کے رہنما، دیگر اقلیتی طبقات کی سرکردہ شخصیات اور دلت، آدیباسی نیز او بی سی طبقات کے رہنما بھی شریک ہوں گے۔ بورڈ کی جانب سے سیاسی پارٹیوں کے رہنماؤں اور ممبران پارلیمنٹ کو بھی مدعو کیا گیا ہے۔ گو کہ تمام سیاسی پارٹیوں نے اپنے ممبران کو وہپ جاری کر کے پارلیمنٹ کے تمام سیشنس میں ان کی شرکت لازمی قرار دی ہے، تاہم ہماری کوشش ہوگی کہ کم از کم جے پی سی کے اپوزیشن ممبران ان دونوں دھرنوں میں شریک ہوں۔ اس کے علاوہ پٹنہ کے دھرنے میں جے ڈی یو، آر جے ڈی، کانگریس اور لوک جن شکتی پارٹی کے ریاستی رہنماؤں بشمول چیف منسٹر کو بھی مدعو کیا گیا ہے۔ اسی طرح آندھرا پردیش کی حکمراں پارٹی ٹی ڈی پی، وائی ایس آر کانگریس، کانگریس پارٹی اور بائیں محاذ کی پارٹیوں کو بھی مدعو کیا گیا ہے۔ بورڈ کے ترجمان نے کہا کہ ہم ان دونوں دھرنوں سے بی جے پی کی حلیف پارٹیوں کو ایک واضح پیغام دینا چاہتے ہیں کہ یا تو وہ بل کی حمایت سے ہاتھ کھینچ لیں یا پھر مسلمانوں، اقلیتوں، سول سوسائٹیز اور انصاف پسند شہریوں کی حمایت سے محروم ہو جائیں۔ ڈاکٹر الیاس کے مطابق مسلم پرسنل لا بورڈ نے ملک گیر تحریک کا ایک تفصیلی پروگرام بنایا ہے۔ جس کے تحت ملک کی ہر ریاست کی راجدھانی میں احتجاجی پروگرام آرگنائز کئے جائیں گے۔ حیدرآباد، ممبئی، کلکتہ، بنگلور، مالیرکوٹلہ (پنجاب) اور رانچی میں بڑے احتجاجی جلسے منعقد کئے جائیں گے۔ مسلسل دھرنوں اور ہیومن چین کا بھی اہتمام کیا جائے گا۔ پرنٹ و الیکٹرانک میڈیا اور سوشل میڈیا کا بھرپور استعمال کیا جائے گا۔ اس درمیان کئی بار ایکس پر ٹیوٹر ہیش ٹیگ کیمپین چلائی جائے گی۔ ہر بڑے شہر اور ضلعی ہیڈکوارٹرس پر مسلسل دھرنوں، کانفرنسوں کا اہتمام کیا جائے گا اور ڈی ایم اور کلکٹر کے ذریعے صدر جمہوریہ کو میمورنڈم دئے جائیں گے۔

کانگریس نے وقف ترمیمی بل کو آئین پر حملہ قرار دیا

یہ بل اقلیتی حقوق سلب کرنے کی سازش، جے رام رمیش کا سنگین الزام

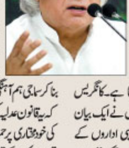

نئی دہلی: کانگریس نے مودی حکومت کے نئے وقف بل کو آئین پر ایک اور دانستہ طور پر کیا گیا حملہ قرار دیتے ہوئے الزام عائد کیا ہے کہ اس کے ذریعے اقلیتوں کے مذہبی اداروں اور روایات کو کمزور کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ پارٹی نے کہا کہ حکومت کا مقصد اس قانون کے ذریعے ملک کے سماجی تانے بانے کو بگاڑنا اور انتخابی فائدے کے لیے پولرائزیشن پیدا کرنا ہے۔ کانگریس کمیونیکیشن ڈپارٹمنٹ کے انچارج جے رام رمیش نے ایک بیان میں کہا کہ اس بل سے اقلیتی برادری کے مذہبی اداروں کے انتظامی حقوق خطرے میں پڑ جائیں گے۔ انہوں نے کہا، ”سابقہ قوانین کے تحت وقف املاک کی حیثیت اور اقلیتوں کے ادارہ جاتی اختیارات محفوظ تھے، لیکن نئے قانون میں ان حقوق کو منظم طریقے سے کمزور کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔“

انہوں نے کہا کہ حکومت نے وقف کی تعریف میں جان بوجھ کر تبدیلی کی ہے تاکہ زمین وقف کرنے میں ابہام پیدا کیا جا سکے۔ ان کے مطابق، اس سے وقف املاک کو عام اراضی کے طور پر پیش کر کے ان پر تجاوزات کو قانونی تحفظ دیا جا سکتا ہے۔ کانگریس کا الزام ہے کہ، نئے بل میں وقف املاک پر قابض افراد کو تحفظ دیا جا رہا ہے۔ اقلیتوں کے مذہبی اداروں کے انتظامی حقوق کو کمزور کیا جا رہا ہے اور حکومت اقلیتی برادری کی روایات کو نشانہ بنا کر سماجی ہم آہنگی کو نقصان پہنچا رہی ہے۔ جے رام رمیش نے کہا کہ یہ قانون عدلیہ کی دیرینہ روایات کے خلاف ہے اور مذہبی اداروں کی خود مختاری پر حملہ ہے۔ انہوں نے کہا، ”عدلیہ نے برسوں سے وقف املاک کے تحفظ اور ان کے انتظامی حقوق کو تسلیم کیا ہے، لیکن یہ حکومت ان حقوق کو ختم کرنے کے درپے ہے۔“ کانگریس نے الزام لگایا کہ حکومت نے وقف انتظامیہ کو کمزور کرنے کے لیے موجودہ قانون کی دفعات کو ختم کر دیا ہے۔ پارٹی کا کہنا ہے کہ بل کے ذریعے حکومت اقلیتوں کو ان کے قانونی اور مذہبی حقوق سے محروم کرنے کی راہ ہموار کر رہی ہے۔

کپل سبل نے ججوں کی تقرری اور کرپشن پر اٹھائے سوالات

عدلیہ پر عوام کے گھٹتے اعتماد پر تشویش کا اظہار

نئی دہلی: سینئر وکیل اور راجیہ سبھا رکن کپل سبل نے ملک کے عدالتی نظام پر عوام کے گھٹتے اعتماد پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ حکومت اور عدلیہ کو یہ تسلیم کرنا ہوگا کہ موجودہ نظام، خاص طور پر ججوں کی تقرری کا عمل، اب مؤثر نہیں رہا۔ انہوں نے کرپشن، جانبداری اور عدالتی فیصلوں میں سیاسی اثر و رسوخ جیسے مسائل پر سوال اٹھائے۔ سبل نے ایک انٹرویو میں کہا کہ گزشتہ کئی برسوں سے عدلیہ کے کام کرنے کے طریقے پر شکوک و شبہات کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے کہا، ”کرپشن کے کئی معنی ہیں۔ ایک یہ کہ کوئی جج مالی فائدے کے لیے فیصلہ دے۔ دوسرا یہ کہ جج اپنی حلف کی خلاف ورزی کرتے ہوئے بے خوف اور غیر جانب داری سے کام نہ کرے۔“ انہوں نے کہا کہ نچلی عدالتوں میں ملزمان کو ضمانت نہ دیے جانے کا رجحان بڑھ رہا ہے، جس سے عدلیہ پر سوال اٹھ رہے ہیں۔ انہوں نے کہا، ”ضلع اور سیشن عدالتوں میں بمشکل ہی کسی کو ضمانت دی جاتی ہے۔ 90 سے 95 فیصد معاملات میں ضمانت مسترد کر دی جاتی ہے۔ کیا یہ ممکن ہے کہ ہر کیس میں ضمانت دینے سے انکار ضروری ہو؟ اس سے واضح ہوتا ہے کہ نظام میں کوئی خرابی ہے۔“

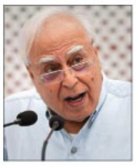

سبل نے اس مسئلے کے پیچھے ججوں میں خوف یا دباؤ کا اندیشہ ظاہر کیا۔ انہوں نے سوال اٹھایا کہ ”کیا جج اس لیے ضمانت دینے سے ڈرتے ہیں کہ ان کے فیصلے کا اثر ان کے کیریئر پر پڑ سکتا ہے؟“ انہوں نے عدلیہ میں سیاسی جھکاؤ پر بھی سوال اٹھایا۔ انہوں نے کہا، ”ہم نے ایسے جج بھی دیکھے ہیں جو کھلے عام ایک سیاسی جماعت کے نظریے کی حمایت کرتے ہیں اور بعد میں اسی پارٹی میں شامل ہو جاتے ہیں۔“ انہوں نے مغربی بنگال کے ایک جج کا حوالہ دیا، جنہوں نے استعفیٰ دے کر ایک سیاسی پارٹی میں شمولیت اختیار کر لی تھی۔ سبل نے جسٹس شیکھر کمار یادو کے ایک متنازع بیان کا بھی حوالہ دیا، جس میں انہوں نے کہا تھا کہ ”ہندوستان میں اکثریتی ثقافت قائم رہنی چاہیے اور صرف ایک ہندو ہی ہندوستان کو وشو گرو بنا سکتا ہے۔“ سبل نے اس بیان کو اقلیتوں کے خلاف توہین آمیز قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ عدلیہ کے وقار کو بچانے کے لیے ضروری ہے کہ حکومت اور عدلیہ اپنی خامیوں کو تسلیم کریں اور اصلاحات نافذ کریں۔

ناگپور میں تشدد زدہ علاقوں سے چھ روز بعد کرفیو ہٹایا گیا

ممبئی: مہاراشٹر کے ناگپور میں تشدد کے چھ دن بعد اتوار کو شہر کے باقی چار علاقوں سے کرفیو ہٹا دیا گیا۔ 17 مارچ کی رات وسطی ناگپور میں وشو ہندو پریشد اور بجرنگ دل کی جانب سے اورنگ زیب کے مقبرے کو ہٹانے کا مطالبہ کرتے ہوئے احتجاج کیا گیا تھا جس کے بعد تشدد پھوٹ پڑا تھا۔ حکام کے مطابق گذشتہ پیر کو تشدد کے بعد کوتوالی، گنیش پیٹھ، تحصیل، لکڑ گنج، پنچ پاولی، شانتی نگر، سکردرہ، نندن وان، امام باڑہ، یشودھرا نگر اور کپل نگر تھانے کے علاقوں میں کرفیو نافذ کیا گیا تھا۔ قبل ازیں 20 مارچ کو نندن وان اور کپل نگر تھانے کے علاقوں سے اور 22 مارچ کو پنچ پاولی، شانتی نگر، لکڑ گنج، سکردرہ اور امام باڑہ علاقوں سے کرفیو ہٹا دیا گیا تھا۔ ناگپور پولیس کمشنر رویندر سنگھل نے اتوار کو باقی کوتوالی، تحصیل، گنیش پیٹھ اور یشودھرا نگر تھانے کے علاقوں میں سہ پہر 3 بجے سے کرفیو ہٹانے کا حکم دیا۔ ایک اہلکار نے بتایا کہ حساس علاقوں میں مقامی پولیس کی تعیناتی کے ساتھ گشت جاری رہے گی۔

آر جے ڈی-کانگریس کے درمیان اتحاد پر سسپنس برقرار

کانگریس نے کہا، صحیح وقت پر کیا جائے گا فیصلہ

پٹنہ۔ بہار میں اس سال اسمبلی انتخابات کو لے کر سیاسی ہنگامہ آرائی کے درمیان کانگریس نے اتوار کو راشٹریہ جنتا دل (آر جے ڈی) کے ساتھ اتحاد کے امکان پر اپنا کارڈ نہیں کھولا اور واضح کیا کہ اس معاملے پر ابھی کوئی فیصلہ نہیں کیا گیا ہے اور صحیح وقت پر سب کو مطلع کیا جائے گا۔ کانگریس کے میڈیا اور تشہیر کے سربراہ پون کھیڑا نے اتوار کو نامہ نگاروں سے کہا کہ ”آر جے ڈی کے ساتھ اتحاد کا فیصلہ صحیح وقت پر کیا جائے گا۔ اس سوال کا ابھی جواب دینا ضروری نہیں ہے۔ وقت آنے پر میڈیا سمیت سب کو مطلع کیا جائے گا۔“ مسٹر کھیڑا نے وزیر اعلیٰ نتیش کمار کی صحت پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ”وزیر اعلیٰ کی بگڑتی ہوئی حالت تشویشناک ہے، لیکن اس سے زیادہ اہم بہار کی صحت کی حالت ہے۔ کمپٹرولر اینڈ آڈیٹر جنرل (سی اے جی) کی رپورٹ کا حوالہ دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ریاست کے سرکاری اسپتالوں میں ادویات، ڈاکٹروں، نرسوں اور پیرا میڈیکل اسٹاف کی بہت زیادہ کمی ہے، جس کی وجہ سے مریضوں کو علاج کرانے میں مشکلات کا سامنا ہے۔ وزیر اعلیٰ مسٹر کمار کے سیاسی سفر پر طنز کرتے ہوئے کانگریس لیڈر نے کہا کہ جب وہ گرینڈ الائنس میں تھے تو ان کی صحت ٹھیک تھی لیکن گزشتہ سال دوبارہ بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) سے ہاتھ ملانے کے بعد ان کی حالت خراب ہو گئی۔“ انہوں نے یہ بھی کہا کہ گرینڈ الائنس کے ساتھ اپنے دور میں مسٹر کمار کا رویہ متوازن تھا جو بدل گیا ہے۔ تاہم، جب یہ پوچھا گیا کہ کیا کانگریس چاہتی ہے کہ نتیش اپنے کیمپ میں واپس آ جائیں، تو انہوں نے جواب دینے سے گریز کرتے ہوئے کہا کہ ”اس طرح کے سوالات کا جواب بعد میں دیا جائے گا۔“ واضح رہے کہ زیادہ تر لوک سبھا اور اسمبلی انتخابات میں کانگریس اور آر جے ڈی طویل عرصے سے ایک ساتھ رہے ہیں، لیکن کانگریس اس سال اکتوبر نومبر میں ہونے والے اسمبلی انتخابات کے لیے اپنا کارڈ ظاہر کرنے کے موڈ میں نظر نہیں آ رہی ہے۔

جسٹس یشونت ورما کی مشکلیں بڑھیں

دہلی ہائی کورٹ نے فون ریکارڈ محفوظ رکھنے کی دی ہدایت

نئی دہلی۔ (ایجنسی) دہلی ہائی کورٹ کے جسٹس یشونت ورما اپنی سرکاری رہائش گاہ میں آگ لگنے کے دوران ملے نقد روپے کو لے کر پھنستے ہوئے دکھائی دے رہے ہیں۔ ہائی کورٹ کے چیف جسٹس دیویندر کمار اپادھیائے نے سپریم کورٹ کے چیف جسٹس (سی جے آئی) کی ہدایت پر جسٹس ورما کو اپنے فون کے سبھی ریکارڈ محفوظ رکھنے کو کہا ہے۔ اس میں بات چیت، میسیج اور ڈاٹا شامل ہیں کیونکہ ان کے تعلق سے تنازعہ مسلسل سامنے آ رہا ہے۔ جسٹس ورما نے دہلی ہائی کورٹ کے چیف جسٹس دیویندر کمار اپادھیائے کو دیئے گئے ایک بیان میں نقدی برآمدگی کے واقعہ میں ان پر لگے الزامات کی تردید کی۔ جسٹس ورما نے بتایا، ”ان کے اسٹاف میں سے کسی کو بھی موقع پر موجود نقد یا کرنسی کے کوئی باقیات نہیں دکھائے گئے۔“ اپنے بیان میں مسٹر ورما نے کہا، ”میں نے ذاتی طور پر اپنے اسٹاف کے ساتھ اس معاملے کی جانچ کی، جنہوں نے تصدیق کی کہ گھر میں مبینہ طور سے پائے گئے نوٹوں کو ہٹایا نہیں گیا تھا۔ صرف ملبہ اور بچائے جا سکنے والے سامان ہی ہٹائے گئے تھے۔ یہ گھر میں الگ سے رکھے ہیں اور جائزہ کے لیے دستیاب ہیں۔ اس درمیان پولیس کمشنر نے مبینہ طور پر دہلی ہائی کورٹ کے چیف جسٹس کو مطلع کیا ہے کہ جسٹس ورما کی رہائش پر تعینات سیکورٹی گارڈ کے مطابق 15 مارچ کی صبح کچھ ملبہ اور جزوی طور سے جلی ہوئی چیزیں ہٹا دی گئی تھیں۔ جسٹس ورما نے کسی بھی طرح کے غلط کام کے الزامات کو خارج کرتے ہوئے جواب دیا۔ حالانکہ جب ہائی کورٹ کے چیف جسٹس نے انہیں واقعہ کا ویڈیو دکھایا تو جسٹس ورما نے ان کی عزت کو چوٹ پہنچا کر انہیں بدنام کرنے والی ممکنہ گہری سازش کا خدشہ ظاہر کیا۔

جسٹس ورما کے گھر کے اندر کے جلے ہوئے نوٹ کا ویڈیو جاری

جسٹس ورما کیس سے متعلق دستاویزات بھی ویب سائٹ پر اپ لوڈ کر دی گئی ہیں۔ دہلی ہائی کورٹ کے جج جسٹس ورما کے گھر کے اندر کی پہلی تصویر سامنے آئی ہے۔ تصویروں میں جلے ہوئے نوٹ واضح طور پر دکھائی دے رہے ہیں۔ دہلی ہائی کورٹ کے جسٹس یشونت ورما کے گھر اتنی رقم کیسے آئی اس کی جانچ کے لیے ایک کمیٹی تشکیل دی گئی ہے۔ لیکن اس سے پہلے ان کے گھر کے اندر کی پہلی تصویر سامنے آئی ہے۔ یہ تصاویر سپریم کورٹ نے اپنی ویب سائٹ پر جاری کی ہیں۔ اس کے ساتھ جاری کردہ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ جس کمرے میں آگ لگی تھی وہاں سے آگ پر قابو پانے کے بعد 4-5 آدھی جلی ہوئی بوریاں ملی تھیں، جن کے اندر سے ہندوستانی کرنسی کی باقیات ملی تھیں، اس کے ساتھ ہی اس کیس سے متعلق چیف جسٹس کی رپورٹ کو پبلک کر دیا گیا ہے اور اس کے ساتھ ہی اس کیس سے متعلق دستاویزات کو بھی ویب سائٹ پر شائع کر دیا گیا ہے۔ سپریم کورٹ کی ویب سائٹ پر جاری پریس ریلیز میں کہا گیا ہے کہ سپریم کورٹ کے چیف جسٹس نے دہلی ہائی کورٹ کے موجودہ جج جسٹس یشونت ورما کے خلاف الزامات کی تحقیقات کے لیے ایک تین رکنی کمیٹی تشکیل دی ہے اس کمیٹی میں پنجاب اور ہریانہ ہائی کورٹ کے چیف جسٹس جسٹس شیل ناگو، ہماچل پردیش ہائی کورٹ کے چیف جسٹس جسٹس جی ایس سندھاوالیا اور کرناٹک ہائی کورٹ کے جج جسٹس انو شیورامن شامل ہیں۔

غزہ کے شہداء کی تعداد 49740 سے متجاوز

غزہ میں سینئر حماس لیڈر سمیت 26، لبنان میں 7 افراد شہید، امریکا کی یمن پر بمباری

غزہ (ایجنسی) غزہ میں فلسطین کے محکمہ صحت نے بتایا ہے کہ گزشتہ 48 گھنٹے میں 130 شہدا کے جنازے اسپتالوں میں لائے گئے۔ فلسطین کے محکمہ صحت نے بتایا ہے کہ اس مدت کے دوران 263 زخمی بھی اسپتالوں میں لائے گئے ہیں۔ غزہ میں فلسطین کے محکمہ صحت نے رپورٹ دی ہے کہ 18 مارچ 2025 کو غاصب صیہونی حکومت کی جانب سے جنگ بندی کی خلاف ورزی کے آغاز کے بعد سے اب تک 634 فلسطینی شہید اور 1 ہزار 172 زخمی ہوئے ہیں۔ غزہ کے محکمہ صحت کے مطابق شہید اور زخمی ہونے والوں کے نئے اعداد و شمار کے بعد، سات اکتوبر 2023 سے اب تک غزہ پر غاصب صیہونی حکومت کے وحشیانہ حملوں میں شہید ہونے والوں کی تعداد 49 ہزار 747 اور 1 لاکھ 13 ہزار 213 افراد زخمی ہو چکے ہیں۔

غزہ کی پٹی پر اسرائیلی افواج کے حملوں کا سلسلہ جاری ہے، خان یونس میں حماس کے سینئر عہدیدار صلاح البرداویل کو اہلیہ اور بچی سمیت شہید کر دیا گیا، رفح میں سحری کے وقت حملے میں 23 فلسطینی شہید ہوگئے، جب کہ ایک اور تازہ حملے کے بعد ایمبولینسیں وہاں بھیجی گئی ہیں۔ قطری نشریاتی ادارے الجزیرہ کے مطابق جنوبی غزہ میں مزید شہادتوں کی اطلاع ملی ہے، جب کہ قدس نیوز نیٹ ورک کا کہنا ہے کہ رفح کے علاقے تل السلطان پر اسرائیلی حملے میں مزید متعدد افراد شہید اور زخمی ہوئے ہیں۔ یہ حملہ ایسے وقت میں ہوا ہے، جب اسرائیل کے آج صبح سویرے حملے میں شہید ہونے والوں کی تعداد کم از کم 23 تک جا پہنچی تھی۔ دوسری جانب اسرائیلی افواج جنوبی لبنان پر بھی مبینہ راکٹ حملے کے بعد بھی حملے جاری رکھے ہوئے ہیں، جس میں کم از کم 7 افراد شہید ہوگئے اور 4 ماہ قبل حزب اللہ کے ساتھ طے پانے والے جنگ بندی معاہدے کو خطرہ لاحق ہے۔ دریں اثنا، یمنی میڈیا کے مطابق، امریکا نے یمن پر اپنے فضائی حملے جاری رکھے ہوئے ہیں، الحدیدہ کے ہوائی اڈے پر 3 اور بحیرہ احمر میں السلف کی بندرگاہ پر ایک اور حملہ کیا گیا ہے۔ غزہ کی وزارت صحت کے مطابق غزہ پر اسرائیل کی جنگ میں کم از کم 49 ہزار 747 فلسطینیوں کی شہادت اور ایک لاکھ 13 ہزار 213 کے زخمی ہونے کی تصدیق ہوئی ہے۔ غزہ کے سرکاری میڈیا آفس نے شہادتوں کی تعداد 61 ہزار 700 سے زائد بتائی ہے اور کہا ہے کہ ملبے تلے دبے ہزاروں فلسطینی وں کو مردہ تصور کیا جا رہا ہے۔ 7 اکتوبر 2023 کو حماس کی زیر قیادت حملوں کے دوران اسرائیل میں کم از کم ایک ہزار 139 افراد ہلاک ہوئے اور 200 سے زائد کو یرغمال بنا لیا گیا تھا۔ الجزیرہ کے مطابق حماس نے اس بات کی تصدیق کی ہے کہ ان کے ایک سینئر عہدیدار صلاح البرداویل اتوار کی علی الصبح خان یونس پر اسرائیلی فضائی حملے میں شہید ہوگئے۔ اس حملے میں ان کی بیوی اور بچے بھی شہید ہوئے تھے۔ حماس کے ساتھ جنگ بندی کے معاہدے کی خلاف ورزی کے بعد سے اسرائیل کے حملوں کا یہ مسلسل چھٹا دن ہے۔ خان یونس میں شہید ہونے والے حماس کے رہنما کے بارے میں الجزیرہ کی جانب سے بتایا گیا ہے کہ فلسطینی میڈیا کے مطابق صلاح البرداول 24 اگست 1959 کو غزہ کی پٹی میں خان یونس پناہ گزین کیمپ میں پیدا ہوئے تھے۔ انہوں نے مصر میں عربی اور ادب کی تعلیم حاصل کی اور 2001 میں فلسطینی ادب میں پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی، انہوں نے 1990 کی دہائی میں سرکاری اسکولوں کے ساتھ ساتھ اسلامی یونیورسٹی میں استاد کی حیثیت سے کام کیا، اور 1997 سے 2001 تک الرسالا اخبار کے ایڈیٹر انچیف کی حیثیت سے خدمات انجام دیں۔ القدس نیوز نیٹ ورک کے مطابق البرداویل نے 1987 کے اواخر میں حماس کے قیام کے وقت اس میں شمولیت اختیار کی، اور 1993 میں اسرائیلی افواج نے انہیں گرفتار کیا تھا، وہ غزہ اور اشکلون کی جیلوں میں 70 دن سے زائد عرصے تک قید رہے۔ صلاح البرداویل 2006 کے انتخابات میں حماس سے وابستہ 'چینج اینڈ ریفارم بلاک' کے لیے فلسطینی قانون ساز کونسل (پی ایل سی) کے رکن منتخب ہوئے تھے۔ وہ حماس کے ترجمان بھی تھے، انہوں نے عربی میڈیا سے بات چیت کی، مقامی اور علاقائی اخبارات کے لیے مسئلہ فلسطین پر مضامین اور تحقیقی مضامین لکھے۔ البرداویل 2021 میں حماس کے پولیٹیکل بیورو کے لیے منتخب ہوئے تھے، شہید کے 3 بیٹے اور 5 بیٹیاں ہیں، ان کی اہلیہ اسی اسرائیلی حملے میں شوہر کیساتھ ہی شہید ہوئی ہیں۔ فلسطین کے صدر محمود عباس کی تحریک 'الفتح' نے اپنی حریف جماعت حماس سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ غزہ کی پٹی میں فلسطینیوں کے 'وجود' کے تحفظ کے لیے اقتدار سے دستبردار ہوجائے۔ الفتح کے ترجمان منتظر الحیق نے غزہ سے فرانسیسی خبر رساں ادارے 'اے ایف پی' کو بھیجے گئے ایک پیغام میں کہا کہ حماس کو غزہ، اس کے بچوں، عورتوں اور مردوں کے لیے ہمدردی کا مظاہرہ کرنا چاہیے۔ انہوں نے حماس پر زور دیا کہ وہ حکومت سے دستبردار ہوجائے اور اس بات کو مکمل طور پر تسلیم کرے کہ اگر وہ غزہ میں اقتدار میں رہی تو آگے کی لڑائی فلسطینیوں کے وجود کے خاتمے کا باعث بنے گی۔ حماس نے 2007 میں الفتح کے زیر اثر فلسطینی اتھارٹی سے غزہ میں اقتدار حاصل کیا تھا اور اس کے بعد مصالحت کی کوششیں ناکام رہی ہیں۔ 7 اکتوبر 2023 کو حماس اور دیگر فلسطینی حریت پسند جماعتوں کی جانب سے اسرائیل پر کیے گئے حملے کے جواب میں یہ علاقہ اسرائیلی حملے سے تباہ ہو چکا ہے۔ اسرائیلی فوج نے رفح کے علاقے تل السلطان سے انخلا کے احکامات جاری کر دیے ہیں، صیہونی فوج کے عربی زبان کے ترجمان اویخے ادرائی کا کہنا ہے کہ رفح کے علاقے تل السلطان کے رہائشیوں کو فوری طور پر غزہ کے جنوب میں واقع المواسی کی طرف پیدل چلے جانا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ تل السلطان کو 'ایک خطرناک جنگی علاقہ' سمجھا جاتا ہے اور گاڑیوں میں نقل و حرکت ممنوع ہے۔ نومبر میں ہیومن رائٹس واچ کی ایک رپورٹ میں کہا گیا تھا کہ غزہ میں جبری نقل مکانی جنگی جرم کے مترادف ہے۔ رپورٹ کے مصنفین نے اسرائیل کے سینئر وزرا کے تقریباً 2 درجن بیانات فراہم کیے ہیں، جن میں فلسطینیوں کی جبری منتقلی کی حمایت کی گئی ہے۔ فلسطین ریڈ کریسنٹ سوسائٹی (پی آر سی ایس) کا کہنا ہے کہ جنوبی شہر رفح میں اسرائیلی فورسز کی جانب سے ایمبولینسوں کو گھیرے میں لیے جانے کے بعد ان کا متعدد پیرامیڈکس سے رابطہ منقطع ہوگیا ہے۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ قابض افواج نے فلسطینی ہلال احمر کی متعدد ایمبولینسوں کا محاصرہ کر رکھا ہے، جب وہ رفح کے علاقے الہاشمین پر حملے کے بعد وہاں زخمیوں کی مدد کے لیے پہنچی تھیں۔

مکہ اور مدینہ میں عمرہ پیکج مہنگا

ریاض، 23 مارچ (یو این آئی) مملکت میں حج اور عمرہ کے لیے آنے والے غیر ملکیوں کے ذوق و شوق کے باعث تعداد میں اضافے کے ساتھ مقدس شہروں مکہ اور مدینہ میں عمرہ پیکج مہنگا ہونے لگا ہے۔ کئی کمپنیوں نے اپنے کرائے بڑھا لیے کہ انہیں لوگوں کے ذوق و شوق کی وجہ سے ایسا لگتا ہے کہ لوگ بڑھے ہوئے کرائے بھی دینے پر تیار ہوں گے۔ حتیٰ کہ عید الفطر پر سعودی عرب سے اپنے گھروں کو جانے کے آرزومند مسلمانوں کی بڑھی ہوئی تعداد کی وجہ سے بھی کرایوں میں اضافہ کر دیا گیا ہے۔ سعودی عرب میں رمضان المبارک عمرہ ادا کرنے کے لیے دنیا بھر سے آنے والے خواتین و حضرات کے لیے اہم موقع ہوتا ہے۔ ٹریولنگ کمپنیاں اور ٹور آپریٹر کمپنیاں اس رش کو اپنے لیے کاروباری طور پر مفید بنانے کے لیے ان آنے والوں کے تعاقب میں ہیں۔ حتیٰ کہ ریاض اور جدہ کے درمیان کی پروازیں بھی اپنے کرایوں میں کیا گیا اضافہ ظاہر کرتی ہیں۔ تاہم سعودی عرب کے قومی دن کے موقع پر رمضان المبارک کے برعکس آنے والوں کو اندرون ملک اور بیرون ملک کی ٹکٹیں سستی فراہم ہوتی رہی ہیں۔ لیکن جیسے ہی رمضان المبارک آیا ان فضائی کمپنیوں نے اپنے کرایوں میں اضافہ کر دیا۔ العربیہ کی رپورٹ کے مطابق محمد اسلم جمیل سعودی دارالحکومت ریاض میں ایک ٹریولنگ کمپنی چلاتے ہیں۔ ان کا کہنا ہے اگر آپ آجکل جدہ جا رہے ہیں تو اس کے لیے آپ کو 1700 ریال سے 2000 سعودی ریال کا ٹکٹ خریدنا پڑے گا۔ لیکن محمد اسلم جمیل کا یہ کہنا صرف رمضان المبارک کی حد اس سے ہٹ کر عمومی دنوں میں ٹکٹ مقابلتاً سستے ملیں گے اور ان کے کل اخراجات 1500 سعودی ریال تک رہیں۔ جواب قیام الیل کے دس دنوں میں 2000 ریل تک پہنچ گئے ہیں۔

محمد اقبال جنہوں نے حال ہی میں دارالحکومت ریاض میں مسافروں کی بکنگ کی ہے۔ کہتے ہیں کہ ٹریول آپریٹرز نے کرایوں میں فی کس تقریباً 200 ریال اضافہ کر دیا گیا ہے۔ یہ بڑا رش رمضان المبارک کی وجہ سے ہی ہے۔ کیونکہ بہت بڑی تعداد میں لوگ چاہتے ہیں کہ ان کا یہ وقت مقدس شہروں میں زیادہ سے زیادہ گزر سکے۔ الفجر ٹو کے ایک کارکن نے یہ کہا ٹکٹوں کی قیمتوں میں اضافہ بنیادی طور پر عوامی رش کی وجہ سے ہے۔ ٹکٹوں میں اضافے کا یہ رجحان بین الاقوامی پروازوں میں بھی سامنے آیا ہے۔ ایک کمپنی میں کام کرنے والے بھارتی کارکن یہ آصف احمد کا کہنا ہے: یہ اضافہ عید الفطر کے دوران بھی ہوا ہے۔ سید فیض احمد ایک پاکستانی ہیں۔ یہ ینبو میں کام کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا میں 28 سال سے سعودی عرب میں ہوں، اس سارے عرصے کے دوران عید پر پاکستان جانے کے لیے کرایوں کی سطح یہ کبھی نہیں ہوئی تھی۔ لیکن وقت گزرنے کے ساتھ تمام کمپنیوں نے کرائے بڑھائے ہیں۔ یہ کسی بھی فرد کے اپنے خاندان کے ساتھ سفر کو مشکل بنا رہا ہے۔ مملکت جہاں حج اور عمرہ کی ادائیگی کے لیے ہر سال لاکھوں افراد مذہبی ذمہ داریوں کی ادائیگی کے لیے آتے ہیں۔ اب سیاحت کے فروغ کا ماحول ہے اور حج و ٹور آپریٹرز نے بھی اسی ماحول میں ان مذہبی سرگرمیوں کے لیے آنے والوں کو ایک مذہبی سیاح کے طور پر ڈیل کرنا شروع کر دیا ہے۔ اسی کے نتیجے میں سال 2024 اور 2025 کے دوران سیاحتی شعبے میں غیر معمولی اضافہ ہوا ہے۔ ٹریول بکنگ پلیٹ فارم سکائی سکینر کے ڈیٹا کے مطابق عالمی سطح پر حج و عمرہ کے لیے آنے والوں میں اضافہ دیکھا جا رہا ہے۔ سال 2025 کے اعداد و شمار کے مطابق ٹرول کمپنیاں آنے والے افراد کی بڑی ڈیمانڈ دیکھ رہے ہیں۔ امکان ہے کہ سعودی عرب میں مذہبی سیاحت میں اضافہ ہوتا رہا ہے گا۔

امریکہ روس تعلقات میں بہتری آئے گی لیکن تعلقات زیادہ قریبی نہیں ہوں گے

نیویارک، 23 مارچ (یو این آئی) معروف امریکی ماہر اقتصادیات اور کولمبیا یونیورسٹی کے پروفیسر جیفری سیکس نے کہا کہ واشنگٹن اور ماسکو کے درمیان تعلقات بہتر ہوں گے لیکن سخت نہیں ہوں گے جبکہ برکس کی حالت کثیر الجہتی دنیا میں سب سے آگے ہوگی۔ انہوں نے ریا نووستی کو بتایا "امریکہ کے زیادہ تر دنیا کے ساتھ اچھے تعلقات نہیں ہوں گے کیونکہ امریکہ کی خارجہ پالیسی جارحانہ اور دشمنی پر مبنی ہے، اس لیے روس اور امریکہ کے تعلقات بہتر ہوں گے، لیکن بہت قریبی ہونے کا امکان نہیں ہے۔ برکس نئی کثیر قطبی دنیا کے لیے بہت اہم ہے، جیسا کہ یوریشیا میں علاقائی گروپس ہیں"۔ مسٹر سیکس نے کہا کہ امریکہ اور روس کے تعلقات کتنے مضبوط ہو سکتے ہیں۔ پروفیسر نے کہا کہ روس اور امریکہ کے تعلقات بہتر ہو رہے ہیں لیکن چین، ہندستان، ایران، عرب ریاستوں، افریقہ اور دیگر ممالک کے ساتھ تعلقات روس کے امریکہ کے ساتھ تعلقات سے زیادہ معنی رکھیں گے۔

ایران اپنے وعدوں پر قائم ہے: بہروز کمالوندی

ایران کے حقوق نظر انداز نہ کئے جانے کی شرط پر ایران ایٹمی معاہدے کی عائد کردہ ذمے داریوں پر نظر ثانی کر سکتا ہے

تہران (ایجنسی) ایران کی جوہری توانائی تنظیم کے ترجمان بہروز کمالوندی نے اس بات پر تاکید کرتے ہوئے کہ آخر کار فتح حق کی ہی ہوگی، کہا کہ دنیا کا مقتدر معاشرہ ایران کی قانونی حیثیت سے بخوبی واقف ہے۔ JCPOA سے امریکہ کے نکلنے کے بعد سب سے زیادہ دباؤ ایران پر ڈالا گیا۔ انہوں نے یہ ظاہر کرنے کی کوشش کی کہ ان حالات کا ذمہ دار ایران ہے حالانکہ سب جانتے ہیں کہ اگر ایران پیراگراف 26 اور 36 کی بنیاد پر اپنی ذمہ داریوں کے کسی حصے کو معطل کرتا ہے تو اس کا تعلق دوسرے فریق کی ذمہ داریوں کی عدم تکمیل سے ہے اور اس کے علاوہ کوئی راستہ نہیں ہے۔ بہروز کمالوندی نے تاکید کی کہ ایجنسی کی 15 رپورٹوں سے پتہ چلتا ہے کہ ایران اپنے وعدوں پر قائم ہے۔ JCPOA سے امریکہ کے نکلنے کے بعد ایک سال تک ہم نے انتظار کیا اور آخر کار اپنے حق کا استعمال کرتے ہوئے، ایران نے اپنی ذمہ داریوں کا کچھ حصہ معطل کر دیا۔ ہم نے ہمیشہ اس بات پر زور دیا ہے کہ ان ذمہ داریوں پر نظر ثانی کی جا سکتی ہے بشرطیکہ ایران کے حقوق کو نظر انداز نہ کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ ایران ہر صورت میں اپنے حقوق کے لیے ثابت قدم ہے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ ایران کو کئی بار آزمانے والے مغربی ممالک کو یہ بات سمجھ آچکی ہوگی کہ ایران پر دباؤ موثر نہیں ہے اور اس کے الٹے نتائج برآمد ہو سکتے ہیں۔

ایران اور سعودی عرب کے وزرائے خارجہ نے ٹیلی فونی گفتگو میں صیہونی حکومت کے جنگی جرائم کا جائزہ لیا ہے

تہران (ایجنسی) ایران کے وزیر خارجہ عباس عراقچی نے سعودی وزیر خارجہ فیصل بن فرحان کے ساتھ بات چیت میں، غزہ میں نہتے فلسطینی عوام کے خلاف صیہونی حکومت کے جرائم کی مذمت کی اور اسلامی ممالک کی فوری اور اجتماعی کارروائی کی ضرورت پر زور دیا۔ عراقچی نے یمن پر برطانوی اور امریکی فوجی حملے کی مذمت کرتے ہوئے بے گناہ خواتین اور بچوں کی شہادت اور ملک کے انفراسٹرکچر کی تباہی پر یمن کی حمایت میں اسلامی ممالک کی مشترکہ ذمہ داری کا ذکر کیا۔ سعودی وزیر خارجہ نے خطے کے ممالک کے مابین غلط فہمیوں کو بڑھنے سے روکنے کے لئے خطے کے ممالک کے درمیان ہم آہنگی اور بات چیت کی ضرورت پر زور دیا اور صیہونی جارحیت کی مذمت کی۔

ایران وزارت خارجہ کی جانب سے نائجر میں نمازیوں پر دہشت گردانہ حملے کی مذمت

تہران (ایجنسی): ایران کی وزارت خارجہ کے ترجمان اسماعیل بقائی نے جنوب مغربی نائجر میں کوکورو کے علاقے میں ایک مسجد میں جمعہ کی نماز کے وقت ہونے والے دہشت گردانہ حملے کو اسلام کی تعلیمات، بین الاقوامی اصولوں اور انسانی حقوق کے خلاف سنگین جرم قرار دیا اور متاثرین کے اہل خانہ سے ہمدردی کا اظہار کیا۔ بقائی نے دہشت گردی اور ہر قسم کی انتہاپسندی کی مذمت کرتے ہوئے اسلامی جمہوریہ ایران کے اصولی موقف کی تاکید کی اور ان جرائم کا مقابلہ کرنے کے لئے علاقائی اور بین الاقوامی سطح پر مزید تعاون اور ہم آہنگی کی ضرورت پر زور دیا۔

استنبول کے میئر کی گرفتاری پر عوامی احتجاج میں شدت

استنبول (ایجنسی) استنبول کے میئر اکرم امام اولو کی گرفتاری کے بعد مظاہرین اور سکیورٹی فورسز کے مابین شدید جھڑپوں کی اطلاعات ہیں۔ امام اولو کے ایک وکیل نے اس فیصلے کی تصدیق کرتے ہوئے کہا کہ وہ قانونی کارروائی جاری رکھیں گے۔ اپوزیشن پارٹی کے اس سیاستدان کی گرفتاری نے ترکی میں ایک دہائی کے بدترین احتجاج کو جنم دے دیا ہے۔ ترکی کی اہم اپوزیشن جماعت سی ایچ پی (جمہوری خلق پارٹی) نے ایکس (سابقہ ٹوئٹر) پر اپنے حامیوں سے کہا" مایوس نہیں! لڑائی جاری رکھو۔ "اس پارٹی نے اس اقدام کو" سیاسی بغاوت " بھی قرار دے دیا ہے۔ یہ پیش رفت ایک ایسے وقت پر ہوئی ہے، جب ووٹرز سی ایچ پی کے پرائمری الیکشن میں اپنا ووٹ ڈال رہے تھے، جس کے ذریعے امام اولو کو سن 2028 کے صدارتی انتخابات کے لیے پارٹی کا امیدوار نامزد کیا جانا تھا۔ اپوزیشن کا کہنا ہے کہ امام اولو کی گرفتاری کی وجہ انہیں صدارتی امیدوار نامزد کرنا ہے۔ وہ ترک صدر رجب طیب ایردوآن کو چیلنج کرنے والے واحد سیاستدان سمجھے جاتے ہیں۔ امام اولو کو دو الگ الگ مقدمات کے تحت حراست میں لیا گیا، جن میں کرپشن اور" دہشت گرد تنظیم کی معاونت " کے الزامات شامل ہیں۔ تاہم انہوں نے ہفتے کے روز پولیس کو بتایا تھا کہ یہ الزامات" غیر اخلاقی اور بے بنیاد "ہیں۔ امام اولو کے خلاف کارروائی کے بعد استنبول میں احتجاجی مظاہرے شروع ہو گئے۔ جو ترکی کے 81 میں سے 55 سے زائد صوبوں میں پھیل گئے۔ پولیس کے ساتھ جھڑپوں کے دوران 323 افراد کو گرفتار کیا جا چکا ہے۔ امام اولو کی اہلیہ دلیک کا یا امام اولو نے ایکس پر لکھا"۔ میں اپنی قوم کو بیلٹ باکس پر آنے کی دعوت دیتی ہوں۔ ہم صدر اکرم کے حق میں ووٹ ڈال رہے ہیں، جمہوریت، انصاف اور مستقبل کے لیے۔ "انہوں نے اپنے بیٹے سلیم کے ساتھ ووٹ ڈالنے کے بعد مزید کہا، "ہم خوفزدہ نہیں ہیں اور کبھی ہار نہیں مانیں گے۔" اپوزیشن لیڈر اور سی ایچ پی کے سربراہ اوزگور اوزل نے امام اولو کی گرفتاری پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا" ۔اس پیش رفت نے ترکی میں ایک عظیم (سیاسی) بیداری کو جنم دیا ہے، جس پر وہ خوش ہیں۔ "انہوں نے مزید کہا کہ ہفتے کے روز استنبول کے احتجاج میں نصف ملین سے زیادہ لوگ شریک تھے۔ استنبول میں سکیورٹی فورسز نے مظاہرین کو منتشر کرنے کی خاطر ربڑ کی گولیاں، پیپر اسپرے اور شیلنگ کا استعمال کیا جبکہ نصف رات کے بعد کارروائی مزید سخت کر دی، جس سے متعدد مظاہرین کو بلدیہ کی عمارت میں پناہ لینے پر مجبور ہونا پڑا۔ دارالحکومت انقرہ میں فورسز نے مظاہرین کے خلاف واٹر کینن کا استعمال کرتے ہوئے انہیں پیچھے دھکیل دیا جبکہ مغربی ساحلی شہر ازمیر میں پولیس نے طلبہ کے ایک جلوس کو حکمران اے کے پارٹی کے مقامی دفاتر کی طرف جانے سے روک دیا۔ رات کو یہ مظاہرے اس وقت ہی شدید شروع ہو گئے تھے، جب امام اولو کو عدالت لے جایا گیا تا کہ وہ استغاثہ کے سوالات کا جواب دے سکیں۔ پولیس نے عدالت کے ارد گرد سخت حفاظتی حصار قائم کر دیا، جہاں تقریباً 1,000 مظاہرین نعرے بازی کرتے رہے۔ ہفتے کے روز 53 سالہ میئر امام اولو نے اپنے خلاف لگائے گئے الزامات کی تردید کرتے ہوئے کہا" ۔اس عمل نے نہ صرف ترکی کی بین الاقوامی ساکھ کو نقصان پہنچایا ہے بلکہ انصاف اور معیشت پر عوامی اعتماد کو بھی چکنا چور کر دیا ہے۔' ان کے خلاف کارروائی سے ترک لیرا کی قدر کو شدید نقصان پہنچا اور مالیاتی مارکیٹوں میں ہلچل مچ گئی، جس کے نتیجے میں جمعہ کو بی آئی ایس ٹی 100 انڈیکس تقریباً آٹھ فیصد نیچے گر گیا۔ استنبول کی عدالت کے باہر 30 سالہ آکوت جینک نے اے ایف پی کو بتایا" ۔ہم آج یہاں اس امیدوار کی حمایت میں کھڑے ہیں، جس کے لیے ہم نے ووٹ دیا تھا۔ ہم ریاست کے دشمن نہیں ہیں، لیکن جو کچھ ہو رہا ہے وہ غیر قانونی ہے۔' ترکی کے تین بڑے شہروں میں احتجاج پر پابندی عائد ہے جبکہ ایردوآن نے متنبہ کر رکھا ہے کہ حکام "سڑکوں پر دہشت گردی " کو برداشت نہیں کریں گے۔ اس کے باوجود ترکی میں یہ بدامنی اتنی تیزی سے پھیلی ہے کہ یہ حکومتی ایوانوں کے لیے پریشان کن امر بن گئی ہے۔

سعودی حکام نے قواعد وضوابط کی خلاف ورزی پر 25 ہزار سے زائد افراد کو گرفتار کیا

ریاض، 23 مارچ (یو این آئی) سعودی وزارت داخلہ نے انکشاف کیا ہے کہ سعودی عرب کے تمام خطوں میں مشترکہ فیلڈ مہم میں قواعد وضوابط کی خلاف ورزی کرنے پر گرفتار ہونے والوں کی تعداد ایک ہفتے کے دوران 25150 رہی ہے۔ ان سب کو 13 سے لے کر 19 مارچ 2025 کے درمیان حراست میں لیا گیا۔ مملکت کے تمام خطوں میں مشترکہ سکیورٹی فیلڈ مہمات کے ذریعے گرفتار کیے گئے افراد میں ریزیڈنسی سسٹم کی خلاف ورزی کرنے والے 886,17، بارڈر سکیورٹی سسٹم کی خلاف ورزی کرنے والے 247,4 اور لیبر سسٹم کی خلاف ورزی کرنے والے 017,3 افراد شامل ہیں۔ مملکت میں غیر قانونی طور پر سرحد عبور کرنے کی کوشش کے دوران گرفتار ہونے والوں کی کل تعداد 553,1 تک پہنچ گئی ہے۔ ان میں سے 28 فیصد یمنی، 69 فیصد ایتھوپین اور 3 فیصد دیگر قومیتوں کے لوگ تھے۔ رہائش، کام اور سرحدی سلامتی کے ضوابط کی خلاف ورزی کرنے والوں کو نقل و حمل، پناہ دینے، ملازمت دینے اور ان کی پردہ پوشی کرنے والے 36 افراد کو بھی حراست میں لے لیا گیا ہے۔ قواعد وضوابط کی خلاف ورزی کرنے پر پکڑے گئے غیر ملکیوں کی تعداد 38061 تک پہنچ گئی ہے۔ ان میں 2266 خواتین بھی شامل ہیں۔

قیدیوں کی رہائی کے لیے اسرائیل غزہ پر بمباری جاری رکھے گا: اوفیر فلک

تل ابیب، 23 مارچ (یو این آئی) اسرائیلی وزیر اعظم کے سینئر مشیر اوفیر فلک کا کہنا ہے کہ اسرائیل غزہ پر بمباری جاری رکھے گا، اس کے نتیجے میں حماس پر دباؤ بڑھایا جا سکے گا اور وہ اسرائیلی قیدیوں کی رہائی کے لیے جلدی تیار ہو جائے گا۔ نیتن یاہو کے سینئر مشیر نے یہ بات یورپی ملکوں کی طرف سے فوری جنگ بندی کا مطالبہ سامنے آنے پر ہفتے کے روز کہی ہے۔ اسرائیل نے جنگ کا نیا سلسلہ 18 مارچ سے دوبارہ شروع کیا ہے۔ یورپی ملکوں نے غزہ کی ناکہ بندی ختم کر کے امدادی اشیا کی غزہ کے لیے ترسیل بھی کھولنے کا مطالبہ کیا تھا۔ نیتن یاہو کے خارجہ امور کے لیے سینئر مشیر نے مزید کہا۔ یہ فوجی اور جنگی دباؤ ہی تھا جس نے سب سے پہلے نومبر 2023 میں حماس کو مختصر جنگ بندی کے لیے مجبور کر دیا تھا اور ہمارے 80 قیدی رہا ہو گئے تھے۔ اب 59 بقیہ قیدی بھی اسی طرح رہا ہو سکیں گے۔ انہوں نے رپورٹرز سے گفتگو کرتے ہوئے یہ بھی کہا حماس کو مذاکرات کی میز پر لا کر قیدی چھڑوانے کا ایک ہی راستہ ہے کہ اس پر جنگی دباؤ ڈالا جائے۔ 19 جنوری سے کئی ہفتے کے لیے جنگ سے بچا رہنے والا تباہ شدہ غزہ پر اسرائیل نے جنگ بندی کے دوسرے مرحلے کی طرف جانے لیے مذاکرات کی بجائے ہتھیاروں اور بارود کا سہارا لیا ہے۔ فضائی بمباری کے علاوہ زمینی فوج اور اسرائیلی بحریہ بھی 18 مارچ سے اس جنگ میں اپنا حصہ ڈال رہی ہے۔ اب تک سینکڑوں فلسطینی محض چند دنوں ہلاک کر دیے گئے ہیں۔ مجموعی طور پر اسرائیلی فوج اس جنگ میں 50000 کے قریب فلسطینیوں کو قتل کرنے میں کامیاب رہی ہے۔ اے ایف پی کے مطابق بمباری کرتے ہوئے 20 مارچ کو فلسطینیوں کو دباؤ میں لاتے ہوئے انتباہ کیا گیا کہ ان کے پاس یہ آخری موقع ہے کہ وہ اسرائیلی قیدیوں کو رہا کر کے واپس کریں اور حماس کے اقتدار کا غزہ سے خاتمہ کریں۔ تاہم فلک نے اس سلسلے میں تفصیلات دینے سے انکار کر دیا۔ کہ مذاکرات جنگ بندی کو بحال کر سکیں گے۔ البتہ انہوں نے کہا اسرائیل کو امریکی صدر کے خصوصی نمائندے سٹیو وٹکوف کی طرف سے تجاویز مل چکی ہیں۔ سینئر مشیر نے کہا میں تفصیلات تو نہیں دوں گا مگر یہ بتا سکتا ہوں کہ ہم مسلسل کامیابی اپنے تمام تر کے حوالے سے حاصل کر رہے ہیں۔

پوپ فرانسس کو آج اسپتال سے ڈسچارج کر دیا جائے گا

ویٹیکن سٹی، 23 مارچ (یو این آئی) روم کے جیمیلی اسپتال میں دوہرے نمونیا سے صحت یاب ہونے والے پوپ فرانسس کو اتوار کو ڈسچارج کر دیا جائے گا۔ یہ اطلاع ان کے ایک ڈاکٹر اور ہسپتال کے میڈیکل سرجیکل ڈیپارٹمنٹ کے ڈائریکٹر سرجیو الفیری ی نے دی۔ الفیری ی نے ہفتے کے روز جیمیلی میں ایک بریفنگ میں بتایا" آیئے اس خوشخبری کے ساتھ شروعات کریں جس کا پوری دنیا انتظار کر رہی ہے: کل پوپ کو چھٹی مل جائے گی اور وہ کاسا سانتا مارتا [ویٹیکن سٹی میں ان کی رہائش گاہ] واپس آ جائیں گے۔" ڈاکٹر نے بتایا کہ 88 سالہ پوپ کی تھراپی دی گئی ہے۔ الفیری ی نے کہا،" پوپ کو دو ہفتوں تک مستحکم حالت میں ڈسچارج کر دیا جائے گا۔ طبی ٹیم نے جزوی فارماسولوجیکل علاج جاری رکھنے کی سفارش کی ہے، جسے وہ طویل عرصے تک منہ سے لیں گے اور صحت یابی کے دوران کم از کم دو ہفتے آرام کرنے کا مشورہ بہت اہم ہے۔" ہولی سی کے ترجمان میٹیو برونی نے کہا کہ فرانسس اتوار کو ہسپتال کی کھڑکی سے عوام سے خطاب کریں گے۔

علاقائی استحکام کے لیے افغانستان میں امن اور ترقی ناگزیر ہے، پاکستانی سفیر

اسلام آباد (ایجنسی) پاکستان کے نمائندہ خصوصی برائے افغانستان صادق خان نے کہا ہے کہ علاقائی استحکام کے لیے افغانستان میں امن اور ترقی ناگزیر ہے۔ یوم پاکستان کے موقع پر کابل میں پاکستانی سفارت خانے میں پرچم کشائی کی تقریب سے بطور مہمان خصوصی خطاب کرتے ہوئے صادق خان نے کہا کہ پاکستان اور افغانستان کے معاشی مفادات مضبوطی کے ساتھ ایک دوسرے سے جڑے ہوئے ہیں۔ اس سے قبل، پاکستانی سفیر نے کابل میں افغانستان کے قائم مقام وزیر خارجہ مولوی امیر خان متقی سے ملاقات کی، جہاں دونوں نے اس بات پر اتفاق کیا کہ موجودہ دوطرفہ چیلنجوں، بشمول تجارت، سلامتی اور پاکستان میں افغان مہاجرین کی حیثیت کو حل کرنے کے لیے اپنی سفارتی بات چیت کو جاری رکھا جائے گا۔ انہوں نے کہا، 'پاکستان اور افغانستان کو علاقائی اقتصادی ترقی کو فروغ دینے کے لیے اپنی کوششوں کو مربوط کرنا چاہیے، انہوں نے مزید کہا کہ پڑوسی ملک 'پاکستان کے اہم ترین علاقائی شراکت داروں میں سے ایک ہے۔' دونوں ممالک کے تجارتی تعلقات میں ایک اہم پیش رفت 27 دن کی بندش کے بعد طورخم سرحد کا دوبارہ کھلنا ہے۔ تعمیراتی سرگرمیوں پر تنازعہ کی وجہ سے 21 فروری کو یہ کراسنگ بند کر دی گئی تھی اور جرگہ کے ذریعے ثالثی کے بعد دوبارہ کھول دی گئی۔ فی الحال طورخم سرحد 15 اپریل تک ایک عارضی انتظام کے تحت کام کر رہی ہے، اور طویل مدتی حل کے لیے بات چیت جاری ہے۔ اسلام آباد نے امید ظاہر کی ہے کہ موجودہ میکانزم کی میعاد ختم ہونے سے پہلے ایک مستقل معاہدہ ہو جائے گا۔ صادق خان نے زور دیتے ہوئے کہا 'دونوں ممالک کو دوطرفہ تجارت کو بڑھانے اور علاقائی رابطے کو فروغ دینے کے لیے مل کر کام کرنا چاہیے۔' انہوں نے یہ بھی کہا کہ پاکستان، افغانستان کے ساتھ مضبوط اور باہمی طور پر فائدہ مند تعلقات استوار کرنے کے لیے پرعزم ہے۔ اس موقع پر پاکستان کے ہیڈ آف مشن، سفیر عبید الرحمان نظامی نے اپنے خطاب میں مسلح افواج کی قربانیوں کو خراج تحسین پیش کرنے اور ایک مضبوط اور خوشحال پاکستان کے لیے کام کرنے کے عہد کو دہرانے کا مطالبہ کیا۔

شیعہ وسنی ہیلپ لائن

دفتر آیۃ اللہ العظمیٰ سید صادق حسینی شیرازی سے جاری ہیلپ لائن پر مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات مولانا سید سیف عباس نقوی نے دیے مومنین کی سہولت کے لئے شیعہ ہیلپ لائن مسلسل کئی سالوں سے دین کی خدمت کو انجام دے رہی ہے لہٰذا وہ مومنین جو اپنے روزہ، نماز یا کسی اور دینی مسئلہ میں شک کریں تو تمام مراجع کے مقلدین مسائل شرعیہ جاننے کے لئے صبح 10 سے 12 بجے تک ان نمبروں 9839097407، 9415580936 پر رابطہ کر سکتے ہیں۔

سوال: فطرہ کیسے ادا کیا جائیگا اور اس سال فطرہ کی رقم کیا ہے؟

جواب: فطرہ ایک صاع ہے جو تقریباً تین کلو ہوتا ہے انسان روز جو کھاتا ہے اس کی قیمت بھی ادا کر سکتا ہے چونکہ روز استعمال میں آٹا آتا ہے لہٰذا اس کی قیمت تقریباً 90 (نوے) روپیہ ہوگی کھجور اور کشمش وغیرہ بھی دے سکتے ہیں اصل قیمت سے اضافی دینا باعث اجر وثواب ہے۔

سوال: کیا روزہ اذان مغرب کے ختم ہو جانے کے بعد ہی کھولا جا سکتا ہے؟

جواب: وقت پورا ہو جائے تو روزہ کھولا جا سکتا ہے چاہے اذان شروع ہو یا نہ ہو اذان ایک علامت ہے لہٰذا اگر کوئی ایسی جگہ ہے جہاں اذان نہیں ہوتی ہے یا مسجد نہیں ہے تو وہاں ٹائم دیکھکر روزہ کھول لیا جائیگا۔

سوال: کیا کوئی باپ اپنے بیٹے کو زکات کا پیسہ دے سکتا ہے؟

جواب: زکات کا پیسہ بیٹے کو اس وقت دیا جا سکتا ہے کہ جب بیٹا مقروض ہو اور اسکا خرچہ پورا نہ ہوتا ہو۔

سوال: اگر کوئی شخص خمس کا پیسہ نہیں ادا کرتا ہے اپنی بچت سے خمس نہیں دیتا ہے تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: اگر کوئی شخص خمس کا پیسہ نہیں ادا کرتا ہے تو اسکا مال پاک نہیں ہوتا ہے اور وہ حق سادات اور حق امام کا غاصب کہلائے گا۔

سوال: اگر کسی شخص پر غسل مس میت واجب ہے تو صبح صادق سے قبل بغیر غسل کے روزہ رکھ سکتا ہے؟

جواب: روزہ رکھا جا سکتا ہے۔

ادارہ شرعیہ حنفیہ نظامیہ فرنگی محل میں پوچھے گئے سوالات جن کی جواب قاضی شہر لکھنؤ مفتی ابوالعرفان میاں فرنگی محل کی صدارت میں ڈاکٹر، حکیم اور علما نے دئے ہیں

س1۔نماز میں سورہ فاتحہ کے بعد جو سورۃ پڑھی جاتی ہے کیا اس سے پہلے بسم اللہ پڑھنا چاہیے؟ مبشر عالم دوبگا۔

ج۔سورہ فاتحہ کے بعد سورۃ کے شروع میں بسم اللہ نہیں پڑھی جائے گی۔

س2۔ میں باہر نکلا تھا دھوپ کی شدت کی وجہ سے مجھ کو چکر آ گیا اور کسی نے مجھے پانی پلا دیا اب روزہ کا کیا حکم ہوگا؟ محمد کیف راجاجی پورم

جواب۔رمضان کے بعد ایک روزہ رکھ لیں۔

س3۔عشاء کی نماز پڑھنے کے بعد کچھ کام پڑ گیا جس کی وجہ سے وتر نہیں پڑھ پائے تو کیا واجب کی قضا کرنا پڑیگی؟ محمد آصف سرداری کھیڑہ

ج۔ہاں وتر واجب کی قضا کرنا پڑیگی۔

س4۔جام کی وجہ سے افطار کا وقت راستہ میں ہی ہو گیا اور میرے پاس کھجور بھی نہیں تھی جو میں روزہ کھولتا تو کیا میرا روزہ خراب ہو گیا؟ نور جہاں گومتی نگر

ج۔خراب نہیں ہوا لیکن کچھ بھی کھا پی سکتے تھے آئندہ احتیاط کریں۔

س5۔میرا یورک ایسڈ بڑھا ہوا ہے کوئی نسخہ بتا دیجئے۔شریف اعظم گڑھ

ج۔روزانہ ایک کپ گنگنے پانی میں ایک چمچ ایپل سائڈر وینیگر پینا چاہیے۔یا روزانہ خالی پیٹ ایک کپ پانی میں آدھا نیبو نچوڑ کر ایک چمچ شہد کے ساتھ لے لیں

رمضان ہیلپ لائن پر رابطہ کے لئے شام کو 2 سے 4 بجے تک کے درمیان 9918117798۔ 9807404508۔نمبروں پر ای۔میل آئی ڈی۔ COM MAQFIRANGI MAHEL@GMAIL. پر دینی، جسمانی مسائل کی معلومات حاصل کریں۔مولانا عفان عتیق فرنگی محلی جنرل سکریٹری ادارہ شرعیہ فرنگی محل لکھنؤ۔

رمضان ہیلپ لائن ملک میں اپنی نوعیت کی منفرد ہیلپ لائن ہے۔واضح رہے کہ اسلامک سنٹر آف انڈیا کے تحت دارالعلوم نظامیہ فرنگی محل میں روزہ داروں کی دینی اور شرعی رہنمائی کے لیے تیرہ برس قبل رمضان ہیلپ لائن قائم کی گئی تھی۔جسکی مقبولیت میں روز افزوں اضافہ ہو رہا ہے۔اس ہیلپ لائن سے لوگ فون اور ای میل کے ذریعہ روزہ، نماز، زکوۃ اور دیگر مسائل سے متعلق سوالات ملک اور بیرون ملک سے بھی کرتے ہیں۔جن کے جوابات مولانا خالد رشید فرنگی محلی کی سربراہی میں علمائے کرام کا ایک پینل دیتا ہے۔

سوال: دلہن کا وہ مہر جو شوہر نے ادا نہیں کیا ہے تو کیا اس صورت میں دلہن کے ذمہ اس مہر پر بھی زکوۃ ہے؟

جواب: وصول ہونے سے قبل اس مہر پر زکوۃ نہیں۔

سوال: کیا قضا روزے میں رات سے ہی نیت کرنا ضروری ہے یا صبح ہونے کے بعد بھی کر سکتے ہیں؟

جواب: قضا روزے میں رات سے ہی نیت ضروری ہے۔صبح ہونے کے بعد نیت کی تو قضا نہیں ہوئی بلکہ وہ روزہ نفل ہو گیا۔قضا کا روزہ پھر رکھے۔

سوال: وتر کی نماز میں واجب اللیل کہنا کیسا ہے؟

جواب: وتر کی نیت میں یہ کہنا چاہئے کہ نیت کرتا ہوں میں نماز وتر کی اگر واجب اللیل بھی کہہ دیا تو کوئی حرج نہیں۔

سوال: سال پورا ہونے کے بعد کسی نے اپنا سارا مال خیرات کر دیا تو کیا زکوۃ معاف ہوگئی؟

جواب: جی ہاں! زکوۃ معاف ہوگئی۔

سوال: کوئی شخص عشاء کی نماز پڑھ چکا ہے پھر ایک جگہ جماعت ہوتے دیکھی تو اس میں شامل ہو گیا اب سنت یا وتر پڑھے گا یا نہیں؟

جواب: سنت اور وتر نہ پڑھے چوں کہ وہ پہلے ادا کر چکا ہے اور یہ نفل کے حکم میں ہوگا۔

رمضان کی روایات بدلتی طرزِ زندگی کے آگے پڑ رہی ہیں ماند

لکھنؤ:23مارچ (پی این ایس) آہستہ آہستہ، چھوٹے شہر بھی نئی طرزِ زندگی کی گرفت میں آ گئے ہیں۔رمضان کے مقدس مہینے میں سحری کے وقت روزہ داروں کو جگانے کے لیے اب کوئی مؤذن نہیں ہوتا اور نہ ہی عید ملن کے سادہ پنڈال دیکھنے کو ملتے ہیں۔اب یہ سب کرنے کی ذمہ داری سیاسی جماعتوں نے سنبھال لی ہے۔پہلے زمانے میں، رمضان کی سحری کے وقت ملنگوں کے قافلے اور نوجوان لڑکوں کی ٹولیاں اردو شاعری، نعت اور منقبت پڑھ کر روزہ داروں کو جگاتی تھیں۔اسی طرح، رمضان کی آخری راتوں میں ایک اور دلکشی پورے قرآن کی ایک ہی رات میں تلاوت ہوا کرتی تھی، خاص طور پر یوپی، بہار اور مشرقی ہندوستان کے ان علاقوں میں جہاں مسلمانوں کی بڑی تعداد آباد تھی۔

معمر علما اور حافظِ قرآن رمضان کے آخری عشرے میں شب قدر کی خصوصی عبادات کا بھی اہتمام کرتے تھے۔ ان راتوں کو عبادات کے لیے سب سے بابرکت سمجھا جاتا ہے، اور یہ یقین کیا جاتا ہے کہ ان راتوں میں مانگی گئی دعائیں رد نہیں ہوتیں۔"تقریباً پانچ سے چھ علما آپس میں قرآن پاک کے تیس پارے تقسیم کر لیتے تھے، اور ہر ایک پانچ سے چھ پارے تلاوت کرتا تھا، یوں تقریباً پانچ گھنٹوں میں سحری سے پہلے پورا قرآن مکمل کر لیا جاتا تھا۔ یہ رات "شبینہ کی رات" کے نام سے جانی جاتی تھی۔ مساجد عقیدت مندوں سے کھچا کھچ بھری ہوتیں اور دیر سے آنے والوں کے لیے جگہ تک نہ ہوتی۔ یہ کہنا ہے سہیل اختر کا، جو مغربی بنگال کے آسن سول کے ہٹن روڈ علاقے کے رہائشی ہیں۔ جو لوگ مسجد نہ پہنچ پاتے، وہ لاؤڈ اسپیکر کے ذریعے قرآن کی تلاوت سنتے تھے۔دلچسپ بات یہ ہے کہ رمضان کے بعد، وہی لوگ جو سحری میں روزہ داروں کو جگاتے تھے، آسن سول کے چیلیدانگا علاقے میں ایک پنڈال بھی لگاتے تھے، جو اس وقت زیادہ آباد نہیں تھا۔ اس پنڈال میں عید کی خاص سوغاتیں جیسے سویاں، فینی، دودھ اور شربت کے ساتھ دیگر لوازمات پیش کیے جاتے تھے۔ اس کے اخراجات کے لیے مقامی لوگ اپنی استطاعت کے مطابق 20 روپے سے 2000 روپے تک چندہ دیتے تھے۔ پنڈال لگانے کا مقصد صرف مہمان نوازی ہی نہیں تھا، بلکہ یہ ان لوگوں کی محنت کا اعتراف بھی تھا جو سحری میں روزہ داروں کو جگاتے تھے، اور یہ روزہ داروں اور چندہ دینے والوں کے لیے 'ثواب' کا ذریعہ بھی سمجھا جاتا تھا، کیونکہ کھانے کا اہتمام کرنا نیکی کا کام تھا۔ یہ بڑے بڑے پنڈال خاص طور پر غیر مسلموں کے لیے کشش کا باعث ہوتے تھے، خاص طور پر وہ لوگ جو عید پر کسی مسلمان دوست کے گھر دعوت پر نہیں جا سکتے تھے۔ یہاں تک کہ علاقے کے امیر لوگ اور مقامی رہنما بھی آتے، انتظامات کا جائزہ لیتے اور سب کو خاص محسوس کراتے،' یہ کہنا ہے یوسف زمان کا، جو آسن سول کے ایک درمیانی عمر کے رہائشی ہیں۔

وقت کے ساتھ، اور جوائنٹ فیملیز کے بجائے نیوکلیر فیملیز کے رجحان میں اضافے کے باعث، مؤذنوں اور ملنگوں کا سحری میں روزہ داروں کو جگانے کا رواج آہستہ آہستہ ختم ہونے لگا۔علاقے کے بزرگوں کا ماننا ہے کہ جب سیاسی جماعتوں نے بڑے پیمانے پر پنڈال لگانے کا انتظام اپنے ہاتھ میں لے لیا اور اس پر لاکھوں روپے خرچ کرنے لگیں، تو اس تہوار کا مقامی رنگ ماند پڑ گیا اور اس کی اصل روایتی خوبصورتی ختم ہوگئی۔اب یہ عید ملن کی تقریب نہیں رہی، بلکہ عید کے نام پر سیاسی روابط بڑھانے کا ذریعہ بن چکی ہے۔ پنڈالوں کی معصومیت اور انسان دوستی ختم ہوگئی ہے، حالانکہ سادہ سیوئی اور شربت کی جگہ اب کھانے پینے کی بے شمار اقسام موجود ہیں۔اب پنڈال بنانے والوں کو لوگوں کو جگانے کے لیے محنت نہیں کرنی پڑتی اور نہ ہی 'بخشش' (ٹپ) کے لیے چکر لگانے پڑتے ہیں۔ وہ اب سیاسی اور مقامی برادری کے قابض کردہ بڑے پنڈالوں میں آرام سے انواع و اقسام کے پکوان کھا سکتے ہیں۔

یہ بھی حقیقت ہے کہ پورے رمضان میں کوئی نہ کوئی نعت پڑھ کر مسلمانوں کو جگاتا تھا، جس سے دیگر مذاہب کے لوگ بھی متاثر ہوتے تھے۔ جو لوگ صبح جلدی کام یا کالج کے لیے نکلتے، وہ خود کو پریشان محسوس کرتے۔ اسی لیے جیسے ہی مساجد میں لاؤڈ اسپیکر کی اونچی آواز پر پابندی لگی، مؤذنوں کی آواز میں مسلمانوں کو جگانے کا سلسلہ بھی ختم ہو گیا۔اب لوگوں کے پاس موبائل فون ہیں، جو وقت پر اٹھنے کے لیے الارم فراہم کرتے ہیں۔نئی نسل روزے رکھنے سے گریز کرتی ہے، جس کی وجہ سے رمضان کی سحری کے وقت چھوٹے شہروں کی روایتی خوبصورتی ختم ہوتی جا رہی ہے۔

میرٹھ میں عید کی خریداری کا سلسلہ شروع، بازاروں کی رونق میں اضافہ

میرٹھ:23مارچ (پی این ایس) ماہ رمضان میں دوسرے عشرے کے آخری دور سے ہی عید کی خریداری کا سلسلہ بھی شروع ہو جاتا ہے۔عید کے لئے خریداروں کی آمد سے شہر کے بازار گلزار ہو جاتے ہیں۔میرٹھ میں بھی ان دنوں عید کی خریداری کے لئے لوگوں میں کافی جوش نظر آ رہا ہے۔یہ شہر کافی پرانا ہونے کے ساتھ یہاں کے لوگ تازہ ترین فیشن کے بارے میں کافی باخبر رہتے ہیں، اس لیے خواہ ہولی ہو، دیوالی ہو، یا پھر عید، دوکانوں پر بھیڑ نظر آنے لگتی ہے۔میرٹھ میں صدر بازار، لال کرتی، ابولین بازار اور سحراب گیٹ مارکیٹ خاص بازار ہیں۔ماہ رمضان دوسرے عشرے کے آخر سے ہی ان بازاروں کی رونق دوبالا ہو جاتی ہے۔خاص طور پر مستورات روزے کے اہتمام کے ساتھ عید کی خریداری میں بھی مصروف ہو جاتی ہیں۔مختلف ویرائٹی کے لیڈیز سوٹ، چوڑی، سینڈل اور زیورات کے ساتھ مردوں کے لئے کرتا پائجامہ، جینس، ٹی شرٹ اور قمیض سے دکانیں سج جاتی ہیں۔وہیں عید کے موقع پر خریداری میں اضافہ کے پیش نظر دوکاندار بھی اپنی دکانوں کو مختلف اقسام کی چیزوں سے سجاتے ہیں۔خاص طور پر نئے ٹرینڈ کے مطابق مستورات کی پسند کا دوکاندار کافی خیال رکھتے ہیں۔بازار کی رونق تہوار کی خریداری سے نظر آتی ہے اور اس خریداری کی خوشی لوگوں کے چہرے پر صاف طور پر نظر آ رہی ہے۔

ابنائے ندوہ فارغین یونٹ کی جانب سے روزہ افطار

لکھنؤ23 مارچ بمطابق 22 رمضان ابنائے ندوہ فارغین 1996 بیچ لکھنو یونٹ کی جانب سے ایک پروقار روزہ افطار کا اہتمام گومتی نگر میں مولانا عبدالسلام ندوی کی رہائش گاہ پر کیا گیا افطار میں 96 بیچ کے فارغین نے شرکت کی افطار کے بعد مغرب کی نماز مولانا حکیم فضیل ندوی نے پڑھائی افطار و نماز کے بعد گفتگو کرتے ہوئے مولانا عبدالسلام ندوی نے رمضان، شب قدر، اعتکاف کے بارے میں روشنی ڈالی اور اس کی اہمیت کو بتایا اس موقع پر ڈاکٹر مسیح الدین خان ندوی نے کہا کہ رمضان کا مہینہ بہت ہی بابرکت مہینہ ہے اور ہمیں اس مہینے میں کثرت سے عبادت کرنی چاہیے۔روزہ افطار کے اس پروگرام میں عبدالسلام ندوی، ڈاکٹر مسیح الدین خان ندوی، شاہد مصطفی، زبیر بارہ بنکوی، مولانا فضیل ندوی، افضل ندوی وغیرہ نے شریک ہو کر قوم وملت وملک کی سلامتی، امن وامان کے لیے خصوصی دعا کی۔

ایک شخص کا فطرہ اس سال تقریباً 90 روپئے ہوگا: مولانا سیف عباس

لکھنؤ23 ؍مارچ 2025 خاندان اجتھاد کے عالم دین سید سیف عباس نقوی نے جاری اپنے ایک بیان میں کہا کہ فطرہ جسے زکات فطرہ بھی کہا جاتا ہے، اسلام کے واجب عبادات میں سے ایک ہے جس کے معنی عید فطر کے دن مخصوص مقدار اور کیفیت میں مال کی ادائیگی کو کہا جاتا ہے۔ فطرہ فقیروں اور نیازمندوں کو دینا چاہئے جس کی مقدار ہر ایک شخص کے مقابلے میں ایک صاع (تقریباً 3 کلوگرام) گندم یا جو یا کھجور یا کشمش یا چاول یا مکئی وغیرہ دیں یا ان کی قیمت ادا کریں۔ چونکہ ملک میں بیشتر مقامات پر آٹا استعمال کیا جاتا ہے اس عنوان سے عام طور پر مومنین کو چاہیے کہ 3 کلوگرام آٹے کی قیمت ادا کریں۔ جو موجودہ وقت کی قیمت کے اعتبار سے تقریباً 90 روپے ہوتے ہیں اگر کچھ زیادہ دے دیا جائے تو بہتر ہوگا۔ اگر کوئی شخص کسی اور جنس کی قیمت ادا کرتا ہے تو اس میں قباحت نہیں ہے۔ ہر بالغ اور عاقل شخص جو اپنے اور اپنے اہل و عیال کے سال بھر کا خرچ رکھتا ہے اس پر اپنے اور اپنے اہل وعیال کا فطرہ کا ادا کرنا واجب ہے۔ فطرہ کی ادائیگی کا وقت شب عید سے روز عید فطر یا اسی دن ظہر کی نماز سے پہلے تک ہے۔ فطرہ کا مصرف اکثر فقہاء کے نزدیک زکات کے مصرف کی طرح ہے۔ احادیث کے مطابق فطرہ، روزے کی تکمیل، قبولیت، اسی سال موت سے محفوظ رہنے اور زکات مال کی تکمیل کا باعث ہے۔ لہٰذا مومنین کو چاہیے کہ فطرہ کی رقم جلد سے جلد غریب مومنین تک پہنچا دیں تاکہ وہ بھی آپ کی عید میں شریک ہو جائیں۔

شہر کی مسجدوں میں ہوئے اعمال شب قدر اور نمازیں

لکھنؤ۔شب قدر کے موقع پر لوگوں نے پوری رات اللہ کی عبادت میں گزاری۔ جگہ جگہ اعمال شب قدر کا انعقاد کے ساتھ چھ دن کی نماز بھی ادا کی گئی اور قرآن پاک کی تلاوت سے مسجدیں نورانی ہوگئیں۔ جہاں مردوں نے مسجدوں میں اعمال کئے وہیں خواتین نے گھروں میں اعمال کئے اور چھ دن کی نماز ادا کر کے قرآن پاک کی تلاوت کی۔مردوں اور خواتین کے ساتھ ساتھ بچوں میں بھی عبادت کا بڑا جوش دکھا۔اس موقع پر مسجدوں کو بجلی کی جھالروں سے سجایا بھی گیا تھا۔شب قدر کے موقع پر حسن پوریہ، منصور نگر، کشمیری محلہ، رستم نگر، مولانگری، مفتی گنج، کاظمین نور باڑی، درگاہ، حسین آباد، گولہ گنج، میدان ایل ایچ اے خان، گوپ دروازہ، شیر دروازہ، سرفراز گنج ٹاپے والی گلی، شیش محل، مہتاب باغ، بجازہ، جناب والی گلی، علی کالونی اور جعفریہ کالونی، وغیرہ میں کافی چہل پہل رہی۔شب قدر کے موقع پر مسجدوں میں افطاری کے ساتھ ساتھ سحری کے کے خاص انتظام کئے گئے تھے۔ مسجدیں روزہ داروں کو سحری میں بریانی، کلچہ، نہاری، تندوری، پراٹھا، اور چودھ لچھے کھلائے گئے۔اس کے علاوہ کولڈ ڈرنگ اور کشمیری چائے بھی پلائی گئی۔اس موقع پر شہر کی مسجدیں لوگوں سے گلزار رہیں۔

مجرمانہ واردات کو انجام دینے والی خاتون گروہ کا انکشاف، 4 گرفتار

رائے بریلی:23مارچ (یواین آئی) اترپردیش کے ضلع رائے بریلی کے شہر کوتوالی علاقے میں ٹپے بازی اور چوری کرنے والی خواتین کے ایک گروہ کا آج انکشاف کرتے ہوئے چار خواتین کو گرفتار کیا ہے۔اڈیشنل ایس پی سنجیو کمار سنہا نے آج بتایا کہ ٹپے بازی اور چوری کرنے والی خواتین کو گروہ سانسی گروہ کے نام سے معروف ہے۔اس گروہ کی چار خاتون اراکین کو تھانہ علاقے سے آج گرفتار کیا گیا ہے۔انہوں نے بتایا کہ شہر علاقے کے سپر مارکیٹ واقع اسٹیٹ بینک سے اپنی نواسی کی شادی کے لئے ایک لاکھ روپئے نکال کر گھر جا رہی متاثرہ گائتری دیوی کے ساتھ چوری سے اس کے لاکھ روپئے اور بینک پاس بک و آدھار کارڈ لے کر سانسی گروہ کی خواتین نے ہڑپ لئے۔جب متاثرہ کو چوری کا احساس ہوا تب یہ لوگ اسے دھکا دے کر فرار ہو گئے۔متاثرہ نے اس کی تحریر کوتوالی میں دی۔پولیس نے اس اطلاع پر مستعدی دکھاتے ہوئے آج سانسی گروہ کی سیتا، پونم سسودیا، ریکھا اور منیشا کو گرفتار کیا ہے۔ یہ سبھی راج گڑھ مدھیہ پردیش کی رہنے والی بتائی گئی ہیں۔اڈیشنل ایس پی کے مطابق اس گروہ کے لوگ ٹرین سے سفر کرتے اور اسٹیشن کے آس پاس اپنا ڈیرہ ڈالتے تھے۔پھر صبح کسی بینک کے آس پاس شکار کی تلاش میں نکل جاتے اور گروہ کی سب سے چھوٹی لڑکی کو ڈیرے کی دیکھ بھال کے لئے چھوڑ دیتے تھے۔ بینک میں آنے جانے والوں میں جو شخص کمزور۔ بوڑھا اور لاچار دکھائی دیتا اسے اپنا شکار بناتے تھے۔ پولیس نے اس گروہ کی نشاندہی پر عمر رسیدہ کے تقریباً 54760 روپئے ان کے قبضے برآمد کئے ہیں۔پولیس نے سبھی ملزمین کو گرفتار کر انہیں عدالتی حراست میں جیل بھیج دیا ہے۔

سپا لیڈر کا ایس ڈی ایم کے خلاف مقدمہ درج کرنے کا مطالبہ

اجودھیا:23مارچ (یواین آئی) سماج وادی پارٹی (ایس پی) کے سینئر لیڈر و ایم پی اودھیش پرساد نے سوہاول ایس ڈی ایم دفتر میں کلرک عہدے پر تعینات ملازم کی سڑک حادثے میں موت ہو جانے کے معاملے ایس ڈی ایم کے خلاف مقدمہ درج کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ایم پی اودھیش پرساد نے آج یہاں سول لائن میں واقع ایک ہوٹل میں صحافیوں سے بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ تحصیل سوہاول کے ایس ڈی ایم دفتر میں ایک شہید راج کمار یادو کا بیٹا شیوم یادو (20) باشندہ اجودھیا کی گذشتہ رات ایک سڑک حادثے میں موت ہوگئی تھی۔انہوں نے الزام لگایا کہ سوہاول ایس ڈی ایم ابھیشیک سنگھ ملازم شیوم یادو کو ہراساں کرتے تھے جس سے اس کی ذہنی حالت خراب ہوگئی اور کل ایک سڑک حادثے میں اس کی موت ہوگئی۔انہوں نے بتایا کہ ایس ڈی ایم ہمیشہ پیسے کا مطالبہ کرتا تھا۔الزام ہے کہ ایس ڈی ایم نے نائی کو بلا کر گذشتہ منگل کو اس کا سر منڈوا دیا تھا۔انہوں نے کہا کہ جب کہ ہندوستان دھرم میں منگل کو بال نہیں بنوایا جاتا ہے اور دھمکی دی۔جس کی وجہ سے اس کا ذہنی توازن بگڑ گیا اور ایک سڑک حادثے میں اس کی موت ہوگئی۔انہوں نے کہا کہ میں خود اس کے گھر گیا اور کنبے والے کہہ رہے تھے کہ میرے بیٹے کا قتل ایس ڈی ایم نے کروا دیا۔انہوں نے کہا کہ ایک تحریر پولیس کو دی تھی لیکن اس پر کوئی کارروائی نہیں ہوئی۔ایس پی رکن پارلیمان نے مطالبہ کیا کہ اس کی عدالتی جانچ کرائی جائے۔انہوں نے بتایا کہ پی سی ایس افسر کی جانچ پی سی ایس کرے گا تو کہاں پر غیر جانبدارانہ جانچ ہوگی۔جبکہ جانچ کرنے والا اس افسر کا رشتہ دار بھی ہے۔انہوں نے کہا کہ کنبے کو ایک کروڑ روپئے کی دوا دی جائے اور ایف آئی آر درج کی جائے اور ملزمین کو جیل بھیجا جائے۔سوہاول تحصیل سے ایس ڈی ایم کو فوراً ہٹایا جائے۔

شہید کے بیٹے کی موت پر ہنگامہ، افسر نے بال منڈوا کر کیا بے عزت

اہل خانہ کا روزانہ ہراساں کرنے کا الزام

لکھنؤ:23مارچ (پی این ایس) رام نگری کے ایودھیا میں شہید کے کلرک بیٹے کی موت کو لے کر ہنگامہ مچا ہے۔اہل خانہ نے تحصیل افسر کی جانب سے ہراساں کیے جانے کی شکایت کی۔ اس نے الزام لگایا ہے کہ تحصیل میں سب کے سامنے سر منڈوا کر اس کی بے عزتی کی گئی۔اہل خانہ کا دعویٰ ہے کہ انہوں نے ڈی ایم سے ملاقات کی اور شکایت کی لیکن کوئی کارروائی نہیں ہوئی۔ مشتعل لوگوں نے لاش کو آدھی رات کو رام پتھ پر رکھ کر احتجاجی دھرنا شروع کر دیا۔پورا معاملہ سٹی کوتوالی علاقہ کے بدھائی کا پورو رانوپالی کا ہے۔یہاں کے رہنے والے راج کمار یادو سی آر پی ایف میں کمانڈو تھے۔ وہ جون 2021 میں شہید ہوئے۔ ریاستی حکومت نے ان کے 21 سالہ بیٹے شیوم یادو کو متوفی پر منحصر کوٹے کے تحت کلرک کی نوکری دی تھی۔شیوم کو صرف 4 مہینے پہلے ہی پوسٹ کیا گیا تھا۔حال ہی میں ان کا تبادلہ تحصیل سوہاول کیا گیا تھا۔وہ 22 مارچ کی شام ڈیوٹی سے واپس آ رہا تھا۔اسے ایودھیا لکھنؤ ہائی وے پر کینٹ تھانہ علاقے میں صداقت گنج کے قریب ڈی سی ایم نے ٹکر مار دی۔ پولیس کی مدد سے آس پاس کے لوگوں نے شیوم کو ضلع اسپتال بھیج دیا۔وہاں ڈاکٹروں نے رات تقریباً 8 بجے شیوم کو مردہ قرار دے دیا۔ اطلاع ملتے ہی اہل خانہ روتے ہوئے ضلع اسپتال پہنچے۔انہوں نے تحصیل کے ایک انتظامی افسر پر اپنے بیٹے کو ہراساں کرنے کا الزام لگایا۔انہوں نے انتظامی افسر کے خلاف کارروائی کا مطالبہ کرتے ہوئے لاش کو ضلع اسپتال کے سامنے رام پتھ پر رکھ کر احتجاج شروع کیا۔

ہنگامہ کے بعد تقریباً ایک گھنٹے تک کوئی انتظامی افسر نظر نہیں آیا۔ بعد میں ایس ڈی ایم صدر وکاس دوبے، ایس پی رورل بلونت چودھری، سی او سٹی شیلیندر سنگھ پولیس فورس کے ساتھ موقع پر پہنچ گئے۔ انہون نے اہل خانہ کو سمجھانے کی کوشش کی لیکن وہ ملزم افسر کے خلاف کارروائی کے مطالبے پر ڈٹے رہے۔لواحقین کا کہنا ہے کہ جب سے ان کی تحصیل سوہاول میں پوسٹنگ ہوئی ہے، ایک انتظامی افسر شیوم کو مسلسل ہراساں کر رہا تھا۔ پانچ روز قبل اس نے تحصیل میں ہی سرعام اپنے بیٹے کے بال منڈوائے تھے۔یہی نہیں اس نے اسے ٹھیک کرنے کی دھمکی بھی دی۔ اس کے بعد بیٹا ڈپریشن میں چلا گیا۔ نانا رام پرساد یادو نے بتایا کہ انتظامی افسران شیوم سے ناراض تھے۔اسے ہراساں کرنے کے علاوہ وہ اسے ہر روز دیر سے چھٹی کرتے تھے۔22 مارچ کو بھی اسے اذیت دینے کی نیت سے دیر سے چھٹی دی گئی۔اس سے قبل شیوم کی ماں اور خاندان کے افراد نے بھی انتظامی افسر کے اس فعل کی شکایت سی آر پی ایف کمانڈنٹ سنیل کمار دوبے سے کی تھی۔ کمانڈنٹ سے ملاقات کی اور کارروائی کا مطالبہ کیا۔شیوم کی موت کی خبر ملتے ہی کمانڈنٹ بھی رات 9 بجے ضلع اسپتال پہنچے۔انہوں نے واقعہ پر دکھ کا اظہار کیا۔ انہوں نے ملزم افسر کے خلاف کارروائی کی یقین دہانی بھی کرائی۔دوسری طرف واقعہ کی اطلاع ملتے ہی ایم پی اودھیش پرساد اور سابق وزیر تیج نارائن پانڈے احتجاجی مقام پر پہنچ گئے۔انہوں نے انتظامی افسر کی کارروائی کی مذمت کی۔اس کے بعد دونوں رہنما وہیں ہڑتال پر بیٹھ گئے۔ایم پی اودھیش پرساد نے کہا کہ یہ شہید کی توہین ہے۔ انہوں نے اہلکار کے خلاف قتل کا مقدمہ درج کر کے شہید کے بیٹے کو انصاف فراہم کرنے کا مطالبہ کیا۔سابق وزیر تیج نارائن پانڈے نے کہا کہ ریاستی حکومت کو مرنے والوں کے خاندان کو ایک کروڑ روپے کا معاوضہ اور خاندان کے ایک فرد کو نوکری دینی چاہیے۔ملزم انتظامی افسر کے خلاف سخت کارروائی کی جائے۔ ضلع مجسٹریٹ چندرو وے سنگھ احتجاجی مقام پر پہنچے۔اس نے گھر والوں سے بات کی۔ پورے واقعہ کی مجسٹریٹ انکوائری اور ایک افسر کے ذریعہ شیوم کا سر مونڈنے کے الزامات کی یقین دہانی کرائی۔ اس کے بعد گھر والے راضی ہو جائیں گے۔ اس نے احتجاج ختم کیا۔اتوار کی صبح تقریباً 3 بجے سخت حفاظتی انتظامات کے درمیان ویڈیو گرافی کی نگرانی میں لاش کا پوسٹ مارٹم کیا گیا۔

صبح تقریباً 5 بجے لواحقین میت کو لے کر ان کے آبائی گاؤں رانوپالی پہنچے۔ اس دوران پولیس کی بڑی تعداد گھر پر تعینات رہی۔سی آر پی ایف کے کمانڈنٹ سنیل کمار دوبے بھی موقع پر پہنچ گئے۔انہوں نے مرحوم کو خراج عقیدت پیش کیا۔صبح تقریباً 9:30 بجے لاش کو آخری رسومات کے لیے سریو گھاٹ لے جایا گیا۔وہاں سخت حفاظتی انتظامات کے درمیان آخری رسومات ادا کی گئیں۔ جس کے بعد پولیس اور انتظامیہ نے راحت کی سانس لی۔اب دیکھنا یہ ہے کہ آگے کیا کارروائی ہوتی ہے۔

منشیات کے ساتھ اسمگلر گرفتار

کوشامبی:23مارچ (یواین آئی) اترپردیش کے ضلع کوشامبی کے مہیوا گھاٹ تھانہ پولیس نے چیکنگ کے دوران ایک کار سے 37 کلوگرام گانجے کے ساتھ ایک اسمگلر کو گرفتار کیا ہے۔ پولیس ذرائع کے مطابق مخبر کی اطلاع پر ہفتہ کی دیر رات مہیوا گھاٹ تھانہ انچارج بھانو پرتاپ سنگھ اپنے پولیس فورس کے ساتھ گھوگھ پور تراہے پر چیکنگ کر رہے تھے۔اسی دوران ایک گاڑی روکی گئی۔ گاڑی کے دستاویزات کے بارے میں پوچھا گیا تو سوار اس بارے میں صحیح سے جواب نہیں دے پائے۔مشتبہ نظر آنے پر پولیس نے کار کی تلاشی شروع کر دی۔ تلاشی کے دوران پیچھے والی سیٹ پر کمبل میں لپیٹ کر رکھا گیا دو بوری گانجا برآمد کیا گیا ہے۔برآمد گانجے کا وزن 37 کلوگرام تھا اور نوجوان کے پاس 21 سو روپے اور دو عدد موبائل برآمد ہوا۔ پوچھ گچھ کرنے پر گانجا اسمگلر نے اپنا نام دویندر تیواری ولد سریش تیواری باشندہ گرام سینگر ہا تھانہ مغربی سریرا بتایا ہے۔

امروہہ: یشودا بین کا شاندار استقبال

امروہہ:23مارچ (یواین آئی) اترپردیش کے ضلع امروہہ میں یادو سماج کی خواتین کے ذریعہ کئے گئے روایتی استقبال سے مغلوب وزیر اعظم نریندر مودی کی بیوی یشودا بین مودی یہاں لوک تہذیب اور رسم و رواج سے روبرو ہوئیں۔امروہہ ضلع کی منڈی دھنورا تحصیل علاقے کے سرحدی علاقہ یادو اکثریتی گاؤں محمد پور (لوہڑا) لہدور میں آج صبح سے ہی یشودا بین کی آمد کا انتظار کیا جا رہا تھا۔ اتوار کی دوپہر میں سخت سیکورٹی انتظامات کے درمیان یشودا بین کے ساتھ کاروں کا قافلہ جیسے ہی گاؤں پہنچا تو ان کا استقبال کرنے کے لئے دیہی باشندے امڈ پڑے۔ وزیر اعظم نریندر مودی کی بیوی کو اپنے درمیان پا کر خوشی میں شرابور خاتون بچے سمیت یادو سماج کے لوگوں کے ذریعہ روایتی طور سے استقبال کیا گیا۔شاندار استقبال سے مغلوب یشودا بین نے یہاں نہ صرف روایتی کھانوں کا ذائقہ لیا بلکہ روایتی خوبصورت کپڑوں اور زیورات میں ملبوس دیہی خواتین اور بچوں کے ساتھ وقت گزارا۔

بہرائچ: شہد کی مکھیوں کے حملے میں بزرگ سمیت 3 زخمی

بہرائچ:23مارچ (یواین آئی) اترپردیش کے ضلع بہرائچ کے ہردی تھانہ علاقے کے دیورائے پور گاؤں میں اتوار کو شہد کی مکھیوں کے ایک جھنڈ نے حملہ کر دیا۔جس میں ایک بزرگ سمیت تین افراد زخمی ہو گئے۔ذرائع کے مطابق پرتاپ (65) اپنے کھیت سے گھر لوٹ رہے تھے۔تبھی ان پر شہد کی مکھیوں نے حملہ کر دیا۔ان کے ساتھ چل رہے رام ناتھ اور شتروگھن بھی شہد کی مکھیوں کے حملے کا شکار ہو گئے۔تینوں زخمیوں کی چیخ و پکار سن کر آس پاس کے لوگ موقع پر پہنچے اور انہیں شہد کی مکھیوں سے بچانے کی کوشش کی۔اہل خانہ نے مستعدی دکھاتے ہوئے تینوں کو نازک حالت میں ضلع اسپتال میں داخل کرایا۔ہیلتھ افسران نے بتایا کہ زخمیوں کی حالت مستحکم ہے اور ان کا علاج چل رہا ہے۔

سنبھل جامع مسجد کے صدر کو پولیس نے حراست میں لیا

سنبھل:23مارچ (یواین آئی) اترپردیش کے ضلع سنبھل میں گذشتہ 24 نومبر کو جامع مسجد کے سروے کے دوران پھوٹ پڑنے والے تشدد کے بارے میں پوچھ گچھ کے لئے پولیس انتظامیہ نے جامع مسجد کے صدر کو حراست میں لیا ہے۔عدالت نے سنبھل کی جامع مسجد کا سروے کرنے کے لئے کورٹ کمشنر کو نامزد کیا تھا۔24 نومبر کو کورٹ کمشنر، پولیس و انتظامیہ کے افسران کے ساتھ سروے کرنے کے لئے جامع مسجد پہنچے تھے۔سروے کے دوران تشدد پھوٹ پڑا اور اس میں پانچ نوجوانوں کی موت ہوئی تھی۔اتوار کو تقریباً 11:30 بجے پولیس جامع مسجد کے صدر ظفر علی ایڈوکیٹ کو ان کے گھر سے کوتوالی لے گئی اور کوتوالی میں ظفر علی سے 24 نومبر کو ہوئے تشدد کے بارے میں پوچھ گچھ کر رہی ہے۔

گڑے مُردے اُکھاڑے جارہے ہیں

ناگپور ماڈل......اورنگ زیب کے نام پر نفرت ☆ مودی کی آر ایس ایس ہیڈکوارٹر میں حاضری کی تیاری

رشیدالدین

ناگپور ماڈل۔ گجرات ماڈل کے بارے میں ہر کسی نے سنا اور دیکھا بھی ہے لیکن بی جے پی اور سنگھ پریوار ملک میں ناگپور ماڈل کو ملک بھر میں دوہرانے کی تیاری میں ہیں۔ ماڈل کا ترقی سے کوئی تعلق نہیں بلکہ نفرت، تشدد اور فسادات سے یہ عبارت ہے۔ اسی ماڈل کی مارکٹنگ کرتے ہوئے ملک میں ہندوتوا کو مستحکم کرنے میں کامیابی ملی۔ گجرات دراصل نریندر مودی سے منسوب ہے اور گجرات فسادات کے داغ شاید ہی کبھی اُن کے دامن سے مٹ پائیں گے۔ آر ایس ایس نے شاید ناگپور ماڈل کو ملک میں متعارف کرنے کی تیاری کرلی ہے۔ وہ نریندر مودی کا اپنے ہیڈکوارٹر میں استقبال نئے ماڈل سے کرنا چاہتے ہیں۔ ناگپور آر ایس ایس کا ہیڈکوارٹر ہے باوجود اس کے وہاں فرقہ وارانہ سرگرمیوں کی کوئی تاریخ نہیں ملتی۔ اِس علاقہ کی نمائندگی پارلیمنٹ میں بی جے پی کے سینئر قائد نتن گڈکری کرتے ہیں جو پارٹی کے کٹر نفرتی طاقتوں کے لئے ناپسندیدہ ہیں۔ جس طرح اٹل بہاری واجپائی کے بارے میں مشہور تھا کہ ''اچھے آدمی بُری پارٹی میں'' ٹھیک یہی حال نتن گڈکری کا بھی ہے۔ وہ بی جے پی میں رہتے ہوئے حق گوئی اور بے باکی کے پیکر ہیں۔ ایک منظم سازش کے تحت گڈکری کے انتخابی حلقہ کو فرقہ وارانہ ماحول میں تبدیل کردیا گیا۔ کہیں ایسا تو نہیں کہ آر ایس ایس نریندر مودی کا اپنے ہیڈکوارٹر میں استقبال ناگپور ماڈل کے ذریعہ کرنا چاہتی ہے۔ وزارت عظمیٰ پر فائز ہونے کے بعد سے مودی اور آر ایس ایس میں دوریاں بڑھ چکی تھیں اور گیارہ برسوں میں پہلی مرتبہ مودی آر ایس ایس ہیڈکوارٹر ناگپور میں 30 مارچ کو سرسنچالک موہن بھاگوت سے ملاقات کریں گے۔ مودی کا دورہ آر ایس ایس کے آگے سرینڈر ہے یا پھر کسی حکمت عملی کی تیاری ہے۔ آر ایس ایس کو شکایت ہے کہ اُن کی اُنگلی تھام کر وزارت عظمیٰ تک پہونچنے کے بعد نریندر مودی آر ایس ایس کو آنکھیں دکھا رہے ہیں۔ مودی نے آر ایس ایس کی سرپرستی کا ٹیاگ لگانے کے بجائے مودی برانڈ امیج کی دنیا بھر میں پبلسٹی کی جس سے آر ایس ایس کے مقابلہ مودی کا قد بلند دکھائی دینے لگا۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے کہ جس طرح بیرونی مہمانوں کا استقبال توپوں کی سلامی سے کیا جاتا ہے ٹھیک اُسی طرح آر ایس ایس 30 مارچ کو مودی کا ناگپور ماڈل کے ذریعہ استقبال کرے گی۔ بی جے پی کے نئے صدر کے انتخاب اور ہندو راشٹر کی تشکیل کی سرگرمیوں پر بات چیت ہوگی۔ مودی جب ناگپور پہونچیں گے ظاہر ہے کہ وہاں ماحول کشیدہ رہے گا اور فساد کے آثار نمایاں دکھائی دیں گے۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ناگپور میں حالات بگاڑنے کی ضرورت کیوں محسوس کی گئی؟ جن علاقوں میں فسادات ہوئے وہ آر ایس ایس کا زیر اثر علاقہ ہے۔ آر ایس ایس ہیڈکوارٹر سے قریب مومن پورہ علاقہ ہے جہاں 1992ء میں بابری مسجد کی شہادت کے خلاف احتجاج پر پولیس نے مسلمانوں پر گولیاں داغتے ہوئے کئی کو شہید کردیا تھا۔ اورنگ زیب کے نام پر فسادات کی آگ ابھی بجھی نہیں کہ نریندر مودی ناگپور پہونچیں گے۔ مبصرین کا ماننا ہے کہ اورنگ زیب کے نام پر ملک بھر میں فرقہ وارانہ کشیدگی کا مقصد حقیقی مسائل سے عوام کی توجہ ہٹانا ہے۔ مودی حکومت کی ناکامیوں کی پردہ پوشی کا آسان راستہ فرقہ وارانہ کشیدگی ہے۔ کرناٹک میں ٹیپو سلطان کے نام پر بی جے پی اور اُس کی ہمنوا تنظیموں نے ہندوؤں اور مسلمانوں کو بانٹنے کی ناکام کوشش کی ہے اور اب مہاراشٹرا میں اورنگ زیب کی مزار کو ڈھانے کی سازش ہے۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ 400 سال پرانی تاریخ پر اب سیاست کو گرمانے کی کیا ضرورت ہے۔ اورنگ زیب کے نام پر تاریخ کو تبدیل کرنے کی تیاری ہے جس میں مسلم حکمرانوں کو ہندوؤں کے دشمن کے طور پر پیش کیا جائے گا۔ مبصرین کے مطابق ہندوستان میں ناخواندہ آبادی اورنگ زیب سے واقف نہیں ہے لیکن بی جے پی اور سنگھ پریوار اورنگ زیب کی مفت میں تشہیر کررہا ہے۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اورنگ زیب پر تنقید یا اُن کی مزار کو ہٹانے سے عوام کو اور ملک کو کیا فائدہ ہوگا؟ مزار رہے یا نہ رہے لیکن ملک میں بیروزگاری، بیماری، مہنگائی اور ناانصافی جیسے مسائل تو ہمیشہ برقرار رہیں گے۔ اورنگ زیب کی مذہبی رواداری کو تاریخ کا حصہ بتانے والے مؤرخین میں غیر مسلموں کی تعداد زیادہ ہے۔ اگر کوئی مسلمان حق بات کہہ دے تو اُسے ملک دشمن قرار دیا جارہا ہے لیکن کسی میں ہمت نہیں کہ غیر مسلم مؤرخین سے اورنگ زیب کی مذہبی رواداری کے بارے میں سوال کریں۔ کیا اورنگ زیب کی مزار مسمار کرنے سے تاریخ تبدیل ہوجائے گی؟ اورنگ زیب نے 100 سے زائد مندروں کی جو مدد کی تھی کیا اُس سے انکار کیا جاسکتا ہے؟ ہمت ہو تو مسلمانوں کو نشانہ بنانے کے بجائے ہندو مؤرخین سے بحث کریں جنھوں نے اورنگ زیب کو حقیقی معنوں میں سیکولر قرار دیا۔ اورنگ زیب اور شیواجی میں جنگ کوئی مذہبی جنگ نہیں بلکہ زمین اور اقتدار کی جنگ تھی۔ اکھنڈ بھارت کا خواب دیکھنے والے شاید بھول رہے ہیں کہ حقیقی معنوں میں اکھنڈ بھارت پر اورنگ زیب نے [illegible] ہوتی اُس سے گھر چلاتے۔ کیا مخالفین میں کوئی بھی ایک شخص ایسی مثال پیش کرسکتا ہے؟

اورنگ زیب کے نام پر ناگپور میں صورتحال بگاڑنے کی ذمہ داری مہاراشٹرا کے چیف منسٹر دیویندر فڈنویس پر عائد ہوتی ہے۔ مہاراشٹرا میں عوام کو درپیش مسائل اور مالیاتی بحران جیسے اُمور کو پس پشت ڈالنے کے لئے دیویندر فڈنویس نے اچانک اورنگ زیب کے نام کا سہارا لیا۔ اسمبلی اور اُس کے باہر کئی مرتبہ دیویندر فڈنویس نے اورنگ زیب کی مزار کو مسمار کرنے کے حوالہ سے آگ پر تیل چھڑکنے کا کام کیا۔ چیف منسٹر کے ذمہ دار عہدہ پر ہوتے ہوئے دیویندر فڈنویس نے انتہائی فرقہ وارانہ اور نفرت انگیز تقاریر کرتے ہوئے نوجوانوں کو مشتعل کرنے کا کام کیا۔ ایک مرحلہ پر فڈنویس نے یہاں تک کہا کہ اگر آرکیالوجیکل سروے آف انڈیا کا تحفظ حاصل نہیں ہوتا تو اورنگ زیب کی [illegible] سے تحفظ کو ختم کرنا کوئی مشکل نہیں ہے۔ چیف منسٹر مہاراشٹرا اگر اورنگ زیب کی مزار کو ہٹانے میں سنجیدہ ہیں تو پھر مرکز سے رجوع ہوکر دیکھیں کہ کیا جواب ملے گا۔ اورنگ زیب کی مزار کو مسمار کرنا بچوں کا کھیل نہیں اور اسے بابری مسجد سانحہ کی طرح دہرانے کی سازش شاید ہی کامیاب ہو پائے گی۔ مہاراشٹرا کے وزیر نتیش رانے نے نوجوانوں کو مشتعل کرنے کے لئے یہاں تک کہا کہ بابری مسجد کی طرح اورنگ زیب کی مزار کے خلاف کارروائی کی جاسکتی ہے۔ نتیش رانے نے کہا کہ کیا بابری مسجد کو منہدم کرنے کے لئے کوئی بات چیت کی گئی تھی، وہ تو کارسیوک تھے جنھوں نے یہ کارروائی انجام دی۔ نتیش رانے کے مطابق 1992ء کی تاریخ کو اورنگ زیب کی مزار کے لئے دہرایا جائے۔ دیویندر فڈنویس ہوں یا نتیش رانے اِن دونوں کی اشتعال انگیزی پر نریندر مودی کی خاموشی باعث حیرت ہے۔ نوجوانوں کو فرقہ واریت اور نفرت کے نام پر منقسم کرنے کی کوششوں کا نتیجہ یہ نکلا کہ پونے میں بہادر شاہ ظفر کی تصویر کو نذر آتش کرنے کی کوشش کی گئی۔ نئی نسل بہادر شاہ ظفر سے واقف نہیں ہے۔ اورنگ زیب اور بہادر شاہ ظفر میں کوئی تقابل نہیں ہے اور انگریزوں نے بہادر شاہ ظفر کو اُن کے خلاف بغاوت کی کچھ ایسی سزا دی تھی کہ جو تاریخ میں ہمیشہ یاد رکھی جائے گی۔ انگریزوں کی غلامی قبول نہ کرنے پر بہادر شاہ ظفر کی آنکھوں کے سامنے اُن کے بچوں کا قتل کیا گیا تھا۔ جس حکمران نے ہندوستان کے لئے انگریزوں سے لڑائی کی اُنھیں ملک دشمن اور ہندو دشمن قرار دیتے ہوئے مظاہرے کرنا کہاں کا انصاف ہے۔ سنگھ پریوار کو اگر چھوٹ مل جاتی ہے تو وہ ملک کے تمام مجاہدین آزادی کو ملک کا غدار اور انگریزوں سے معافی طلب کرنے والوں کو مجاہدین آزادی کی صف میں شامل کردے گا۔ گزشتہ 10 برسوں میں منظم طریقہ سے ملک کے تعلیمی نظام میں تبدیلیاں کی جارہی ہیں۔ یونیورسٹی گرانٹس کمیشن کے قواعد کو تبدیل کیا جارہا ہے تاکہ ریاستوں کی یونیورسٹیز پر مرکز کنٹرول حاصل کرسکے۔ سنگھ پریوار کو نہ صرف مسلمان بلکہ ہرے رنگ سے بھی نفرت ہے۔ گزشتہ دنوں ملک کے کئی علاقوں میں ہولی کے موقع پر مساجد کے روبرو موجود ہرے رنگ اور ہرے پرچموں کو اُکھاڑ پھینکنے کی کوشش کی گئی۔ سنگھ پریوار اور نفرتی بریگیڈ کے نمائندے کھلے عام کہہ رہے ہیں کہ اُنھیں ہرا رنگ پسند نہیں ہے۔ ایسے نفرتی عناصر کو پہلے بی جے پی کا پرچم دیکھنا چاہئے جس میں خود ہرا رنگ شامل ہے۔ پہلے بی جے پی کے پرچم سے ہرا رنگ نکالیں اُس کے بعد مسلمانوں کی عبادت گاہوں پر موجود ہرے رنگ کو تبدیل کرنے کی تیاری کریں۔ ہرے رنگ سے نفرت کرنے والے آنکھ کے آپریشن کے بعد ہری پٹی کے بجائے زعفرانی پٹی کا استعمال کرکے دکھائیں تو پھر اُنھیں پتہ چلے گا کہ آنکھ کا حشر کیا ہوگا۔ ملک کے قومی پرچم میں ہرا رنگ موجود ہے جسے شاید ہی کوئی طاقت الگ کرپائے گی۔ اورنگ زیب کے نام پر نفرتی ایجنڈے پر نامور شاعر راجیش ریڈی نے کیا خوب تبصرہ کیا ہے۔

نئی لاشیں بچھانے کیلئے ہی
گڑے مُردے اُکھاڑے جارہے ہے

دیویندر فڈنویس ہوں یا نتیش رانے اِن دونوں کی اشتعال انگیزی پر نریندر مودی کی خاموشی باعث حیرت ہے۔ نوجوانوں کو فرقہ واریت اور نفرت کے نام پر منقسم کرنے کی کوششوں کا نتیجہ یہ نکلا کہ پونے میں بہادر شاہ ظفر کی تصویر کو نذر آتش کرنے کی کوشش کی گئی۔ نئی نسل بہادر شاہ ظفر سے واقف نہیں ہے۔ اورنگ زیب اور بہادر شاہ ظفر میں کوئی تقابل نہیں ہے اور انگریزوں نے بہادر شاہ ظفر کو اُن کے خلاف بغاوت کی کچھ ایسی سزا دی تھی کہ جو تاریخ میں ہمیشہ یاد رکھی جائے گی۔ انگریزوں کی غلامی قبول نہ کرنے پر بہادر شاہ ظفر کی آنکھوں کے سامنے اُن کے بچوں کا قتل کیا گیا تھا۔ جس حکمران نے ہندوستان کے لئے انگریزوں سے لڑائی کی اُنھیں ملک دشمن اور ہندو دشمن قرار دیتے ہوئے مظاہرے کرنا کہاں کا انصاف ہے۔ سنگھ پریوار کو اگر چھوٹ مل جاتی ہے تو وہ ملک کے تمام مجاہدین آزادی کو ملک کا غدار اور انگریزوں سے معافی طلب کرنے والوں کو مجاہدین آزادی کی صف میں شامل کردے گا۔

ہولی کے رنگ میں بھنگ: ایک لمحہ فکریہ

بڑی حیرت ہوتی ہے کہ ایک طرف تو سناتن دھرم کے مذہبی گُرو پیار۔ پریم اور سادھنا وسد بھاؤ کے اصولوں پر چلتے ہوئے ہولی منانے کا پیغام دیتے ہیں لیکن دوسری طرف اُنھیں کے ماننے والے اور اپنے آپ کو سناتن دھرم کے پرستار کہنے والے اِس طور پر ہولی مناتے ہیں کہ مذہب و کلچر سے لے کر سیاست و معاشرت ہر سطح پر انسانیت شرمسار نظر آتی ہے اور کیا اقلیت اور کیا اکثریت ہر طبقے کے افراد شرپسندوں کا نشانہ بنتے ہیں

ڈاکٹر جہاں گیر حسن

ہندوستان جسے متنوع ثقافتوں اور تہذیبوں کا گہوارہ کہا جاتا ہے اب وہ تنفر و تعصب، فرقہ پرستی اور قتل و غارت کی آماجگاہ بنتا جارہا ہے۔ شاید ہی کوئی دن ایسا ہو کہ الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا سے فرقہ پرستی اور قتل و غارت کی خبریں نشر نہ ہوتی ہوں۔ اس طرح کی مخرب اخلاق و معاشرے خبریں عوام اور غیر تعلیم یافتہ افراد کی طرف سے سامنے آئے تو اُسے ایک منٹ کے لیے نظرانداز کیا جاسکتا ہے، لیکن جب یہی چیزیں خواص اور تعلیم یافتہ افراد کی طرف سے رونما ہوں تو وحشت ناک حد تک فکر لاحق ہوتی ہے اور کان کھڑے ہوتے ہیں۔ بالخصوص ہندوستان کے مذہبی تہواروں کے پردے میں جب وحشیانہ سلوک کو رَوا سمجھا جاتا ہے، تو گنگا جمنی مشترکہ تہذیب و تمدن کی سالمیت کے لیے خطرات مزید بڑھ جاتے ہیں۔ مذہبی تہواروں کو صاحبانِ اقتدار جس طریقے سے اپنے سیاسی مفاد میں استعمال کررہے ہیں وہ کسی سے پوشیدہ نہیں ہے، اور ایسا کرنا محض ایک خاص طبقے کے لیے نقصان دہ نہیں ہے، بلکہ خود اکثریت اور اُن کے مذہبی تہواروں کے حق میں بھی سخت مضر ثابت ہوسکتا ہے۔ وہ اِس طور پر کہ مذہبی تہواریں جو اپنی پاکیزگی اور اپنی اُخوت و مروت کے لیے جانے جاتے ہیں اُن کا وقار مجروح ہوسکتا ہے اور بہت ممکن ہے کہ یہ مذہبی تہواریں اپنا وجود بھی کھو بیٹھیں۔ حالاں کہ بلاشبہ اکثریتی طبقے کے سبھی افراد مذہبی تہواروں کے نام پر جرائم انجام نہیں دیتے، لیکن اِس بات سے بھی انکار نہیں جاسکتا ہے کہ اس طبقے کے ساٹھ فیصد افراد مذہبی تہواروں کے نام پر جرائم کے مرتکب ہیں اور اُسے روا سمجھتے ہیں۔

ابھی اکثریتی طبقے کا ایک عظیم مذہبی تہوار 'ہولی' گزرا ہے جسے ہم اپنے ایامِ طفولیت ہی سے اُخوت و بھائی چارے کا تہوار جانتے تھے، مگر اَب اُسے تعصب و نفرت، قتل و غارت اور فرقہ پرستی کا تہوار بنادیا گیا ہے۔ ہندوستان کی گنگا۔ جمنی مشترکہ تہذیب و تمدن کی تاریخ میں یہ پہلا موقع تھا کہ جب فرقہ پرستوں کے خوف سے ہندوستان جیسے جمہوری ملک میں مساجد پر کور چڑھائے گئے اور شرپسندوں کی شرارت سے محفوظ رکھنے کے لیے مسلم عبادت گاہوں کو چھپانی پڑگئیں۔ لیکن اس کے باوجود شرپسندوں کی شرپسندی ختم نہیں ہوئی۔ اُن لوگوں نے اخلاقیات و احساسات، اُخوت و مروت اور خیرسگالی کی ساری حدیں پار کردیں۔ اُنھوں نے ملک کے مختلف مقامات پر کور شدہ مساجد کو بھی نہیں بخشا اور مسلم عبادت گاہوں کے سامنے ہولی منانے کے نام پر نہ صرف وحشیانہ ہوڑ دنگ اور شوروغوغا کیا بلکہ قتل و غارت گری کی وارداتیں بھی انجام دیں۔ میڈیا رپورٹ کے مطابق: اُناؤ میں جبریہ گلال ڈالنے کا ایک معاملہ سامنے آیا جس میں ۵۵ رسالہ شریف نامی ایک شخص کو اِس قدر مارا پیٹا گیا کہ اُس کی جان چلی گئی۔ راجدھانی دہلی کے مشہور علاقہ قطب مینار میں ایک شخص کو فورویلر سے اُتار کر اُس کے ساتھ غیر انسانی حرکتیں کی گئیں۔ مہاراشٹر کے رتنا گیری میں مسجد کا دروازہ توڑ دیا گیا اور پولیس انتظامیہ تماشائی بنا رہا۔

یہ پہلا رخ ہے، اس کا دوسرا رُخ بھی بڑا بھیانک ہے۔ کان پور میں ہولی ملن کے دوران پانچ جوانوں نے اپنے ہی طبقے کی ایک خاتون کے ساتھ اجتماعی عصمت دری کی۔ ذرائع کے مطابق: اُن لوگوں نے خاتون کے شوہر کو شراب پلا کر بے ہوش کردیا اور پھر خاتون کے ساتھ چھیڑ چھاڑ شروع کردی۔ مخالفت کرنے پر خاتون کو کھیت میں لے گئے، جہاں اجتماعی طور پر زنا بالجبر کیا اور فرار ہوگئے۔ مرادآباد میں ہولی نہ کھیلنے پر چھوٹو نامی ایک شخص نے اکشے نامی دوسرے شخص کو قتل کردیا۔ ہوا یوں کہ اکشے نامی شخص نہا چکا تھا، اِس لیے اُس نے ہولی کھیلنے سے انکار کردیا اور اِسی بات کو لے کر اُس پر پستول سے گولی چلادی گئی۔ مشرقی دہلی کے کلیان پوری میں ہولی کے دن شراب کے نشے میں پنکج کمار سنہا اور جیتو نے ۲۵ رسالہ جوان اشیش کی بائک میں ٹکر ماردی۔ تکرار ہونے پر پنکج اور جیتو نے اشیش کے سر پر شراب کی بوتل دے مارا اور اُس کا سر پھوڑ دیا، پھر اُسی سے اشیش کا گلا ریت کر اُس کا قتل کردیا۔ آگرہ میں ایک بیوہ خاتون نے تیز آواز میں ڈی جے بجانے سے منع کیا، تو اُودل سنگھ، کندن، ابھیشیک وغیرہ نے اُس خاتون کو برہنہ کردیا اور پھر بیلٹ اور لاٹھی ڈنڈے سے اُس کی پٹائی کردی۔

اِس موقع یہ ذکر کیے بغیر ہم نہیں رہ سکتے کہ پریماجی مہاراج کے ایک شاگرد نے جب اُن سے دریافت کیا کہ اِس بار ہولی کے موقع لوگوں کو آپ کیا پیغام دیں گے؟ تو اُنھوں نے اپنی کمیونٹی کے نام اپنے پیغام میں کہا کہ ہولی دراصل بُرائیوں پر نیکیوں کی جیت ہے۔ کیوں کہ ہولی مہوتسو پرہلاد جی کے زندہ رہنے پر منایا گیا تھا۔ واقعہ کچھ یوں ہے کہ ہرن کشیپ، پرہلاد جی کو مارنا چاہتا تھا۔ لیکن 'ہرن کشیپ' کے ہزار کوششوں کے باوجود پرہلاد جی نہیں مرے، اور اُس کی بہن 'ہولیکا' نے اُسے اداس دیکھا تو اُس نے پوچھا: اُداس کیوں بیٹھے ہو؟ اُس نے کہا: 'پرہلاد مر نہیں رہا ہے۔ ہولیکا نے کہا: آج مرجائے گا۔ لکڑی کا بہت سا ڈھیر لگایا جائے اور اُسے جلایا جائے۔ پرہلاد کو لے کر ہم اُس اگنی میں بیٹھ جائیں گے۔ شیتل پٹ کی شکل میں ہمیں اگنی سے ایک وردان ملا ہے۔ اُس کو ہم اُوڑھ لیں گے تو ہمارا روم بھی نہیں جھلسے گا اور پرہلاد بھی مرجائے گا۔ یہ سن کر ہرن کشیپ بہت خوش ہوا کہ اب پرہلاد جلا و مرجائے گا، چناں چہ لکڑی کا پہاڑ لگایا گیا اور آگ لگادی گئی۔ اُدھر ہولیکا، پرہلاد جی کو لے کر اُس میں بیٹھ گئی۔ لیکن مالک کی مہربانی سے ایسی ہوا چلی کہ شیتل پٹ پرہلاد جی کے اوپر آگیا اور ہولیکا جل کر راکھ ہوگئی۔ جب صبح ہوئی تو پرہلاد جی کے طرفداروں نے دیکھا کہ وہ زندہ ہیں۔ اِس پر سب نے مل کر ڈھول منزیرا بجائے، کیرتن کی اور آپس میں خوشی کا اظہار کرتے ہوئے ایک دوسرے کو گلال لگائے اور اِس طرح ہولی کا اُتسو منایا گیا۔ لیکن اس کے برخلاف وہ لوگ جو ہولی میں شراب پیتے ہیں۔ گندی حرکتیں کرتے ہیں۔ ایک دوسرے کے چہرے پر کالک پوتتے ہیں۔ نالیوں میں کھیلتے ہیں۔ گوبر اور کیچڑ لگاتے ہیں۔ یہ سب ہرن کشیپ کے طرفدار ہیں جو اِس طرح اُلٹے سیدھے انداز میں خوشی مناتے ہیں۔ یہ ہولی نہیں ہے اور نہ یہ سادھنا ہے۔ کیوں کہ سادھنا تو یہ ہوتی ہے کہ سب مل کر پریم اور بھاؤ سے ایک دوسرے کو گلال لگائیں۔ رام کرشن ہری بولیں۔ بیٹھ کر گن گان کریں۔ خود بھی مٹھائی کھائیں اور دوسروں کو بھی کھلائیں اور آپس میں خوب لطف اُٹھائیں۔

لیکن ان تمام سنجیدہ اور پیاری باتوں کے باوجود اِمسال ہولی پر جو واقعات پیش آئے ہیں، خواہ وہ مسلم کمیونٹی سے متعلق ہوں یا غیر مسلم کمیونٹی سے، بہرحال ایک طرف جمہوریت اور قانون وانتظامیہ کی پیشانی پر بدنما داغ ہیں تو دوسری طرف جمہوریت پسند افراد کے لیے سخت ننگ و عار کا سبب بھی ہیں کہ وہ تحریری و زبانی جمع خرچ سے آگے نہیں بڑھتے اور سمجھتے ہیں کہ اُنھوں نے اپنا حق ادا کردیا، جب کہ آج ضرورت اِس بات کی ہے کہ تحریر و تقریر کے ساتھ عملی اقدام بھی کیے جائیں، جیسا کہ ہندوستان کی آزادی میں ہر طبقے سے مجاہدین نکلے اور پھر سبھوں نے اجتماعی طور پر اقدام کیے تھے۔ بالخصوص اُس وقت بڑی حیرت ہوتی ہے کہ ایک طرف تو سناتن دھرم کے مذہبی گُرو پیار۔ پریم اور سادھنا وسد بھاؤ کے اصولوں پر چلتے ہوئے ہولی منانے کا پیغام دیتے ہیں لیکن دوسری طرف اُنھیں کے ماننے والے اور اپنے آپ کو سناتن دھرم کے پرستار کہنے والے اِس طور پر ہولی مناتے ہیں کہ مذہب و کلچر سے لے کر سیاست و معاشرت ہر سطح پر انسانیت شرمسار نظر آتی ہے اور کیا اقلیت اور کیا اکثریت ہر طبقے کے افراد شرپسندوں کا نشانہ بنتے ہیں، لہٰذا اِس طرح کے مسائل پر محض یہ کہہ دینے سے کام نہیں چلے گا کہ یہ سب اہل سیاست جانیں بلکہ اُنھیں اپنی ذمہ داری زبانی اور عملی دونوں سطحوں پر نبھانی ہوگی اور اپنے ملک و معاشرت کو ہر طرح کے شرپسندوں سے محفوظ رکھنا ہوگا۔ ☆☆☆

ٹرمپ کی ویزا پابندیوں سے چین کو ہی فائدہ، امریکی حکمت عملی اُلٹی پڑنے کا خدشہ

ٹرمپ کی ویزا پابندیاں چین کے اتحادی ممالک کو نشانہ بنا رہی ہیں، مگر یہ حکمت عملی اُلٹی پڑ سکتی ہے۔ متاثرہ ممالک امریکہ سے دور ہو کر چین کے قریب جاسکتے ہیں، جس سے بیجنگ کا عالمی اثر مزید بڑھے گا

اشوک سوین

جب ڈونلڈ ٹرمپ 2017 میں پہلی بار امریکہ کے صدر بنے تو ان کے ابتدائی اور متنازع اقدامات میں سے ایک سفری پابندی تھی، جسے عموماً 'مسلمانوں پر پابندی' قرار دیا گیا۔ اس فیصلے کے تحت یمن، شام، ایران، لیبیا اور صومالیہ جیسے مسلم اکثریتی ممالک کے شہریوں کے امریکہ میں داخلے پر پابندی عائد کردی گئی تھی۔ اس اقدام کو امتیازی قرار دے کر شدید تنقید کا نشانہ بنایا گیا اور امریکہ بھر میں مظاہرے اور قانونی جنگیں شروع ہوگئیں۔ تاہم 2018 میں امریکی سپریم کورٹ نے اس پابندی کو برقرار رکھا، جس سے امیگریشن کے معاملے پر ٹرمپ کے سخت موقف کو تقویت ملی، خاص طور پر مسلم ممالک کے خلاف۔ اب ٹرمپ اپنے دوسرے دورِ صدارت کے پہلے 50 دنوں میں اس سے بھی وسیع سفری پابندی نافذ کررہے ہیں، جس سے تقریباً 43 ممالک متاثر ہوں گے۔ اس بار مسلم ممالک کے بجائے چین کے قریبی اقتصادی یا سیکیورٹی شراکت دار نشانے پر ہیں۔ ان میں پاکستان، لاؤس، میانمار، ترکمانستان اور کئی افریقی ممالک شامل ہیں، جہاں چینی سرمایہ کاری زیادہ ہے۔

پہلی پابندی مذہبی اور سکیورٹی بنیادوں پر تھی، مگر نئی حکمت عملی اقتصادی اور جغرافیائی سیاسی مقاصد پر مبنی ہے۔ چین کے بیلٹ اینڈ روڈ انیشیٹو (بی آر آئی) سے فائدہ اٹھانے والے افریقی اور ایشیائی ممالک اس فہرست میں شامل ہیں۔ ٹرمپ انتظامیہ ان پر دباؤ ڈال کر چین پر ان کا انحصار کم کرنا چاہتی ہے۔ ٹرمپ کی پہلی سفری پابندی اسلام کو قومی سلامتی کے خطرے سے جوڑنے والی بیان بازی سے متاثر تھی۔ تاہم، اپنے دوسرے دورِ صدارت میں ان کی توجہ بدل چکی ہے۔ اب اس فہرست میں ایران، وینزویلا اور شمالی کوریا جیسے امریکہ مخالف ممالک کے ساتھ ساتھ پاکستان، بیلاروس، کمبوڈیا اور کئی افریقی ممالک شامل ہیں، جنھیں نشانہ بنا کر چین کے اثر و رسوخ کو محدود کرنے کی حکمت عملی نظر آتی ہے۔

اس فہرست میں ہیٹی اور بھوٹان غیر متعلقہ معلوم ہوسکتے ہیں، مگر چین نے حال ہی میں ہیٹی میں اقوام متحدہ کے امن مشن کی توسیع کی حمایت کی تھی اور وہاں استحکام کے لیے عزم کا اظہار کیا تھا۔ اسی طرح 2017 میں ہندوستان کے ساتھ ڈوکلام تنازع کے بعد چین اور بھوٹان کے تعلقات میں بہتری آئی ہے۔ پہلی پابندی کو مذہبی اور سلامتی کے جواز پر جائز ٹھہرایا گیا تھا، لیکن یہ نئی پالیسی اقتصادی اور جغرافیائی سیاسی مقاصد پر مبنی ہے، یعنی چین کے بڑھتے ہوئے اثر و رسوخ کو روکنا۔ ان میں سے کئی افریقی اور ایشیائی ممالک چین کے بیلٹ اینڈ روڈ انیشی ایٹو (بی آر آئی) کے تحت بنیادی ڈھانچے، بجلی اور ٹیکنالوجی میں چینی سرمایہ کاری سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ ٹرمپ انتظامیہ ان پر دباؤ ڈال کر چین پر ان کے انحصار کو کم کرنے کی کوشش کررہی ہے۔ یہ حکمت عملی امریکہ اور چین کی بڑھتی ہوئی رقابت کو ظاہر کرتی ہے۔ ٹرمپ چین کے عالمی اثر و رسوخ کو محدود کرنے پر زور دیتے رہے ہیں، خاص طور پر تجارت، فوجی طاقت اور عالمی اتحادوں میں۔ تاہم، ان ممالک پر سفری پابندیاں الٹا اثر ڈال سکتی ہیں۔ ان ممالک کے امریکہ سے دور ہوکر چین کے قریب ہونے کا خدشہ ہے، کیونکہ ان کے پاس بیجنگ کے ساتھ تعلقات مستحکم کرنے کے سوا کوئی چارہ نہیں بچے گا۔

یہ پہلی بار نہیں کہ امریکہ ایسی غلطی کررہا ہے۔ کئی سالوں سے واشنگٹن افریقہ میں چین کے بڑھتے اثر و رسوخ پر تشویش ظاہر کرتا آیا ہے، مگر دوسری طرف اس خطے میں اس کا اپنا رابطہ کم ہورہا ہے۔ 2024 میں چین اور افریقہ کے درمیان تجارت تقریباً 296 ارب ڈالر تک پہنچ گئی، جبکہ اسی مدت میں امریکہ اور سب صحارا افریقہ کے درمیان تجارت صرف 72 ارب ڈالر تھی۔ چین نے افریقی بنیادی ڈھانچے اور ترقیاتی منصوبوں پر اربوں ڈالر خرچ کیے ہیں، جبکہ امریکہ نے زیادہ تر پابندیوں اور شرائط پر انحصار کیا ہے۔ نتیجتاً، افریقی ممالک چین کو زیادہ قابل بھروسہ شراکت دار سمجھنے لگے ہیں۔ اگر امریکہ اسی روش پر چلتا رہا تو وہ ترقی پذیر ممالک کو خود سے مزید دور کردے گا اور وہ بیجنگ کے اثر و رسوخ میں اور مضبوطی سے شامل ہوجائیں گے۔

ٹرمپ کی یہ حکمت عملی امریکہ کے سفارتی اور اقتصادی اثر و رسوخ کو بھی نقصان پہنچا سکتی ہے۔ ایشیا اور افریقہ کے کئی ممالک تاریخی طور پر امریکہ اور چین دونوں سے تعلقات رکھتے ہیں۔ ویزا پابندیاں نہ صرف ان کے سفارتی تعلقات کو متاثر کریں گی بلکہ امریکی کمپنیوں کے لیے ان بازاروں میں مسابقت بھی مشکل بنادیں گی، جہاں چین پہلے ہی حاوی ہے۔ اس کے علاوہ، یہ ویزا پابندیاں امریکہ کی عالمی برتری کو کمزور کرسکتی ہیں۔ ٹرمپ کے پہلے دور میں ان کی سفری پابندیوں کو انسانی حقوق کے گروپوں اور عالمی اتحادیوں کی جانب سے مخالفت کا سامنا کرنا پڑا تھا۔ اب چین کے اقتصادی شراکت داروں کو نشانہ بنانے والی یہ پالیسی بڑے پیمانے پر ردعمل کو جنم دے سکتی ہے۔ ٹرمپ کی امیگریشن پالیسی اب قومی سلامتی کے بجائے اقتصادی اور سیاسی مفادات کے لیے استعمال ہورہی ہے۔ تاہم یہ حکمت عملی چین کو محدود کرنے کے بجائے اس کے اثر و رسوخ میں اضافے کا سبب بن سکتی ہے۔

ٹرمپ کے پہلے دورِ صدارت میں ان کی سفری پابندی کو وسیع پیمانے پر اسلام مخالف قرار دیا گیا تھا، مگر ان کے دوسرے دور میں اس کا مقصد مختلف ہے: چین کے اتحادیوں اور اقتصادی شراکت داروں کو نشانہ بنانا۔ تاہم، چین کو الگ تھلگ کرنے کے بجائے یہ پالیسی الٹا اس کے اثر و رسوخ کو مزید مضبوط بنا سکتی ہے۔ امریکہ کو افریقہ میں اپنی ناکام حکمت عملی سے سبق سیکھنا چاہیے: جب اقتصادی مواقع داؤ پر ہوں تو دھمکیاں اور پابندیاں مؤثر ثابت نہیں ہوتیں۔ اگر واشنگٹن واقعی چین کے اثر کو کم کرنا چاہتا ہے تو اسے صرف رسائی محدود کرنے کے بجائے ترقی پذیر ممالک کو مسابقتی متبادل فراہم کرنے چاہئیں۔ ان ممالک کو خود سے دور کرنے کے بجائے امریکہ کو ان کے ساتھ اقتصادی روابط کو بڑھانے، سرمایہ کاری کو فروغ دینے اور شراکت داری کو مضبوط کرنے پر توجہ دینی چاہیے۔ بصورتِ دیگر، یہ سفری پابندیاں عالمی تجارت اور سفارت کاری میں چین کے کردار کو مزید وسعت دینے میں معاون ثابت ہوں گی۔

(اشوک سوین سویڈن کی اپسالا یونیورسٹی میں پیس اینڈ کنفلکٹ ریسرچ کے پروفیسر ہیں)

مضمون و مراسلہ نگار کی آراء سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں

مالک، پبلشر، پرنٹر و ایڈیٹر تقدیس فاطمہ رضوی نے گروپ 5 پبلیکیشن 55بی۔ وزیر حسن روڈ، لکھنؤ سے چھپوا کر پہلی منزل مسجد نور محل ساکیت پلی نرہی، لکھنؤ سے شائع کیا۔ ریزیڈنٹ ایڈیٹر: ڈاکٹر ہارون رشید

Proprietor, Publisher, Printer and Editor, Taqdees Fatima Rizvi printed at Group 5 Publication, 55B, Wazir Hasan Road, Lucknow, and published from Masjid Noor Mahal, First Floor, Saket Palli Narhi, Lucknow. , Resident Editor: Dr. Haroon Rasheed, avadhnama@gmail.com, Ph:0522-3506829, 9335135181

www.avadhnama.com
AVADHNAMA

ادب نامہ | اودھ نامہ
لکھنؤ، اتوار ۲۳؍ مارچ، ۲۰۲۵

نئے ادبی نظام میں اجارہ داری

اقبال مجید

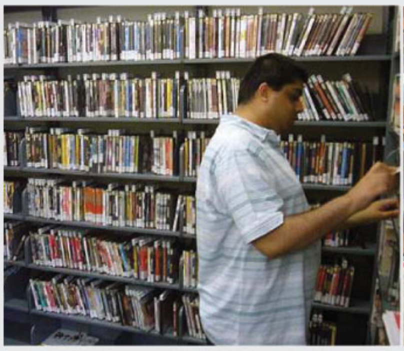

اگر ہماری نئی ادبی صورتِ حال ادب کی ریاست کا میٹا مارفاسس کسی سبب سے سیاسی ریاست کے سسٹم کی شکل میں کر رہی ہے اور ادب میں Political State کے طور طریقے اور اوزار استعمال کر رہی ہے تو اس کے ساتھ یہ بھی لازم ہوگا کہ ادب کی مملکت کے دبے کچلے عوام یعنی ادیب اپنے مفادات کے لیے ادبی پارٹیاں بنا کر اپنا تحفظ کریں، جن کے اپنے جھنڈے ہوں، ان کے گروہوں میں سیاسی قتل کی طرح ادبی قتل ہوں، جلوس نکلیں، پوسٹر لگیں۔ اور یہاں بھی اُن سارے اوزاروں کا استعمال ہو جو (Political State میں ہوا کرتا ہے۔ کوئی گروہ مخالف گروہ کے بے چارے زید کو خراب کہہ کر بھوک ہڑتال پر بیٹھے گا تو زید کی پارٹی کا ہائی کمان گروہ مخالف کے گھر کی کھڑکیاں تڑوائے گا اور فرنیچر میں آگ لگائے گا اور پھر بالادستی کی ہوس خودکش بمباروں کے خاک و خون سے بھی بجھائے نہ بجھے گی۔ پھر نہ کوئی leftist رہ جائے گا اور نہ جماعتی، سب اپنے ہائی کمانوں کی بخشی خلعتِ فاخرہ کے حصول کے دیوانے ہوں گے۔

میرے عہد کا ابتدائی دور

میں نے نصف صدی پیشتر ادب کی دنیا میں باضابطہ قدم رکھا تھا۔ میرے ساتھیوں میں کچھ تو مرکھپ گئے، کچھ تھک چکے اور بعض اب بھی تواتر سے نہ سہی، کبھی نہ کبھی لکھ رہے ہیں۔ اپنے دور کے آغاز میں ہم نے تخلیق کے لیے ایک بے لوث اور مشفقانہ فضا پائی تھی۔ ادبی اختلافات اس وقت بھی تھے لیکن ان اختلافات کا احترام ہم سب پر اس لیے واجب تھا کہ وہ ہماری ادبی تہذیب کا بنیادی جزو تھا۔ اُس وقت کی ذہن ساز شخصیتوں کے نام گنانے کی ضرورت نہیں کہ نئے اور پرانے ادیب، سب انھیں جانتے ہیں۔ اُس وقت بھی پرانی تحریکیں موجود تھیں اور نئے رجحانات کا دور دورہ تھا۔ عقائد اور خیالات کا ٹکراؤ ہو رہا تھا لیکن بدمزگیاں ایسی نہ تھیں کہ زبان کی کڑواہٹ سے متلی آنے لگے کہ شب خون کی ادارت میں احتشام حسین کا نام بھی تھا۔

سرور صاحب، احتشام صاحب، ڈاکٹر گوپی چند نارنگ، ڈاکٹر محمد حسن، شمس الرحمن فاروقی کے علاوہ پورے ملک کے جامعات کے دانشور ایک پلیٹ فارم پر بیٹھتے تھے۔ اور سب سے بڑی بات یہ تھی کہ ہر سمینار میں یہ تمام حضرات اپنے موقف اور خیالات کے اظہار میں ہر اعتبار سے مخلص اور دوسروں کے خیالات کے ہمدرد نظر آتے تھے خواہ اختلاف ہی کیوں نہ ہو۔ ہم اور ہماری نسل کے لکھنے والے ان کی گفتار اور تحریروں کو توجہ سے جذب کرنے کی کوشش کرتے تھے اور اسی کے ساتھ ساتھ بلراج مین را سے لے کر قاضی عبدالستار تک سب اپنی اپنی جگہ بنا رہے تھے اور اپنے تخلیقی عمل کے چراغ کی لو تیز کر رہے تھے۔ بہار، دہلی، علی گڑھ اور لکھنؤ ایک فضا اور ایک سُر میں سرگرمِ عمل تھے۔ اسی سرگرمی میں کئی نئے نام مختلف اصناف میں اپنی اپنی شناخت یا تو بنا چکے تھے یا بنانے کے عمل سے گزر رہے تھے۔ اس وقت کے ادبی رسائل کو شروع صفحات سے پڑھا جاتا تھا، آخر کے صفحات سے نہیں جہاں قارئین کے خطوط برائے نام ہوا کرتے تھے۔ ان رسائل کے انتظار میں ایک عجیب بے چینی سی رہا کرتی تھی۔ اُن میں سے ایک دو ایسے رسالے بھی تھے جن کے مدیر بیوی کا زیور گروی رکھ کر نکالا کرتے تھے، مثلاً عابد سہیل کے ماہنامہ 'کتاب' کی کیفیت تو مجھ سے چھپی نہ تھی۔

کسی دن منظر بدلتا ہے

منظر بدلنے کا دن اور تاریخ وہ لوگ بھی نہیں بتا سکتے جو اُن دنوں ہمارے لیے روشنی کے مینار تھے اور ان میں سے آج بھی کچھ زندہ ہیں۔ اگر ان اتی میں ظہور پانے والے ادیبوں سے پوچھا جائے تو تبدیلی کا احساس رکھتے ہوئے بھی وہ دن اور تاریخ نہ بتا پائیں گے۔ سب سے بڑی تبدیلی عام ماحول میں محسوس کی گئی۔ ایک ہلکے پن کی، کھلنڈرے پن کی، حق سے زیادہ خود کو نمایاں کرنے کی، طول طویل منزل کے راستے کو چھوٹا اور مختصر کرنے کی، عام اور نازیبا بڑبولے پن کی، مضحکہ پسندی کی، سنجیدہ گفتگو، سنجیدہ مطالعے اور سنجیدہ محفلوں سے بیزاری کی، پگڑیاں گرانے، اچھالنے یا اُتارنے کی، سازشوں اور منافقتوں کی پسماندہ، نیم خواندہ، غیر شریفانہ طبقے کے پس منظر سے نکل کر دلوں میں ادب کا شوق لے کر آنے والوں کی۔ یہ سب تبدیلیاں آپس میں گھل مل کر اور ایک نئی اجتماعی شکل میں ڈھل کر غیر محسوس طریقے سے ادبی فکر کو، ادبی کردار کو اور ادبی رسائل کو اپنے رنگ، اپنے طرزِ احساس، اپنی طرزِ فکر اور اپنے طرزِ اظہار کے سانچوں میں دبے پاؤں یوں اتار رہی تھی جیسے آنکھوں میں نیند اُترتی ہے۔

منظر اور بدلتا ہے

یہ منظر آپسی دوریوں کو بڑھانے، رنجشوں کو اُگانے، نفرتوں کو بونے اور ایک سرد بے مہری اور بے حسی کے گہرے جیسی دھند کا منظر ہے، لوگوں کے سہم جانے کا منظر ہے، بہت احتیاط سے کچھ بولنے کا منظر ہے، کچھ لکھنے سے پہلے یا تو کچھ بھی نہ سوچنے یا پھر سوچتے ہی رہنے اور کچھ بھی نہ لکھنے کا منظر ہے۔ انا کی تلواریں اور چھریاں چمکانے اور لہرانے کا منظر ہے اور اپنے اپنے میمنہ اور میسرہ درست کرنے کی فکر میں لگ جانے کا منظر ہے، سرحدیں وضع کرنے اور چوکیاں تعمیر کرنے کی اور نقشہ بندی کا منظر ہے۔ ادب کی ریاست کا سیاسی ریاست (Political State) کی شکل میں میٹامارفاسس کیے جانے کی تدبیروں کا منظر ہے۔ ادب کو نئی اقدار سے نوازنے کی تیاری کا منظر ہے۔

اب نئے مناظر جوان اور میں بوڑھا ہو چکا ہوں

اب میں پچھتر برس پورے کر چکا ہوں۔ میرے عہد کے کچھ بڑے اور کچھ چھوٹے ادیب اب بھی موجود ہیں، میں ان کے دل کا درواب کی موجودہ فضا کر لے کر نہیں جانتا۔ وہ نالاں ہیں، یا متفکر ہیں یا پھر مطمئن ہیں، کچھ بھی یقین سے نہیں کہہ سکتا۔ میرے عہد کے وہ روشنی کے منارے جو آج بھی حیات ہیں اور میری دعا ہے کہ ان کی عمر اور لمبی ہو، وہ ادب کی عمومی صورتِ حال میں خود کو پاکر کیسا محسوس کر رہے ہیں، میں نہیں کہہ سکتا۔ لیکن میں بار بار ایسا محسوس کر رہا ہوں کہ ہمارے عہد کے ادبی ماحول کی خوبیاں اور اس کا حسن بالکل اسی طرح تبدیل ہوتا جا رہا ہے جس طرح گلوبل وارمنگ آج دنیا کو متاثر کر رہی ہے۔ مانتا ہوں کہ تبدیلی برحق ہے لیکن اگر تھرمامیٹر خود کو گھاس چھیلنے کے کھرپے میں تبدیل کر لے، انٹرا کٹکا ریگستان میں بدلنے لگے تو دل دہلے گا۔ ان غیر معمولی تبدیلیوں کی طرف متوجہ کرنے سے پہلے یہ واضح کر دوں کہ میں کسی فرد یا جماعت کو اس کا مورد الزام قرار نہیں دے سکتا۔ خوفناک تبدیلیاں ادب کی جو عمومی فضا میں اس کے کردار اور اس کے عملی رویوں میں، اس کے بنیادی مقاصد میں، اس کے Discipline میں ہو گئی ہیں یا جن کا غلبہ ہے، مندرجہ ذیل ہیں۔

بنیادی تبدیلی:

ادبی ریاست (Literary State) بہ نام سیاسی ریاست (Political State) مجھے لگتا ہے کہ اب میرے عہد کی ادبی ریاست (Literary State) (اگر اسے یہ نام دینا غلط نہیں) تو اپنی خصوصیات اور شناخت ترک کرتی جا رہی ہے اور ایک Political State یا سیاسی ریاست کا روپ دھار رہی ہے۔ جس طرح سیاسی ریاست کا مرکز اس کا حاکم یا حکمراں طبقہ ہوا کرتا ہے، ہماری ادبی صورتِ حال میں بھی اپنی اقلیم میں ایک نئی نوعیت کی ایک نئی سپریم اتھارٹی قائم کرنے کا شدید رجحان پیدا ہو چکا ہے اور یہ بلند اختیاری طاقت اور اپنا اثر و رسوخ انھیں ہتھکنڈوں سے حاصل کر رہی ہے جن سے کسی سیاسی ریاست (Political State) کا حکمراں حاصل کرتا رہا ہے۔ جولائی تا ستمبر ۲۰۰۹ء کے 'اردو ادب' دہلی کے صفحات پر 'الفاظ کے وارث' کے عنوان سے سیّد خالد قادری کا مضمون ہمیں مطلع کرتا ہے کہ سیاسی ریاست میں کچھ طاقتور الفاظ کے وارث ہوا کرتے ہیں جو اس ریاست کے عصری، سماجی اور سیاسی نظام کو حسبِ حالات reinforce بھی کر سکتے ہیں اور subvert بھی۔

یہی ذہن ساز لوگ الفاظ کے وارث کہلاتے ہیں، اور کوئی سیاسی نظام کتنا ہی قابلِ ستائش کیوں نہ ہو اس کے استحکام کی ضمانت نہیں دی جا سکتی جب تک الفاظ کے یہ وارث اس کے حق میں اپنا منہ نہ کھولیں اور اس کی حمایت میں بولتے اور لکھتے نہ رہیں۔ اس اعتبار سے دیکھا جائے تو نظام خواہ مرلی منوہر جوشی کا ہو یا بہن جی مایاوتی کا، اپنے قصیدہ خواں الفاظ کے وارثوں کے آگے چند ٹکڑے ڈالنا اس نظام کی مجبوری ہوا کرتی ہے۔ قادری کا مضمون ہمیں یہ معلومات بھی فراہم کرتا ہے کہ کسی State کے الفاظ کے ورثا میں اپنی منفرد شناخت بنائے رہنے کی شدید خواہش ہوتی ہے اور اسی کے ساتھ دوسروں کے مقابلے میں ان کی انا بھی زیادہ طاقت ور ہوا کرتی ہے۔ اس کی تائید کے لیے نپولین کا یہ قول بھی نقل کیا گیا ہے: "انا یا تمکنت انقلابات کا باعث ہے، آزادی کا حصول تو ایک بہانہ ہے"۔ State کے یہ دانشور جن میں شاعر اور ادیب شامل ہیں، کچھ اس طرح مسائل میں گرفتار رہتے ہیں اور اپنے مخالفین سے نبرد آزما رہا کرتے ہیں کہ انھیں اپنے ناکام رہ جانے کا دھڑکا لگا رہا کرتا ہے۔ ان کی نفسیات ان کے اندر ایک طرح کا بڑبولا پن پیدا کر دیتی ہے اور ان کا سب سے بڑا مسئلہ ان کی انا کو محفوظ اور مستحکم رکھنے کا ہوا کرتا ہے۔

قادری کی تحریر کے مطابق سیاسی ریاست کے الفاظ کے وارث انقلابات لانے کے لیے ریاست کے عوام کے ایک مخصوص عقیدے کو ختم کر کے دوسرے کے لیے جگہ بنانے کا کام اس لیے کرتے ہیں کہ زیادہ تر لوگ اپنی لاحاصل، بنجر اور بے مایہ زندگیوں کا بوجھ کسی یقین یا عقیدے کی روشنی کے بغیر نہیں ڈھو پاتے۔ انھیں کچھ نہ کچھ ایسا چاہیے جو ٹھوس اور قابلِ بھروسہ ہو۔ ریاست کے الفاظ کے وارثوں کی انا اپنی برتری کی تشہیر اور اس کا دفاع (خود کی ناکامی کے امکان کے سدِ باب کے لیے) بڑھ چڑھ کر کرواتی ہے اور یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ ریاست کے عوام یقین و عقیدے کی خود ضرورتی کے سبب الفاظ کے وارثوں کے دفاع کو بھی تقدس کے درجے تک لے جاتے ہیں۔

نئے ادبی نظام کے بلند اختیار نگراں

قادری نے الفاظ کے وارثوں جن میں فنکار، شاعر، ملا اور خطیب وغیرہ شامل ہیں، کی نفسیات، ترجیحات، تحریک پسندی، دشواریاں، ریاست سے ان کا رشتہ وغیرہ بتا کر اپنی بات ختم کر دی ہے لیکن میری الجھن یہ ہے کہ کیا دنیا کی عام تبدیلیوں کے ساتھ ہماری ادبی ریاست میں کچھ منفی رجحانات داخل ہو چکے ہیں جس نے ایک نئے ادبی نظام کو وضع کرنے کا میلان پیدا کر دیا ہے اور وہ روز بروز بڑھتا جا رہا ہے اور یہ میلان کیا ایسے ادبی نظام کے فروغ کو تقویت دے رہا ہے جس میں اس نظام کے بلند اختیار نگراں پیدا ہوں اور ان کی ترجیحات میں بھی کسی ادبی نظام کو حسبِ حالات reinforce کرنا یا subvert کرنا داخل ہے اور کیا انھیں کسی کمپنی کے Managing Director کی طرح ایسی بالادستی حاصل ہے کہ ادب کی کمپنی کا کوئی بھی کارنامہ یا ادب پارہ اپنے استحکام کی ضمانت نہیں پا سکتا جب تک یہ اس کے حق میں اپنا منہ نہ کھولے اور اس کی حمایت میں بولتی اور لکھتی نہ رہے۔

کیا مملکتِ ادب کوئی کمپنی یا سیاسی نظام ہے؟

نئے ادبی نظام کے بلند اختیار نگراں فرد، یا طبقہ اپنی ترجیحات کے سبب ہمارے ادبی نظام کو Political State کے نظام پر تو قائم نہیں کر رہا جس کا کچھ ظاہر اور کچھ خفیہ ایجنڈا ہوا کرتا ہے اور افلاطون کی ریاست کے، الفاظ کے وارثوں کی طرح اس کا بھی پہلا شوق ادب کے کسی نظام کو معطل کرنا، نافذ کرنا یا بے دخل کرنا ہے اور جنھیں افلاطون مملکت سے نکال دینے کا خواہاں تھا تو کیا ہمارا نیا ادبی نظام جس کی ترجیحات نئے میلانات کے سبب بدل گئی ہیں، سپریم اتھارٹی کے منصب اور دائرۂ اختیار اور قوت کو مجرمانہ حد تک فروغ تو نہیں دے رہا ہے۔

تو کیا یہ گہری تشویش کی بات نہیں کہ جانے انجانے اپنے نئے چہرے اور اختیارات کے ساتھ معاون متون کے شعبے کا یہ دانشور کمپنی کا ایک کامیاب منیجر بننا پسند کر رہا ہے اور ادبی نظام کو یہ دکھا رہا ہے کہ نظام کی تکمیل اس کے ہاتھ میں ہے۔ اگر وہ اپنا حقیقی منصب ترک کر کے سیاسی ریاست کے کامیاب opinion maker کی رعونت، طاقت اور ہٹ دھرمی کا چولا پہن رہا ہے اور آزادیِ اظہار جس کے لیے ڈھکوسلہ ہے جب کہ درحقیقت اس کے پردے میں ادب کی نئی ریاست کا یہ منیجر اپنی انا کی تسکین، اپنی منفرد شناخت اور اپنے ایجنڈے کی تکمیل کا خواہاں ہے۔

اگر ہمارے اس نئے نمونے کے نقاد کو ہمارے ادب نے اپنے معاون متون مثلاً تنقید اور تحقیق وغیرہ کی آبرو بڑھانے کا کام سونپ رکھا تھا اور جس کا مرکز ادب اور صرف ادب تھا لیکن ہماری بدقسمتی سے اس بنیادی مرکز کو چھوڑ کر اس کو ایسی بلند اختیار منیجری اور اس کی ذیلی آرائش اور ایسے اختیارات جن پر کوئی روک ٹوک نہ ہو اس کا دبدبہ وغیرہ پسند آ چکا ہے تو ایسی صورت میں اس نئی نوعیت کے ناقد کی اپنے کام سے کہیں زیادہ اس پر دیگر انتظامی ذمہ داریوں، غیر ادبی اور غیر دانشورانہ کاموں کے بوجھ کے نیچے دبے رہنے سے اسے اپنے بنیادی مقدس کام اور ذمہ داری کو دیانت داری سے پورا کرنے کی نہ صلاحیت رہ جائے گی اور نہ فرصت تب کیا آصف فرخی کی یہ شکایت اس پس منظر میں بجا ہوگی: "وہ (نقاد) کتابوں یا ادب پاروں کے درمیان سفر کرتے ہوئے انسلاکات اور ربط تلاش کرنے کے عمل سے نہیں گزرتے اور اپنی تنقید کو تخلیق کا تابع نہیں بناتے بلکہ تخلیق کا احتساب کرتے ہیں اور اس پر بندش لگاتے ہیں"۔ سوال یہ ہے کہ کیا نئی مسموم صورتِ حال میں ہمارے بعض نقاد اپنے مقدس رتبے سے اتر کر کسی کمپنی کے منیجر جیسے نہیں بنتے جا رہے ہیں۔

معاون متن کی تطبیقی متن سے بیزاری کیوں؟

تنقید کے بارے میں ہمیں بتایا گیا ہے کہ وہ ادب کے معاون متون میں سے ایک ہے اور ناقد کا بنیادی سروکار ادبی متن سے ہے۔ تو کیا کہیں ایسا تو نہیں کہ ہمارا ناقد ادبی نظام میں نئی بااختیار اور بلند جگہ بنانے کے لیے ادبی متون میں سر کھپانا تضیع اوقات سے بھی بدتر سمجھتے ہیں۔ کسی دوسرے بلند مرتبے پر پہنچنے کے لیے ادبی متن کو اسی طرح حقیر فقیر تو نہیں سمجھتے جس طرح سیاسی ریاست کا وارثِ الفاظ، کمزور ملک کے راجہ کو منہ لگانے کے بجائے عوام سے نظر بازی کرنے میں زیادہ فائدہ محسوس کرتا ہے۔ تو کیا ہمارا نیا الفاظ کا وارث ادبی متون سے ساز باز کرنے کے بجائے اور مملکت ادب کے معاون متن کو وقار بخشنے کے بجائے اسی طرح اقتدار کے حصول کے مقصد پر خود کو لگا رہا ہے جیسے سیاسی ریاست کے الفاظ کا وارث لگاتا ہے۔ تو کیا ادب کے معاون متن کی چاکری کرنے والے کی بھی وہی نفسیات ہے اور وہی نفسیات اس کی ترجیحات بھی متعین کر رہی ہے۔ اگر وہ تخلیق کی "بہتر، حساس اور عمیق تر تفہیم" کو ترجیح دیتا تو اُن اوزاروں کو استعمال کرتا جن کو وہ کبھی تخلیقی تنقید کے لیے کرتا تھا اور اس مقدس کام کے لیے کسی مزید بلند مرتبے اور غیر ادبی دبدبے کا طالب نہ ہوتا۔ اس طرح کے رجحان سے ہمارے بعض نقاد جانے انجانے زیادہ ہی متاثر ہو چکے ہیں۔

کیا جمہوری ریاست کے طرز پر ہمارا تنقیدی نظام بن رہا ہے؟

اپنے ادب میں نئی صورتِ حال سے پیدا ہونے والے شبہات مجھ سے پوچھتے ہیں کہ کیا ہماری تنقید ایک نئی ادبی تہذیب کے دور میں داخل ہو رہی ہے۔ جس طرح کوئی جمہوری ریاست سیاسی پارٹیوں کے نظام پر قائم ہوتی ہے اور بعد میں اسے ہائی جیک کر لیا جاتا ہے ویسے ہی کیا ہماری ادبی ریاست بھی پارٹیوں والا نظام اپنا رہی ہے جس کا اپنا اپنا مسلک ہوا کرتا ہے اور جہاں ملک کے عام مفاد سے زیادہ پارٹیوں کا بول بالا ہوتے دیکھا جا رہا ہے۔ یہ شبہات ہمارے دل میں آج کا ادبی ماحول کیوں بیدار کر رہا ہے۔ کیا پہلے بھی ایسی ہی فضا تھی۔ کیا باوجود دوسری شکایتوں کے ہمیں ادبی تنقید کے وارثوں مثلاً مجنوں گورکھپوری، کلیم الدین احمد اور احتشام حسین وغیرہ سے بھی اسی طرح کے رویے کے شکوک پیدا ہوئے تھے۔ اور کیا اُن لوگوں کے دور کی کارکردگی میں بھی ایسے ہی مشتبہ رجحانات پنپ رہے تھے۔ کیا یہ ناقد جو منیجر بن رہا ہے اور کمپنی کے ملازموں کی چہرہ نظری کرتا ہے، اسے اپنی اہمیت کم ہو جانے کا دھڑکا لگا رہتا ہے۔ کیا ادب میں اس نئے حکمراں کے سامنے ادیب کی حالت State کی عام رعایا جیسی ہوتی جا رہی ہے اور اس نئے حکمراں کو اپنے اقتدار کے لیے اپنی ادبی ریاست کے ایسے افسانہ نگار، شاعر اور دیگر معاون متون تیار کرنے والوں کی حاجت رہا کرتی ہے جو اپنی تقلی، بنجر اور بے مایہ تخلیقات کا بوجھ کسی عقیدے یا یقین کے بغیر نہیں ڈھو پاتے اور اپنے حکمراں کے کبھی ادبی، کبھی نیم ادبی اور کبھی غیر ادبی مسلک کی چھت کے نیچے رہ کر خود کو اور اپنی تخلیقات کو اسی طرح زیادہ محفوظ محسوس کرتے ہیں جس طرح ریاست کے عوام ریاست کے حکمراں کے مسلک کی چھت کے نیچے رہ کر محسوس کرتے ہیں۔ تو کیا ایسا ہے کہ ایسے خالی اور منتشر ذہنوں میں نظریے اور تھیوریوں کی روشنی جگانے کا کام ادب کی آبیاری کے لیے نہیں بلکہ اپنی برتری اور ادیب کو ایک مسلک کی لالی پاپ پکڑانے کے لیے کیا جاتا ہے، جس کو ریاست کے محکوم عوام کی طرح ادب کی اقلیم کا محکوم ادیب بھی برسوں چاٹتا اور چوستا رہتا ہے۔

کیا ہمارے تخلیق کار علم و فن سے بے بہرہ ہیں اور
کیا وہ ادب پارے کو خود مکتفی اکائی نہیں بنا رہے؟

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ادب کی یہ مسموم نئی فضا جانے یا انجانے تخلیق کار کو بھی اس دام میں شریک کرتی جا رہی ہے۔ اگر ہمارے تخلیق کاروں کو ایسے مجرمانہ ایجنڈوں کی شناخت کرنے کی صلاحیت نہیں اور ان کا علم اور ادراک انھیں خود احتسابی کا شعور نہیں دے سکا ہے تو انھیں لکھنا چھوڑ کر کیا فٹ بال یا کرکٹ نہیں کھیلنا چاہیے۔ ان میں سے کتنے ہیں جو خود کو اپنے گرد و پیش سے باخبر رکھتے ہیں، مطالعے میں غرق رکھتے ہیں، فاروقی یا نارنگ کو ڈسکس کرنے کے لیے نہیں بلکہ ان سے اکتسابِ علم کے لیے انھیں مہذب طور پر ٹوک سکتے ہیں۔ کیوں نہیں وہ اپنی تخلیقی سرگرمیوں میں اسی طرح سرگرداں ہوتے جیسے ہمارے مخلص الفاظ کے وارث رہا کرتے تھے اور بعض اب بھی رہتے ہیں۔ یہ میدان کل وقتی عمل مانگتا ہے، خون لگا کر یہاں شہید بن جانا ممکن نہیں۔ اس کھیل میں کوئی شارٹ کٹ نہیں، پُرخلوص لگن اور ریاض یہاں خداداد ذوق رکھنے والوں کے لیے بھی ضروری ہے۔ کہیں ان کی بے مائگی انھیں اس کھیل میں پھنسنے کے لیے مجبور تو نہیں کر رہی۔ کیوں کہ جس طرح ریاستی وارث الفاظ کو اپنے مطلب کے لیے بے خبر عوام درکار ہیں ویسے ہی ادب میں ادب کے منیجر کی مطلب براری بھولے بھالے مزدور، ادیبوں کی skilled labour کی مدد کے بغیر نہیں ہو پاتی۔ تو کیا ایسا ہو رہا ہے کہ ہمارے ادبی نظام میں بیشتر فن پارے خود مکتفی اکائی نہیں بن پا رہے اور اپنے معاون متن یعنی تنقید کو بھرپیٹ غذا نہ دے کر بھوکا رکھ رہے ہیں اس لیے تنقید بھی بے چاری ان غیر مکتفی اکائیوں کو ڈنڈی مار کر اور substandard باٹوں سے تول کر اپنی غذا manupulate کر لیتی ہے جب کہ اس کے برعکس 'آگ کا دریا' جیسی خود مکتفی اکائی تنقید کے ہاتھ لگ جائے تو بغلیں بجاتی ہوئی دیکھی جاتی ہے۔ اتنا تو ہم سب ہی جانتے ہیں کہ فن پارہ ایک خود مکتفی اکائی نہ تو کسی ناقد کے مشوروں سے بنتا ہے اور نہ ہونولولو کی کانفرنس میں ناقد کے ساتھ اس کا سوٹ کیس لاد کر چلنے سے۔

ہر سسٹم کی اچھائی اور برائی ساتھ آتی ہے

اگر ہماری نئی ادبی صورتِ حال ادب کی ریاست کا میٹامارفاسس کسی سبب سے سیاسی ریاست کے سسٹم کی شکل میں کر رہی ہے اور ادب میں Political State کے طور طریقے اور اوزار استعمال کر رہی ہے تو اس کے ساتھ یہ بھی لازم ہوگا کہ ادب کی مملکت کے دبے کچلے عوام یعنی ادیب اپنے مفادات کے لیے ادبی پارٹیاں بنا کر اپنا تحفظ کریں، جن کے اپنے جھنڈے ہوں، ان کے گروہوں میں سیاسی قتل کی طرح ادبی قتل ہوں، جلوس نکلیں، پوسٹر لگیں۔ اور یہاں بھی اُن سارے اوزاروں کا استعمال ہو جو (Political State) میں ہوا کرتا ہے۔ کوئی گروہ مخالف گروہ کے بے چارے زید کو خراب کہہ کر بھوک ہڑتال پر بیٹھے گا تو زید کی پارٹی کا ہائی کمان گروہ مخالف کے گھر کی کھڑکیاں تڑوائے گا اور فرنیچر میں آگ لگائے گا اور پھر بالادستی کی ہوس خودکش بمباروں کے خاک و خون سے بھی بجھائے نہ بجھے گی۔ پھر نہ کوئی leftist رہ جائے گا اور نہ جماعتی، سب اپنے ہائی کمانوں کی بخشی خلعتِ فاخرہ کے حصول کے دیوانے ہوں گے۔

ادب کا نیا سسٹم اور صاحبِ اقتدار کالونائزر

یہ تو ٹھیک ہے کہ کلیم الدین احمد کی نظر ادب پر تھی کالونیوں پر نہیں اور یہ بھی ٹھیک ہے کہ ان کے زمانے میں ادب کی پس ماندہ لیکن مالدار بستیاں دریافت ہی نہیں ہوئی تھیں لیکن میرے شکوک یہ ہیں کہ کالونیاں بنانے اور بسانے کی یہ ضرورت کہیں ہمارے نئے ادبی سسٹم کا تحفہ تو نہیں ہے۔ جب ادب کی ریاست کو سیاسی ریاست کے چولے میں بدلا جا رہا ہو اور نئے ادبی نظام کے وارث خود کو نئے دبدبے اور مرتبے پر دیکھنا چاہ رہے ہوں اور ایک سسٹم کو چھوڑ کر دوسرے کو اپنا رہے ہوں تو نئے سسٹم کی اچھائیاں اور برائیاں دونوں ہی ان کے حصے میں آنا فطری عمل ہے۔

اس سلسلے میں کسی بھی ایک فرد کو موردِ الزام ٹھہرانا انصاف نہ ہوگا بلکہ یہ صورتِ حال تو اس سسٹم کی ضرورت میں اسی طرح شامل ہوگی جس طرح کالونیاں بنانا سرکار دولتِ انگلشیہ کی ضرورت میں شامل تھا کہ اقتدار کی ہوس سیاسی مملکتوں کو اسی راستے پر ہانکتی ہے۔ ایسی فضا میں اگر اردو کی نئی بستیوں کے اندر عیسائی مشنریوں کی طرح کام کرنے کے لیے جایا جائے تو اسے بھی خدا ترسی نہیں بلکہ اپنا اثر و رسوخ پیدا کرنے کا بہانہ ہی کہا جائے گا۔

گویا اس ہتھکنڈے سے کیا الفاظ کے وارث کے اندر اپنے اقتدار کے استحکام اور منفرد شناخت کے جذبے کی آسودگی نہیں ہوتی۔ اس پس منظر کو لے کر اگر یہ احساس عام ہو جائے کہ اردو کی ریاست میں نئی بستیوں کے غیر خلاق اوصاف والے اگر مالدار ہی نہیں بلکہ ڈالر دار منشیوں اور حکیموں کو اپنی امارت کی چھت کے نیچے پناہ دے کر اور ان کی بنجر اور بے مایہ تحریروں کے لوہے کو اپنے لمس سے پارس بنا کر اور اپنی نئی کالونیوں میں جھنڈے گاڑ کر خود کو امر کر لینے کے فعل کا تعلق دور دور تک تخلیقی تنقید سے نہیں ہوا کرتا، تو اس میں حیرت کی بھلا کیا بات ہے۔

تحریکیں اور تجربے خود کو بار بار پڑھواتے ہیں

کیا یہ غلط ہے کہ ادب میں آنے والی تحریکیں اور تخلیق میں کیے گئے نئے تجربے بار بار اپنے کو پڑھواتے ہیں، اپنا تجزیہ کرواتے ہیں، انھیں ہر درجے اور سطح کے ادیب پڑھتے ہیں۔ پچھلی صف اور درمیانی صف کے ادیب بھی۔ ان سب کی قرأت سے ایک اجتماعی نگاہ کا ظہور بھی ایک وقت ہوتا ہے جو ان تجربوں کو اپنے طور پر دیکھتی ہے۔ یہ اجتماعی شعور اور نگاہ انفرادی نگاہ سے زیادہ سفاک ہوتی ہے، اس کا احتساب لاگ لپیٹ سے عاری ہوتا ہے۔ یہ نگاہ ایک دن ان تحریکوں اور تجربوں کی حقیقی خوبیوں کے ساتھ ان کے نہفتہ کو بڑوں کو جو پہلے یا تو دکھائی ہی نہیں دے رہے تھے یا دھندلے دکھائی دے رہے تھے، صاف اور واضح طور پر دیکھنے لگتی ہے۔ اگر وہ کل کرشن چندر کے کوبڑ دیکھ چکی تو کسی دن نیر مسعود کے کوبڑ بھی دیکھ لے گی۔ اس اجتماعی نظر نے اپنی آنکھوں سے یہ دیکھا ہے کہ ادب میں ایک لہر جس طرح اندرون یا داخل پر زور دینے کے لیے اُٹھی تو دوسری لہر بیرون یا خارج پر زور دینے لگی۔ لیکن اس تربیت شدہ اجتماعی نگاہ کے سامنے نفسیات کے نئے علوم نے یہ حقیقت بھی عیاں کر دی ہے کہ فطرتِ انسانی کو ایک پہلو قرار نہیں ملتا، وہ تخلیق سے اندرون اور بیرون کے خلاقانہ امتزاج کی طلب گار ہے۔ کسی اندھی سرنگ میں دیر تک رہنے سے اس کا دم گھٹتا ہے۔ خواہ کیوئی کتنی ہی وکالت کرے وہ 'شیشہ گھاٹ' کو گوارہ کر لیتی ہے مگر جب 'طاؤس چمن کی مینا' میں جذبہ اور معروضیت کا خلاقانہ امتزاج دیکھتی ہے تو پھڑک اُٹھتی ہے؛ وہ اقبال پر گردن ہلاتی ہے، احمد مشتاق پر چونکتی ہے مگر نظیر کے اس شعر پر دل پکڑ کر رہ جاتی ہے:

ملو جو ہم سے تو مل لو، کہ ہم بہ نوکِ گیاہ
مثالِ قطرۂ شبنم رہے، رہے نہ رہے

ان مسائل پر میرے اس سطحی تبصرے سے کہیں زیادہ بامعنی ڈسکورس ہمارے باخبر اور ذہین نقاد کرنے کی اہلیت رکھتے ہیں لیکن کیا ہماری نئی ادبی صورتِ حال کی یہ مجرمانہ بے کسی اور بے بسی ادب کے سنجیدہ موضوعات پر غور کرنے کے بجائے دوسرے نیم ادبی کاموں کی چاٹ ڈلواتی ہے۔ مثال کے طور پر قرۃ العین پر کتنی کتابیں آئیں، دیویندر اسر پر کتنا لکھا گیا، نیر مسعود پر کیا کام ہوا۔ عابد سہیل ایک کونے میں خاموش بیٹھا ہے، اس نئی ادبی فضا نے اسے سرگرم رکھنے کے لیے کون سے حوصلہ افزا قدم اٹھائے۔ اگر کوئی کچھ کرتا بھی ہے تو اپنی انا کی تسکین کے لیے، حسین الحق کو اسی ادبی فضا نے ایسے کون سے incentive فراہم کیے جو وہ ملک کی عمدہ لائبریریوں میں بیٹھ کر کام کر سکے اور اپنی صلاحیتوں کو صیقل کر سکے۔ ایسے ہی کتنے ہی اچھی صلاحیتوں کے ادیبوں کے لکھے پرچے اپنی انا کی تسکین کے لیے سجائی گئی سیمناروں کی جھانکیوں کے تماشوں کی گروہ بندی اور منافقانہ فضا میں اڑ جاتے ہیں اور چند چاپلوس سمینار کے منیجنگ ڈائرکٹر کے ساتھ دارو پینے بیٹھ کر اس کی کامیابی کا جام پیتے ہیں۔ کیا یہ M.D. انھیں کو پروموٹ نہیں کرتا جن سے اس کی کمپنی موٹی ہو اور اس کا P.R بڑھے۔ تنقید کو ہمارے عظیم فنی ایوانوں سے اکتا کر باہر نکال لانا، ویسے ہی جس طرح ناپسندیدہ فلم دیکھنے والے چائے پینے کے بہانے سنیما ہال سے باہر نکل آتے ہیں، آسان ہے۔ نقاد کا ادب کے بنیادی موضوعات کے عظیم ایوانوں سے باہر نکل آنا اور اقتدار کے تیل میں تلی اور انا کے نمک میں لپٹی مونگ پھلی ٹونگنا کیا ادب میں سیاسی ریاست یا کمپنی کے سسٹم کو کھینچ کر رائج کرنے کی سزا تو نہیں ہے، جس کا ایجنڈا بس طاقت جمع کروا اور راج کرو ہی ہوا کرتا ہے۔

بیگانگی کا حزن اور نئی ادبی صورتِ حال

ایڈورڈ سعید کا کہنا ہے کہ "بیگانگی کے اپاہج کر دینے والے حزن پر قابو پانے کی کوشش ظہور لے چکی ہے"۔ کیا وقت کی ستم ظریفی نے ہم سب کو اپنے ہی گھر میں جلاوطن کر دیا ہے۔ کیا اس جھنجھلاہٹ میں ہمارے بعض تنقیدی رویے ایک فاشسٹ ریاست کی سرکاری رائے کی تشکیل میں خود کو ڈھالنے کے مرتکب ہو رہے ہیں جس سے اختلاف کرنے میں ادیب کو ادب کی سلطنت سے بن باس دے دیا جاتا ہے اور کیا یہ دہشت مختلف شکلوں میں عام ہو کر ادیب کو اس کے اپنے ہی گھر میں جلاوطن کر رہی ہے، کیوں کہ ایسی سرد مہر اور غیر معاون فضا نہ تو ہمیں ن۔م۔ راشد کے فن کے حسن کی شناخت کی اہل رکھتی ہے اور نہ میراجی کے فن کے ابہام کی۔ تو کیا ان شاعروں کو بھی ہمارے دانشوروں کے رویوں اور تہذیبی بے حسی نے جلاوطن کر کے رکھ دیا تھا، یا پھر جلاوطنی کے احساس کی مختلف شکلیں بھی ہوتی ہیں۔ بقول ایڈورڈ سعید "فقدان کا ایک دائمی احساس کسی بھی جلاوطن کے ارفع ترین کارناموں کی جڑیں کھوکھلی کر کے رکھ دیتا ہے"۔ فقدان کی ذمہ دار ایک معنی میں ادب میں آنے والی وہ لہر بھی ہے جو الفاظ کی پروڈیوسر سے جرنیلی رویہ اختیار کروا کر ادیب کو اس کے پیدائشی وطن میں ہی جلاوطن کر دیتی ہے۔ فقدان کا احساس ذہنی طور پر ایسا مفلوج کرتا ہے کہ لوہار تلوار بنانا تو دور لوہا پگھلانا بھی بھول جاتا ہے۔

کہیں ایسا تو نہیں کہ جلاوطنی کی یہ نفسیات دھیرے دھیرے filter ہو کر نئے تعلیم یافتہ گروہوں اور ادب سے دل چسپی رکھنے والوں اور اس میدان میں اپنی صلاحیتیں آزمانے والی نئی نسل کی نفسیات میں خاموشی سے داخل ہو گئی ہے اور اب انھیں اپنے خوابوں کی تعبیر ادب کے بدلتے ہوئے مہاجنی کلچر سے ملنے کی امید ہو۔ کیوں کہ یہ مہاجنی کلچر پیسے کی بنیاد پر اور بازار کے اصولوں کے مطابق اسرافیت کے معیار پر نام نہاد literary product کو اپنی تشہیر کا راستہ دکھاتا ہے۔ کیا اسی کے نتیجے میں تو ہم یہ نہیں دیکھ رہے ہیں کہ بڑی بڑی تجارتی کمپنیوں کی طرح روزناموں اور میگزینوں کے صفحات خرید کر ادب کے نوآموز، ادب کے معاون متون سپلائی کرنے والے ایجنٹوں کو منہ مانگا معاوضہ دے کر فراہم کیے گئے خود پر لکھے ہوئے مضامین، خاکے، انٹرویو اور آرا کچھ نثری اور کچھ منظوم شکل میں، اپنی رہائش گاہ، اپنی گاڑی، اپنے کتوں، اپنے پرائیویٹ بار (BAR) اور اپنے عربی نسل کے گھوڑوں کی تصاویر کے ساتھ چھپوا لیا کرتے ہیں۔

ایسی صورت میں تو یہ بھی بعید از قیاس نہیں کہ فنکار ہر سال اپنی تخلیق کے ماڈل کی خصوصیات، بالکل اسی طرح بیان کروائے جس طرح نوکیا (NOKIA) کمپنی اپنے موبائل کے ماڈلوں کی کیا کرتی ہے۔ پھر تو یہ بھی بعید نہیں کہ ایک دن کسی ادبی کمپنی کے پیدا کیے افسانے یا غزل کی مارکیٹ میں گراوٹ کے سبب دلال اسٹریٹ کے سن سکس میں ایسی گراوٹ آئے اور اس کمپنی کا literary text ایسا پٹ جائے کہ ہمیشہ کے لیے بازار سے مقابلے کی سکت ہی ختم کر لے اور اس پروڈکٹ کے ناقد دانے دانے کو محتاج ہو جائیں۔ بار بار اندر ہی اندر یہ بوڑھا دل سہمی ہوئی آواز میں پوچھتا ہے، کہیں یہ بھی بیگانگی کے حزن کو بہلانے کی ایک صورت تو نہیں؟

اعتذار چہ معنی؟

کیوں اعتذار ہو؟ کس سے معذرت کی جائے۔ کیا کسی کو موردِ الزام ٹھہرا رہا ہوں میں اور کون ہوتا ہوں میں الزام دینے والا۔ میری آنکھوں کے سامنے کیا سب کچھ نہیں ہوا؟ پھر کیا کر لیا میں نے۔ کیا میری شخصیت اتنی بڑی تھی کہ اپنے عصر کی تعمیر ہوتی تاریخ کو اپنی پسند کے مطابق ڈھال لیتی۔ تحقیق کی مٹی خراب ہوتے اپنی آنکھوں سے دیکھ لی کہ مجھ جیسے چرپڑی چرپڑی کا شوربہ پر تحقیق کی تین ڈگریاں دی جا چکی ہیں اور یہ بدعت ابھی بھی جاری ہے۔ کیا کر لیا میں نے؟ کیسے کیسے اسکالر، پروفیسر اور عالم موجود ہیں آج جو مجھ سے کہیں زیادہ صاحب نظر، اہلِ علم اور اہلِ دانش ہیں جن کا میرا علم مرہونِ منت ہے۔ جب ایسے لوگ جن کی گانٹھ میں اعلا اور ارفع کارنامے ہیں، فقدان کی اس زہریلی وبا میں اپنے کارناموں کی جڑیں کھوکھلی ہو جانے کے زیاں سے نہیں ڈرتے تو مجھ کھوکھلے کے پاس کھوکھلا ہونے کو کیا رکھا ہے بھلا؟ چار کہانیاں لکھ کر قبر میں پیر لٹکائے بیٹھا ہوں، کانفرنسوں اور سمیناروں کے پھیکے، بے مایہ اور کچھ نہ ہاتھ آنے والے تماشوں کی سیر و تفریح کے لیے کسی بھی موسم میں سفر کی سوچ کر قلب الٹتا ہے۔ یہ تحریر آخری عمر کے دل کے درد کا ایک سیدھا سادا ٹوٹا پھوٹا بیان ہے جو چند روز کے لیے کسی ادبی رسالے کے دو چار صفحے بھر دے گا جس کے بعد جیتے جی میرے مزار پر شاید دو ایک قوالیاں ہو جائیں۔ ممکن ہے کسی دل جلے کو کچھ دیر کے لیے حال آ جائے اور وہ کچھ اچھل کود لے۔ چلیے چھٹی۔ جب آدمی اپنی کڑیل جوان اولاد کا غم بھول جاتا ہے تو ناک پر بیس روپے کے کپڑے کا ماسک باندھ کر اس وبا کو بھلانے میں کیا دیر لگے گی۔ زندگی کا احساس تمام اشیا کے رنگ برنگے احساسات سے کہیں زیادہ قوت مند امنگوں سے لبریز خوابوں سے بھرپور اور ان گنت رنگینیوں کا احساس ہے۔

□□□

(مشمولہ اردو ادب، شمارہ جنوری تا مارچ 2010
بشکریہ اطہر فاروقی، جنرل سکریٹری، انجمن ترقی اردو ہند، نئی دہلی)

فاشسٹ طاقتوں کوظلم وزیادتی اوردستور کی پامالی سے نہیں روکاتواگرآج مسلمانوں کانمبر ہے کل دوسروں کاہوگا

جو جمہوریت اور سیکولرزم پر یقین نہیں رکھتی ہیں، ان کو ملک کی ترقی اور فلاح و بہبود سے کوئی مطلب نہیں ہے،: مولانا فضل الرحیم مجددی

نئی دہلی۔وقف ترمیمی بل کے منفی اثرات کی طرف توجہ مبذول کراتے ہوئے آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کے جنرل سکریٹری مولانا فضل الرحیم مجددی نے کہاکہ آئین اوردستور کے خلاف مسلمانوں کونشانہ بنانے کی جوروش چل رہی ہے، یونفارم سول کوڈ کے ذریعہ آج مسلمانوں کوان کے مذہب پر عمل کرنے سے روکا جارہاہے یاوقف بل کے ذریعہ مسلمانوں کے مذہبی مقامات اور مذہبی جائیداد کو ہڑپنے کی جو کوشش ہو رہی ہے، یہ مسئلہ صرف مسلمانوں کا مسئلہ نہیں ہے بلکہ تمام ہندوستانیوں کا مسئلہ ہے۔ مسلم پرسنل لا بورڈ، بہوجن سماج اور سکھ پرسنل لاء کی طرف سے کولکاتا میں'دستور اورشہری حقوق' کے عنوان سے ایک روزہ ورکشاپ کی صدارت کرتے ہوئے انہوں نے کہاکہ جولوگ ہندوستان کے دستور پر، ہندوستان کے جمہوری اور سیکولر کردار پر یقین رکھتے ہیں، یادرہے اگرہم نے آج ان فاشسٹ طاقتوں کوظلم وزیادتی اور دستور کی پامالی سے نہیں روکا تواگرآج مسلمانوں کا نمبر ہے کل دلتوں کا ہوگا، اس کے بعد آدیواسیوں کا، پھر سکھوں اور عیسائیوں کا اور پھر ایک ایک کرکے تمام لوگوں کا نمبر آئے گا، جب نازی مختلف گروہوں کو نشانہ بنارہے تھے تولوگ خاموش رہے اور جب آخرکاران کا نمبر آیاتو ان کے حق میں بولنے والا کوئی نہیں تھا۔انہوں نے دعوی کیا کہ ہندوستان کا مسلمان اس وقت تاریخ کے سب سے سنگین دور سے گزر رہاہے، ہندوستانی مسلمان کے سامنے اپنی جان، مال، عزت وآبرواوراپنے دین وایمان کے تحفظ کا مسئلہ درپیش ہے، یکساں سول کوڈ اور وقف بل کے ذریعہ مسلمانوں کوان کے مذہب اور مذہبی مقامات سے محروم کرنے اوران کوان کے دین وایمان سے الگ کرنے کی سازش کی جارہی ہے، آئین ہند کے آرٹیکل ۲۵ سے آرٹیکل ۳۰ تک جوملک کے تمام شہریوں کے لئے مذہبی اور تہذیبی آزادی کی ضمانت دیتاہے اس کی کھلی مخالفت کی جارہی ہے، ملک کے آئین کو پامال کیا جا رہا ہے، مگر افسوس اس بات کا ہے کہ ملک کے انصاف پسند شہری بھی اس ظلم اور آئین کی خلاف ورزی کے خلاف خاموش تماشائی بنے ہوئے ہیں۔

انہوں نے دعوی کیا کہ ہم سب جانتے ہیں کہ اس وقت ملک کے اقتدار پر وہ فاشسٹ طاقتیں قابض ہوچکی ہیں جو جمہوریت اور سیکولرزم پر یقین نہیں رکھتی ہیں، ان کو ملک کی ترقی اورفلاح وبہبود سے کوئی مطلب نہیں ہے، یہ طاقتیں ملک کے جمہوری کردار، سیکولر روایات، مذہبی آزادی اور مساوات و برابری کے تصور کو مانتی ہی نہیں ہیں، فرقہ پرستوں کو خوش کرنے اور اپنا اقتدار بچانے کے لئے آئین کی دھجیاں اڑائی جارہی ہیں، اقلیتوں، دلتوں اور کمزور طبقات کے آئینی و دستوری حقوق کو چھینا جا رہا ہے، ہجومی تشدد(Mob Lynching) کے ذریعہ مسلمانوں اور دلتوں کونشانہ بنایا جارہاہے، فرضی انکاؤنٹر اور بلڈوزر کے ذریعہ مسلمانوں، دلتوں اوردیگر کمزور طبقات کی جان ومال کو پامال کیا جا رہا ہے، تمام اقلیتیں، دلت، آدیواسی خصوصا مسلمان تو آزادی کے بعد سے ہی ظلم وتفریق اور Discrimination کا شکار ہیں، کبھی مسلمانوں کے مذہب میں مداخلت کی کوشش کی گئی، کبھی فسادات کی پشت پناہی کرکے مسلمانوں کی جان ومال، عزت وآبروکو پامال کیا گیا، مسلم نوجوانوں کوبلاکسی جرم کے سالہا سال جیل میں ڈال کرمسلمانوں کے مستقبل کوسنوارنے سے روکا گیا، اب تو مسلمانوں کی نماز، روزہ اوراذان پر ہنگامہ کرنا معمولی بات بن کے رہ گیاہے، حکومت کے افراداورسرکاری ملازمین بھی اعلانیہ مسلم مخالف بیانات اور اقدامات کی نہ صرف تائید کرتے ہیں بلکہ قانون کے رکھوالے خود قانون کا مزاق بناتے رہتے ہیں، اب توعدالتوں میں بھی ایسے افراد پہنچادیئے گئے ہیں جو مسلمانوں اوردلتوں کے معاملات میں جانبداری سے کام لیتے ہیں، اقلیتوں خاص کرمسلمانوں، دلتوں اور آدیواسیوں کے مقدمات میں عدالتوں کا رویہ بھی اب محل نظر بنتا جارہاہے۔

انہوں نے کہاکہ آج اگراتراکھنڈ کے یوسی سی سے دلتوں اورآدیواسیوں کوالگ رکھا گیاہے، تو یقین مانیں جس دن وہ مسلمانوں کی شریعت کے خلاف یوسی سی کونافذ کرنے میں کامیاب ہوگئے، تو زیادہ دن دور نہیں جب وہ آدیوسیوں اور دیگرلوگوں کے رسم ورواج اورتہذیب کوبھی ختم کریں گے، آپ نے بودھ وہار گیامیں دیکھا کہ کتنی آسانی کے ساتھ بدھسٹوں کے مقدس مقام پر قبضہ کرلیا گیاہے اور بدھسٹ احتجاج کر رہے ہیں مگر حکومت پر کوئی اثرنہیں پڑ رہاہے، مسلمان وقف بل کے خلاف سراپااحتجاج بنے ہوئے ہیں لیکن حکومت پر کوئی اثرنہیں ہورہاہے، آخرکیوں؟ کیوں کہ کہ ہم سب الگ الگ آواز اٹھارہے ہیں، ہم ظلم کے خلاف متحد نہیں ہو پارہے ہیں، ہم انصاف کے قیام کو یقینی نہیں بنا پارہے ہیں، ہم دستور کی حفاظت کے لئے ایک مشترکہ آواز نہیں بن پارہے ہیں، اگر ہم ظلم کے خلاف متحد نہیں ہوئے، ہم نے ان فاشسٹ طاقتوں کودستور سے کھلواڑ کرنے سے نہیں روکا تو یقین مانیں آج ہم سے ہماراوقف چھینا جارہاہے، کل دلتوں سے ریزرویشن چھینا جائے گااور پرسوں سکھوں سے ان کی پہچان چھینی جائے گی، اس لئے ہم سب کومل کر متحد ہوحکومت کی ظلم وزیادتی اورنا انصافی کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرنی ہوگی، اس کے لئے جہاں یہ ضروری ہے کہ ہم ملک کے تمام طبقات کوساتھ لیں اورایک دوسرے کے مسئلہ کواپنا مسئلہ سمجھیں، ظلم اگردلتوں کے خلاف ہوتومسلمان کی نینداڑ جائے اورمسلمانوں کا حق چھینا جائے تو دلتوں کا چین کھو جائے، سکھوں کے خلاف ظالمانہ اقدام ہوتومسلم اوردلت آگے بڑھ کرمقابلہ کریں، یہ ملک ہم سب کا ہے، ہم سب کومل کراس ملک کوسنوارنا ہے، یہ ملک تبھی ترقی کرے گا جب یہاں انصاف کا اورقانون کا راج قائم ہوگا۔انہوں نے اپیل کی کہ ہم سب مل کر یہ عہد کریں کہ ہم ہرظلم کے خلاف کھڑے ہوں گے انشاء اللہ تعالی، دوسرا کام جوہم سب کوکرناہے وہ ذہن سازی کا کام ہے، ہم سب کواپنے اپنے حلقہ میں عوام کے شعور کو بیدار کرناہے، ان کوملک کے حالات سے باخبر کرناہے، آئین کو لاحق خطرات سے آگاہ کرنا ہے، کیوں کہ حقوق اورآزادی اسی کے چھینے جاتے ہیں جو خواب غفلت میں بے خبر پڑارہے، لہذا ہم سب کوایک تومتحد ہوکر اپنے حقوق کی حفاظت کے لئے آواز بلند کرنا ہے، دوسرے اپنے اپنے حلقہ میں عوام کے اندربھی بیداری لانا ہے، اورنفرت اور بانٹنے کی سیاست کا محبت اور اتحاد سے جواب دیناہے۔اس علمی وفکری نشست میں ملک بھر کی مختلف ریاستوں سے ممتاز دانشور، ماہرین قانون، اورمختلف مکاتب فکر کے مفکرین شریک ہیں۔ جبکہ اس اہم اجلاس کے کنوینر جناب محمد ابوطالب رحمانی صاحب ہیں۔

پرینکا چترویدی نے جج یشونت ورما کے معاملے پراٹھایا سوال

کہا'اگرعوام نے آوازنہ اٹھائی ہوتی تو معاملے کودبادیاجاتا'

ممبئی۔دہلی ہائی کورٹ کے جج جسٹس یشونت ورما کے بنگلے سے کافی تعداد میں رقم ملنے پر شیوسینا (یو بی ٹی) رکن پارلیمنٹ پرینکا چترویدی نے سخت ردعمل کا اظہار کیا ہے۔ انہوں نے اسے سنگین معاملہ قرار دیتے ہوئے کہا کہ یہ معاملہ لوگوں کی دباؤ کی وجہ سامنے آیا ورنہ اسے دبا دیا جاتا۔ پرینکا چترویدی نے اس معاملے پراپنی تشویش کا اظہار کرتے ہوئے ججوں کے کردار پر سوال اٹھائے۔ پرینکا چترویدی نے 'آئی اے این ایس' سے بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ جس طریقے سے اس معاملے کو رفع دفع کرنے کی کوشش کی گئی وہ بہت سنگین امر ہے۔ اگرعوام کا دباؤ نہ ہوتا تو اس معاملے کو بالکل دبا دیا جاتا۔ چترویدی نے آگے کہا کہ سپریم کورٹ کومجبوراً اس معاملے کی تحقیقات شروع کرنی پڑی اوراگر یہ دبادیا جاتا تو یہ ایک بڑا سوال ہوتا۔

پرینکا چترویدی نے عدالتی اصلاحات کی ضرورت کے حوالے سے بھی تشویش کا اظہار کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جس طرح سے ریاستی حکومتوں کو بنانے اورگرانے میں آئین کے ساتھ کھلواڑ کیا جارہاہے اس کے حوالے سے آنکھوں پرپٹی ڈالی جارہی ہے۔علاوہ ازیں انہوں نے اس معاملے پرکہا کہ کئی متنازعہ فیصلوں کونظرانداز کیاجا رہا ہے جس سے عدالتی نظام پر سوال اٹھتے ہیں۔شیوسینا (یو بی ٹی) رکن پارلیمنٹ نے اس حوالے سے مزید کہا کہ ''اگرکسی عام شہری یا سیاستداں کے گھر سے اتنی بڑی رقم برآمد ہوتی توان کے خلاف فوری طور پر کارروائی کی جاتی۔ انہیں جیل بھیج دیا جاتا اورسی بی آئی یا محکمہ انکم ٹیکس کی جانب سے چھاپے مارے جاتے۔'' ساتھ ہی انہوں نے ججوں سے اپیل کی کہ جب وہ فیصلے سناتے ہیں تو انہیں ملک کے آئین کا خیال رکھنا چاہیے اورسچائی کو سامنے لانا چاہیے۔علاوہ ازیں پرینکا چترویدی نے سوشانت سنگھ راجپوت کی مشتبہ موت کے معاملے میں 5 سال بعد آئی حتمی رپورٹ پربھی ردعمل کا اظہار کیاہے۔انہوں نے کہا کہ رپورٹ میں کوئی بڑا خلاصہ نہیں کیا گیا ہے اور ممبئی پولیس کی تحقیقات پر بھی سوال اٹھائے گئے ہیں۔ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ اس معاملے میں ایک لڑکی کوجیل میں ڈال دیا گیاتھا۔

موسے والا کے قتل کا ملزم ڈرگ اسمگلر جگدیپ سلچر جیل میں منتقل

نئی دہلی۔(یواین آئی) نارکوٹکس کنٹرول بیورو نے جیل سے چلائے جارہے منشیات کے نیٹ ورک کوختم کرنے کی مہم کے تحت گلوکار سدھو موسے والا کے قتل کے ملزم گینگسٹر اور بدنام زمانہ منشیات اسمگلر جگدیپ سنگھ عرف جگو بھگوان پوریا کو اتوار کو ایک بڑی کارروائی میں پنجاب کی بھٹنڈہ سنٹرل جیل سے آسام کی سلچر جیل میں کامیابی سے منتقل کردیا۔

بیورو نے اتوار کوایک بیان جاری کرتے ہوئے کہا کہ یہ کارروائی پی آئی ٹی این ڈی پی ایس ایکٹ 1988 کے تحت منشیات کی اسمگلنگ کے خلاف زیروٹالرنس پالیسی کی جانب ایک اوراہم قدم ہے۔ انٹیلی جنس تحقیقات کی بنیاد پر کیے گئے اس آپریشن کا مقصد سلاخوں کے پیچھے سے کام کرنے والے مجرمانہ نیٹ ورک کی آپریشنل کمانڈ کوختم کرنا ہے۔جگدیپ 2012 سے اب تک 128 مقدمات میں ملوث ہے، جن میں ہائی پروفائل قتل، جبری وصولی، آرمس ایکٹ اور این ڈی پی ایس ایکٹ کے تحت 12 مقدمات شامل ہیں۔وہ جگوسدھو موسے والا قتل کیس میں بھی ملزم ہے۔ اس کے مجرمانہ نیٹ ورک نے ہیروئن، افیون، منشیات اور غیر قانونی ہتھیاروں کی اسمگلنگ میں مدد کی۔ اس نے متعدد مقدمات میں پنجاب کی ہائی سیکورٹی جیلوں کے اندر سے مجرمانہ سرگرمیاں انجام دینے کے لیے موبائل فون کا بار بار استعمال کیا۔ کناڈا، امریکہ اور پاکستان میں بین الاقوامی آپریٹروں کے ساتھ جگو کے قائم کردہ روابط نے ماحولیاتی نظام کو درہم برہم کردیا ہے اور مسلسل مجرمانہ سرگرمیوں کو سہولت کے ساتھ انجام دیا ہے۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ اسے پی آئی ٹی این ڈی پی ایس ایکٹ کے تحت حراست میں لیا گیا ہے اور اتوار کوہائی سیکورٹی جیل، بھٹنڈہ (پنجاب) سے سنٹرل جیل، سلچر (آسام) میں منتقل کر دیا گیا ہے۔ اس سے پہلے، اکشے چھابڑا اور جسپال گولڈی، جنہوں نے جیل کی سلاخوں کے پیچھے ہونے کے باوجود اپنی مذموم حرکتیں جاری رکھی تھیں، جس کے نتیجے میں اکشے چھابڑا کے خلاف این ڈی پی ایس ایکٹ کے تحت تین اضافی مقدمات اور جسپال سنگھ عرف گولڈی کے خلاف این ڈی پی ایس ایکٹ کے تحت ایک اضافی مقدمہ درج کیا گیا تھا، کو پی آئی ٹی ڈی این ایکٹ کے نفاذ کے بعد پنجاب جیل سے ڈبرو گڑھ سنٹرل جیل (آسام) منتقل کر دیا گیا ہے۔ ایک اور شخص، بلوندر سنگھ عرف بلہ حویلیاں، (پنجاب میں سرگرم)، جو 1992 سے ایک طویل عرصے سے سرگرم مجرم ہے، جس کے پاکستان سے چلنے والے سرحد پار اسمگلنگ نیٹ ورکس سے گہرے روابط ہیں، کو گزشتہ سال ڈبروگڑھ سینٹرل جیل (آسام) میں پی آئی ٹی این ڈی پی ایس کے تحت حراست میں لیا گیا تھا۔ایک اورکارروائی میں جہاں آرا بیگم (جوضمانت پرجیل سے باہر تھیں) اورانسان لشکر، مانیارا بی بی شیخ، ارجن منٹا (جوجیل میں تھے) کی قیادت میں سنڈیکیٹ جوکہ ہیروئن اور گانجہ کی اسمگلنگ کے بار بار مقدمات میں ملوث پائے گئے تھے، کو مغربی بنگال سے جئے پرکاش نارائن سنٹرل جیل میں منتقل کیا گیا تھا۔ یہ کارروائی تفصیلی انٹیلی جنس اور مسلسل تحقیقات کے بعد کی گئی، جس میں جیل سے منشیات کی اسمگلنگ کا نیٹ ورک چلانے میں کئی ہائی پروفائل اسمگلروں کے مسلسل ملوث ہونے کا انکشاف ہوا۔

قطر میں حراست میں ہندوستانی انجینئر، کنبہ نے وزیراعظم مودی سے مداخلت کی لگائی گہار

نئی دہلی۔ گجرات کے رہنے والے انجینئر امیت گپتا قطر میں کئی دنوں سے پولیس حراست میں ہیں۔ کسی فوجداری معاملے کی جانچ کے سلسلے میں امیت کوحراست میں لیا گیاہے۔ وہیں ذرائع سے ملی اطلاع کے مطابق قطر واقع ہندوستانی کمیشن حراست میں لیے گئے ہندوستانی شہری کی ہرممکن تعاون کررہاہے۔ ہندوستانی سفارت خانہ نے کہاہے کہ وہ امیت کے کنبہ سے رابطہ بنائے رکھیں گے۔ امیت گپتا ٹیک مہندرا میں کام کرتے ہیں۔ قطر کی پولیس نے امیت گپتا کو یکم جنوری کوہی گرفتار کرلیا تھا۔ امیت کی ماں پشپا گپتا نے میڈیا کو اس بات کی اطلاع دی۔ اب تک یہ نہیں پتہ چل پایاہے کہ امیت پر الزام کیا ہے اورانہیں کس جرم کے لیے گرفتار کیا گیاہے۔ گپتا کے کنبہ نے اس معاملے میں مداخلت کرنے کے لیے وزیراعظم نریندرمودی سے گہار لگائی ہے۔ خاندان والوں کا کہنا ہے کہ امیت گپتا کوڈاٹا چوری کے معاملے میں پھنسایا گیاہے۔ وہ بے قصور ہے۔ امیت کی ماں نے قطر جاکر ہندوستانی سفارت خانہ سے بھی رابطہ کیا سفیر نے بھی انہیں تسلی دی۔ وہیں اس معاملے میں اب تک کوئی اَپڈیٹ نہیں ملی ہے۔ بی جے پی رکن پارلیمنٹ ہیمانگ جوشی نے میڈیا سے کہا کہ گزشتہ 10 سال سے امیت گپتا قطر میں ٹیک مہندرا کے لیے کام کررہے تھے۔ بی جے پی رکن پارلیمنٹ نے کہا،" ان کے والد قطر امیت گپتا سے ملنے کے لیے گئے تھے۔ وہ ایک مہینے تک رہے لیکن ان کی ملاقات نہیں ہوپائی۔ یہ پہلی بار نہیں ہے جب قطر میں کسی ہندوستانی کواس طرح سے گرفتار کیا گیاہے۔ سال 2022 میں بحری افواج کے 8 اراکین کوگرفتار کرلیا گیا تھا۔ انہیں بعد میں موت کی سزا سنادی گئی۔ حالانکہ بعد میں قطر کی ہی عدالت نے انہیں امیر کے حکم پر رہا کردیا تھا۔

راجیو چندر شیکھر کیرالہ بی جے پی کے نئے صدرہوں گے

تروانت پورم۔(یواین آئی) سابق مرکزی وزیرمملکت راجیو چندر شیکھر کیرالہ بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کے نئے صدر کے طور پر کے سریندرن کی جگہ لیں گے۔ ذرائع نے اتوار کو بتایا کہ پارٹی کے مرکزی مبصر پرہلاد جوشی نے ریاستی بی جے پی کی کور کمیٹی کی میٹنگ کی صدارت کی۔ راجیو چندر شیکھر دوپہر تین بجے سے پہلے بی جے پی ریاستی کمیٹی کے دفتر میں اپنا نامزدگی فارم داخل کریں گے۔ نامزدگی کی جانچ شام چار بجے ہوگی۔ نئے صدر کا باضابطہ اعلان پیر کو ریاستی کمیٹی کی میٹنگ کے بعد کیا جائے گا۔ مسٹر چندر شیکھر الیکٹرانکس اور اطلاعاتی ٹیکنالوجی کے سابق مرکزی وزیرمملکت ہیں۔ انہوں نے کانگریس پارٹی کے ششی تھرور کے خلاف بی جے پی امیدوار کے طور پر تروانت پورم سیٹ سے گزشتہ لوک سبھا انتخابات بھی لڑا تھا۔

منوج سنہا اور عمرعبداللہ کا گاندربل سڑک حادثے پراظہار دکھ

سری نگر۔(یواین ائی) جموں وکشمیر کے لیفٹیننٹ گورنر منوج سنہا اور وزیراعلیٰ عمر عبداللہ نے وسطی کشمیر کے ضلع گاندربل کے گنڈ کنگن علاقے میں اتوار کی صبح ہونے والے بھیانک سڑک حادثے پر گہرے دکھ کا اظہار کیاہے۔انہوں نے سوگوار کنبوں کے ساتھ تعزیت کی اورزخمیوں کی جلد صحتیابی کے لئے دعا کی۔ واضح رہے کہ وسطی کشمیر کے ضلع گاندربل کے گنڈ کنگن علاقے میں اتوار کی صبح ایک مسافر بردار بس اورنجی گاڑی کے درمیان زوردار ٹکر ہوئی جس کے نتیجے میں تین سیاحوں سمیت چار افراد جاں بحق جبکہ 17 دیگر مسافر شدید طور پرزخمی ہوئے ہیں۔ اس بھیانک حادثے پراظہار دکھ کرتے ہوئے منوج سنہانے اپنے ایک تعزیتی پیغام میں کہا: گاندربل میں آج ہونے والے بھیانک سڑک حادثے میں انسانی جانیں ضائع ہونے کے بارے میں جان کر گہرادکھ ہوا۔ انہوں نے کہا: میں مصیبت کی اس گھڑی میں سوگوار کنبوں کے ساتھ تعزیت کرتا ہوں اورزخمیوں کی جلد صحتیابی کے لئے دست بدعا ہوں۔ دریں اثنا وزیراعلیٰ نے اس سڑک حادثے پرافسوس کا اظہار کرتے ہوئے اپنے دفتر کے ایکس ہینڈل پرایک پوسٹ میں کہا: گنڈ کنگن کے قریب شاہراہ پرپیش آنے والے المناک سڑک حادثے پرگہرادکھ ہواجس میں کئی افراد جاں بحق اور متعدد زخمی ہوئے ہیں۔ انہوں نے سوگوار خاندانوں کے ساتھ تعزیت کی اورزخمیوں کی جلد صحت یابی کے لئے دعا کی۔

جبل پور میں ڈرائیور کی لاپروائی سے بس پلٹی، 3 کی موت، 25 افرادزخمی

جبل پور۔ملک میں ایک اور سڑک حادثے کا قہر دیکھنے کوملا۔ مدھیہ پردیش کے جبل پور میں آج صبح ایک دردناک سڑک حادثے میں جبل پور سے ناگپور جارہی ایک پرائیویٹ بس پلٹ گئی۔اس حادثے میں 3 لوگوں نے اپنی جانیں گنوادیں جبکہ 25 دیگر افراد زخمی ہوگئے۔اس سلسلے میں جانکاری دیتے ہوئے پولیس افسر نے بتایا کہ یہ واقعہ صبح تقریباً 4 بجے بیرگی تھانہ علاقہ کے رمن پور گھاٹی علاقے میں پیش آیا۔ پولیس افسر نے آگے کہا کہ بس ایودھیا (اترپردیش) سے ناگپور (مہاراشٹر) جا رہی تھی۔ انہوں نے بتایا کہ شروعاتی جانچ میں پتہ چلاہے کہ ڈرائیور کوجھپکی آنے کی وجہ سے یہ حادثہ ہوا۔ حادثے میں دومسافروں کی موت موقع پرہی ہوگئی جبکہ شدید طور سے زخمی ایک خاتون نے سونی ضلع کے لکھنادون میں علاج کے دوران دم توڑدیا۔ باقی زخمیوں میں سے کچھ کولکھنادون اور کچھ کوجبل پور کے اسپتالوں میں داخل کرایا گیاہے۔ کئی زخمی کی حالت نازک بتائی جارہی ہے۔ حادثے میں مرنے والوں کی شناخت حیدرآباد باشندہ ملتا (45)، ناگپور باشندہ شوبھم میشرام (28) اورامول کھوڑے (42) کے طور پر ہوئی ہے۔ پولیس افسروں نے ابتدائی جانچ میں پایا کہ یہ حادثہ بس ڈرائیور کی لاپروائی سے ہوا۔

سہیوگ اربن تھرفٹ اینڈ کریڈٹ کوآپریٹو سوسائٹی اسلامی بینکاری کی طرف ایک بہتر قدم: امانت اللہ خاں

نئی دہلی۔(یواین آئی) ملک میں سودی نظام سے پاک بینکنگ نظام کی وکالت کرتے ہوئے عام آدمی پارٹی کے سینئر لیڈر اور اوکھلا حلقہ سے رکن اسمبلی امانت اللہ خاں نے کہاکہ سہیو گ اربن تھرفٹ اینڈ کریڈٹ کوآپریٹیو سوسائٹی' اسلامی بینکاری کی طرف ایک بہتر قدم ہے یہ بات انہوں نے سہیوگ کے آفس کا افتتاح کرتے ہوئے کہی انہوں نے کہاکہ ملک اورخاص طور پر مسلم سماج میں اس طرح کی پہل کی سخت ضرورت ہے کیوں کہ جب تک سماج کے کمزور طبقہ کواوپرنہیں اٹھایا جائے گا اس وقت تک حقیقی معنوں میں معاشرہ ترقی نہیں کرسکتا۔ سہیوگ نے سود سے پاک قرض فراہم کرکے سماج کے کمزور طبقوں کواوپر اٹھانے کا بہترین کام انجام دیاہے۔انہوں نے کہاکہ معاشرے کے چھوٹے موٹے کام کرنے والوں کو اگر سودی نظام اور مہاجنی نظام سے پاک قرض اگرفراہم کردیا جائے تو نہ صرف انہیں ترقی حاصل ہوگی بلکہ مالی استحصال کے چنگل سے بھی آزاد ہوجائیں گے۔ مسٹرامانت اللہ نے کہاکہ سہیوگ اربن تھرفٹ اینڈ کریڈٹ کوآپریٹیو سوسائٹی اسلامی بینکاری نظام کی طرف سے ایک بہتر قدم ہے اور ملک میں اس کی سخت ضرورت ہے۔ انہوں نے کہاکہ جدید نظام اور معاشرے میں قانون کی بالادستی کے باوجود استحصالی مہاجنی نظام آج بھی قائم ہے اور چھوٹے موٹے کاروباری بہت ہی اونچی شرح سود پر قرض لیتے ہیں اوران کی پوری زندگی صرف سوداداکرنے میں گزرجاتی ہے اوروہ اصل رقم ادا نہیں کرپاتے۔ سہیوگ اربن تھرفٹ اینڈ کریڈٹ کوآپریٹیو سوسائٹی اس نظام سے چھٹکارا دلانے کا بہترین ذریعہ ہے۔ انہوں نے لوگوں سے اپیل کی کہ وہ سہیوگ کے ساتھ تعاون کریں تاکہ سہیوگ زیادہ سے زیادہ کمزور اور چھوٹے موٹے کاروباریوں کوقرض فراہم کرسکے۔

سہیوگ اربن تھرفٹ اینڈ کریڈٹ کوآپریٹیو سوسائٹی کے چیرمین شمس الضحیٰ نے عوام کوسہیوگ سے منسلک ہونے کی اپیل کرتے ہوئے کہاکہ ہم نے معاشرے کے کمزورطبقوں کی فلاح وبہبود اور عزت نفس کے ساتھ اوپراٹھانے کی ادنی سی کوشش کی ہے اگراس طرح کی سوسائٹی بڑے پیانے پر کھل جائیں تومعاشرے کے غریب طبقوں کواپنے پیروں پر کھڑا ہونے کا موقع ملے گا۔ انہوں نے کہاکہ ہردوسرے دن ایک چھوٹے کاروباری کو قرض فراہم کیاجاتاہے۔

شہید بھگت سنگھ کے خوابوں کے مطابق پنجاب کی تعمیر کی جائے گی: مان

کھٹکڑکلاں۔(یواین آئی) پنجاب کے وزیراعلیٰ بھگونت سنگھ مان نے اتوار کوکہا کہ ریاستی حکومت شہید بھگت سنگھ، شہید راج گرواور شہید سکھ دیو کے خوابوں کوپورا کرنے کے لیے سخت محنت کررہی ہے۔ شہید بھگت سنگھ، شہید راج گرواور شہید سکھ دیو کی شہادت کے لیے وقف ریاستی سطح کی تقریب کے دوران آج یہاں اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے مسٹر مان نے کہا کہ یہ کوئی سیاسی تقریب نہیں ہے بلکہ مادر وطن کے لیے اپنی جانیں قربان کرنے والے عظیم شہیدوں کو خراج عقیدت پیش کرنے کا مقدس موقع ہے۔ انہوں نے کہا کہ ریاستی حکومت ان عظیم شہداء کی وراثت کو ہماری آنے والی نسلوں کے لیے محفوظ رکھنے کے لیے ٹھوس کوششیں کررہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ان شہیدوں کوخراج عقیدت پیش کرتے ہوئے ریاستی حکومت نے 300 کروڑ روپے کی لاگت سے شہید بھگت سنگھ میڈیکل کالج بنانے کا فیصلہ کیاہے۔ وزیراعلیٰ نے یاددلایا کہ ریاستی حکومت کی انتھک کوششوں کی وجہ سے موہالی ہوائی اڈے کا نام شہید بھگت سنگھ کے نام پر رکھا گیاہے۔ انہوں نے کہا کہ ان عظیم شہداء کے نام پرایئرپورٹس، یونیورسٹیز اور دیگراداروں کا نام رکھناان کی شاندار میراث کومحفوظ رکھنے کے لیے ضروری ہے۔ وزیراعلیٰ نے کہا کہ ان کی حکومت نے موہالی میں ایئرپورٹ روڈ پرنشان انقلاب پلازہ کو عوام کے لیے وقف کیاہے، جس میں شہید کا 30 فٹ اونچا کانسے کا مجسمہ نصب کیا گیاہے۔ وزیراعلیٰ نے کہا کہ بدقسمتی سے انگریزوں کے بعد اقتدار میں آنے والوں نے ملک کوغیروں سے زیادہ بے رحمی سے لوٹا۔ ایک مثال دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ان شہداء کی روحیں اس وقت ساکت رہ گئی ہوں گی جب انہوں نے اعلیٰ افسران اور ججوں کے گھروں سے بڑی تعداد میں نقدی برآمد ہوتے دیکھی ہوگی۔ بھگونت سنگھ مان نے کہا کہ ایسے داغدار لوگوں سے انصاف کی امید کیسے کی جاسکتی ہے جنہوں نے غیر منصفانہ طریقوں سے بے پناہ دولت اکٹھی کی ہے۔ وزیراعلیٰ نے کہا کہ مارچ 2022 میں یہاں سے حلف لینے کے بعدان کی حکومت نے جولائی کے مہینے سے تمام گھروں کومفت بجلی فراہم کی ہے جس کے بعد 90 فیصد گھروں کومفت بجلی مل رہی ہے۔ مسٹر مان نے کہا کہ پہلی بار ریاستی حکومت نے ایک پرائیویٹ فرم سے پاور پلانٹ خریدا ہے تاکہ ریاست کوبجلی کی پیداوار میں سرپلس بنایا جاسکے۔ ریاست بھر میں 881 عام آدمی کلینک کھولے گئے ہیں جہاں تین کروڑ سے زیادہ مریضوں کومفت علاج ملا ہے۔ اسی طرح ریاستی حکومت نے 52000 سے زائد نوجوانوں کومکمل طور پر اہلیت کی بنیاد پر سرکاری نوکریاں دی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اب تک ریاست میں 18 ٹول پلازے بند ہوچکے ہیں۔

پیاز پرایکسپورٹ ڈیوٹی ختم کرنے کے فیصلے کاخیرمقدم: اجیت پوار

ممبئی۔(یواین آئی) مہاراشٹر کے نائب وزیر اعلیٰ اوروزیرخزانہ اجیت پوار نے یکم اپریل سے پیاز پر 20 فیصد ایکسپورٹ ڈیوٹی ختم کرنے کے مرکزی حکومت کے فیصلے کاخیرمقدم کیاہے مسٹر پوار نے اتوار کوجاری اپنے میڈیا بیان میں کہا کہ مرکزی حکومت نے ایک فیصلہ کیاہے جس سے مہاراشٹر کے پیاز کے کسانوں کو بڑی راحت ملے گی۔ اس سلسلے میں نوٹیفکیشن جاری کردیا گیا ہے اوراس سے ریاست کے لاکھوں پیاز پیدا کرنے والے کسانوں کوراحت ملے گی۔ مسٹر پوار نے اس فیصلے کاخیرمقدم کیااور پوری مرکزی کابینہ بشمول وزیراعظم نریندر مودی، مرکزی وزیر داخلہ اور وزیر تعاون امیت شاہ، مرکزی وزیر زراعت شیوراج سنگھ چوہان، مرکزی وزیرتجارت پیوش گوئل کا شکریہ ادا کیا۔ اس فیصلے کاخیرمقدم کرتے ہوئے مسٹر پوار نے کہا،" مرکزی حکومت کا یہ فیصلہ ریاست کے کسانوں کے لیے بہت اہم ہے۔ پیاز کی برآمدات پر عائد 20 فیصد ایکسپورٹ ڈیوٹی کی منسوخی سے کسانوں کوان کی فصل کی صحیح قیمت حاصل کرنے کاراستہ صاف ہوگیاہے۔

نئی نسل کوتعلیمات قرآن سے آراستہ کرنا بیحد ضروری

کالی کٹ مرکز میں منعقدہ زی قیو 'قرآن فیسٹ انعامی مقابلہ' سے سی محمد فیضی کا خطاب

کالی کٹ۔ہندوستان وبیرو ممالک کے ۱۴۰ زہرۃ القرآن سینٹر سے منتخب ترنیم قرآن انعامی مقابلہ کا اختتامی اور فائنل راؤنڈ آج یہاں کالی کٹ مرکز کے کامل اجتماع حال میں منعقد ہوا۔ جس میں ۳۰ سے زائد نوعمر طلبا وطالبات حفظ قرآن اور تجوید مسابقہ میں حصہ لیا۔ اور بحیثیت جج ممتاز قراء کی خدمات حاصل کی گئی۔ جو کہ مختلف سیشن میں بحسن خوبی جاری رہا۔ اس موقع پر جامعہ کے ڈائریکٹر جنرل مولانا سی محمد فیضی نے اپنے افتتاحی خطاب میں کہا کہ زی قیو' قرآن مقابلے کے ذریعہ نوعمر اور نئی نسل کے بچوں کو تعلیمات قرآن سے آراستہ کرنا بیحد ضروری ہے۔ انہوں نے کہا کہ آج ضروری ہے کہ بچپن سے ہی بچوں کو قرآن کی بہترین تعلیم دی جائے۔ اسلام میں بچوں کی کی تعلیم وتربیت والدین کی اہم ذمہ داری ہے۔ انہوں نے بتایا کہ اس سلسلہ میں نونہالان بچوں کوقرآن مع تجوید کیلئے زہرۃ القرآن سینٹر قائم کئے ہیں۔ جہاں چھوٹے بچے جدید ٹکنولوجی، ڈیجیلا کنٹینٹ کے ذریعہ درس قرآن مع حفظ وقرأت حاصل کررہے ہیں۔

پروگرام سے محمد علی ثقافی، یوسف لطیفی، یونس احسانی، عبدالحسیب ثقافی، ایڈوکیٹ محمد شریف، ابوبکر حاجی، وی ایم راشد ثقافی، اکبر بادشاہ ثقافی نے بھی خطاب کیا۔ اس موقع پر زی قیو' ایڈمنسٹریٹر شافی ثقافی اور کوآرڈینیٹر الیاس ازہری، ابوبکر اور انیس الدین موجود تھے۔ پروگرام کے اختتام پر فاتحین کے اسماء کا اعلان کیا گیا۔ جس میں عائشہ بتول، محمد یسین، سلیقہ نے بالترتیب اول دوم اور سوئم پوزیشن حاصل کی۔ علاوہ ازیں تمام شرکاء کو تشجیعی انعامات سے بھی نوازا جائیگا۔ فاتحین کو آئندہ ۲۵ رمضان المبارک کی شب میں منعقد ہونے والے قرآن کانفرنس کے موقع گرانقدر انعامات بدست شیخ ابوبکر احمد نوازا جائیگا۔

یوپی کا سب سے بڑا شادی باز ٹھگ، آٹھ سرکاری ٹیچروں سے کی شادی

لاکھوں کا لیا لون اور پھر رقم لے کر ہو گیا فرار

سون بھدر:23 مارچ (پی این ایس) آپ ڈاکو دلہنوں کی کہانیاں پڑھتے رہتے ہیں جو شادی کر کے اپنے شوہر، ساس اور سسر سے سب کچھ اکٹھا کر کے سسرال سے بھاگ جاتی ہیں۔ لیکن اس کہانی میں دولہا ڈاکو ہے۔ وہ بھی اب تک ایک دو نہیں بلکہ آٹھ دلہنوں کو لوٹ چکا ہے۔ تمام دلہنیں بھی سرکاری ٹیچر ہیں۔ متاثرہ بیوی نے پولیس سے رجوع کیا تو شادی کے اس جعلساز کے کارنامے سامنے آگئے۔ سون بھدر کا یہ شخص سب سے بڑا شادی باز نکلا۔ اس نے شادی کے بعد دھوکہ دہی کا نیا طریقہ اپنایا اور محبت کے نام پر اتر پردیش کے 8 سرکاری ٹیچرس سے کروڑوں روپے ہتھیا لیے۔ اب فراڈ کی اس دلچسپ کہانی ہے۔ دراصل جمعہ کی دوپہر کو دو خواتین سرکاری ٹیچر اپنے ہی شوہروں کے خلاف شکایت لے کر تھانے پہنچی تھیں۔ دونوں کے شوہر ایک ہی ملزم نکلے۔ پولیس نے جب دونوں خواتین سے پوچھ گچھ کی تو کئی چونکا دینے والے الزامات سامنے آئے۔ پولیس ملزمان سے تفتیش میں مصروف ہے۔ متاثرہ خواتین نے الزام لگایا کہ ان کے شوہر کا نام راجن گہلوت ہے، جو سون بھدر کا رہنے والا ہے۔ دونوں خواتین نے شوہر پر الزام لگایا ہے کہ اس نے آٹھ سرکاری ملازم خواتین کو دھوکہ دے کر ان سے شادی کی۔ اس کے ساتھ ہی راجن پر دھوکہ دہی کا سنگین الزام بھی لگایا گیا ہے۔ امبیڈکر نگر میں رہنے والی ایک خاتون ٹیچر نے بتایا کہ سال 2014 میں اس کی شادی راجن گہلوت نامی نوجوان سے آن لائن میٹریمونیل پورٹل (Online Matrimonial Portal) کے ذریعے ہوئی تھی۔ خاتون ٹیچر کا الزام ہے کہ وہ ایک سرکاری اسکول میں ٹیچر ہے۔ ملزم نے اپنے بیشتر کاغذات پر اپنا نام درج کرایا۔ اس کے بعد 2016 میں اس کے شوہر نے اسے چھوڑ دیا۔ الزام ہے کہ شوہر نے اس سے 40 لاکھ روپے کا قرض لیا اور اسے ہڑپ کر لیا۔ اس کے بعد اسے چھوڑ دیا۔ 2020 میں، اس نے امبیڈکر نگر تھانے میں اپنے شوہر کے خلاف مقدمہ درج کرایا۔ دوسری خاتون سنت کبیر نگر کی رہنے والی ہے۔ وہ بھی ایک سرکاری اسکول میں ٹیچر ہیں۔ پولیس کو دی گئی شکایت میں اس نے الزام لگایا کہ ملزم نے اس سے سال 2022 میں شادی کی پیشکش کی۔ اس نے بتایا تھا کہ وہ محکمہ ایکسائز میں کام کرتا ہے۔ وہ اس کے جال میں پھنس گئی اور شادی پر راضی ہو گئی۔ سال 2024 میں اس نے ٹیچر سے کہا کہ اسے 42 لاکھ روپے کی ضرورت ہے اور اسے قرض لینا چاہیے۔ آخر کار اس نے اپنے شوہر پر اعتماد کرتے ہوئے قرض لے لیا۔ خاتون ٹیچر کا کہنا ہے کہ جیسے ہی قرض کی رقم اس کے اکاؤنٹ میں جمع ہوئی، اس نے ہڑپتے ہوئے وہ اسے چھوڑ کر فرار ہو گیا۔ دونوں خواتین کا کہنا تھا کہ جب وہ ملے تو پتہ چلا کہ دھوکہ دینے والا ان کا شوہر ہے۔ جب انہیں معلوم ہوا کہ ان کے ساتھ دھوکہ ہوا ہے تو انہوں نے تفتیش کی تو پتہ چلا کہ اس نے ان دونوں سمیت تقریباً 8 خواتین کے ساتھ یہ حرکت کی ہے۔ ہر بار شادی کے نام پر دھوکہ دیتا ہے اور فراڈ کرنے کے بعد بھاگ جاتا ہے۔ دونوں خواتین کا الزام ہے کہ اس وقت بھی وہ کسی دوسری عورت کے ساتھ تعلقات میں ہیں۔ دونوں خواتین نے پولیس کو 5 خواتین کے نام بھی بتائے ہیں۔ ملزمان نے جن خواتین سے شادی کی ہے، ان میں امبیڈکر نگر، سنت کبیر نگر، گورکھپور، وارانسی، سون بھدر کی خواتین شامل ہیں۔ اس کے علاوہ ایک تاجر کی لڑکی کو دھوکہ دے کر شادی کرنے کی بھی خبر ہے۔ بہرحال پولیس تمام الزامات کی تحقیقات کر رہی ہے۔ دونوں خواتین کا الزام ہے کہ ملزم بہت چالاک ہے، وہ سب سے پہلے سرکاری نوکری پر فائز خاتون یا لڑکی کو تلاش کرتا ہے۔ اس کے بعد وہ خود کو سرکاری ملازم ظاہر کر کے شادی کر لیتا ہے۔ اس کے بعد اپنا نام کاغذات پر درج کرا لیتا ہے۔ آہستہ آہستہ اس کا اعتماد حاصل کر کے وہ اپنی بیوی کے نام پر لاکھوں کا قرض حاصل کر لیتا ہے۔ اس کے بعد وہ رقم جمع کرتا ہے اور بھاگ جاتا ہے۔ دونوں خواتین کا کہنا ہے کہ اس نے کروڑوں روپے کا فراڈ کیا ہے۔ دونوں خواتین کی شکایت کی بنیاد پر اب تک شادی کے 11 سال بعد فراڈ سامنے آیا ہے۔ دونوں متاثرین کا الزام ہے کہ ہر شادی کے بعد ملزم سرکاری ٹیچر اپنی بیوی سے کہتا ہے کہ وہ گھر بنانا چاہتا ہے اس لیے اسے بینک سے قرض لینا چاہیے۔ جب بیوی اس کے جال میں آجاتی ہے تو وہ اس کے نام پر 40-50 لاکھ روپے تک کا قرض نکال لیتا ہے۔ اس کے بعد وہ آہستہ آہستہ پوری رقم اپنی بیوی کے اکاؤنٹ سے اپنے اکاؤنٹ میں منتقل کرتا ہے۔ اس کے بعد وہ خاموشی سے اپنی بیوی سے تعلق ختم کر لیتا ہے اور کسی اور کو دھوکہ دینے نکل جاتا ہے۔ ایڈیشنل ایس پی کالو سنگھ نے کہا کہ متاثرہ خاتون کی شکایت کی بنیاد پر ملزم راجن گہلوت کے خلاف مقدمہ درج کیا گیا ہے۔ سنت کبیر نگر کی رہنے والی خاتون نے بتایا کہ سون بھدرا کے رابرٹس گنج تھانہ علاقہ کے سایجان خورد گاؤں کے رہنے والے راجن نے اس سے یہ کہہ کر شادی کی کہ وہ محکمہ ایکسائز میں کام کرتا ہے لیکن مکان خریدنے کے بہانے اس سے قرض لے کر اس سے 42 لاکھ روپے ہتھیا لیے۔ اس کے بعد وہ فرار ہو گیا۔ معلوم ہوا ہے کہ راجن اب سون بھدر میں کام کرنے والے ایک ٹیچر کے ساتھ رہ رہا ہے۔ اس نے اپنے اکاؤنٹ میں رقم بھی منتقل کر دی ہے۔ متاثرہ ٹیچرس کی شکایت پر مقدمہ درج کر کے تفتیش کی جا رہی ہے۔ ملزم کی تلاش جاری ہے۔

نرسنگھانند کی بابائے قوم کیخلاف بیہودہ بیان بازی، ایف آئی آر درج

نرسمہانند نے بابائے قوم مہاتما گاندھی کی بھی توہین کی۔ اب غازی آباد پولیس نے اس معاملے میں ان کے خلاف ایف آئی آر درج کی

غازی آباد:23 مارچ (پی این ایس) اتر پردیش میں غازی آباد کے لونی میں رام کتھا پروگرام کے لیے منعقد کی گئی کلش یاترا کے دوران پولیس کی کارروائی پر ہندوتوواد یوں میں غصہ پایا جاتا ہے۔ اب ڈاسنا پیٹھ کے سربراہ اور سری پنچادشنم جونا اکھاڑہ کے مہامنڈلیشور، یتی نرسنگھانند گری بھی اس تنازعہ میں کود پڑے ہیں۔ انہوں نے یوپی کے سی ایم یوگی آدتیہ ناتھ کو اس تنازعہ کو لے کر براہ راست خبردار کیا۔ انہوں نے اعلان کیا کہ جب تک ملزم پولیس افسر اجے مشرا کا تبادلہ نہیں کیا جاتا وہ کچھ نہیں کھائیں گے اور نہ پئیں گے۔ سی ایم یوگی کو وارننگ دیتے ہوئے یتی ہے۔ سنبھل معاملے کو فرضی قرار دیتے ہوئے یتی نرسمہانند نے کہا کہ یہ مسائل زیادہ دیر نہیں چلیں گے۔ صرف حقیقی مسائل پر بات کی جائے گی۔ اصل مسئلہ یہ ہے کہ آپ مذہب کو کتنی اہمیت دیتے ہیں۔ ورنہ تاریخ کا کوڑے دان کسی کو معاف نہیں کرتا۔ کسی زمانے میں پورا ہندو سماج گاندھی کا دیوانہ تھا، لیکن آج کوئی ہندو... انہوں نے کہا کہ میں نے اپنی زندگی میں کئی وزرائے اعلیٰ دیکھے ہیں۔ میں کلیان سنگھ، راج ناتھ سنگھ، ملائم سنگھ یادو، بہن مایاوتی، اکھلیش یادو اور آپ کو بھی دیکھ رہا ہوں۔ رامائن کی اس طرح کی توہین کسی اور وزیر اعلیٰ کے دور میں نہیں ہو سکتی تھی۔

شہید کے بیٹے کو ہراساں کرنے کے الزام میں ایس ڈی ایم معطل، ڈی ایم نے ہٹایا، اب ملی یہ ذمہ داری

ایودھیا:23 مارچ (پی این ایس) یوپی کے ایودھیا میں ڈی ایم چندر وجے سنگھ نے سہاول کے ایس ڈی ایم ابھیشیک سنگھ کو ہٹا دیا ہے، جن پر شہید کے بیٹے کو ہراساں کرنے کا الزام تھا۔ انہیں ایس ڈی ایم جوڈیشل بیکاپور بنایا گیا ہے۔ اب ایس ڈی ایم ملکی پور راجیو رتن سنگھ ایس ڈی ایم سہاول ہوں گے۔ سڑک حادثہ میں شہید کلرک کے بیٹے شیوم یادو کی موت پر ضلع میں ہنگامہ ہے۔ اس کے ساتھ ہی ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صدر اروند کمار کو ریذیڈنٹ مجسٹریٹ کا اضافی چارج دیا گیا ہے۔ ایس ڈی ایم جوڈیشل سہاول سدھیر کمار کو ایس ڈی ایم ملکی پور بنایا گیا ہے۔ نئے ایس ڈی ایم پون کمار شرما کو مندر کا مجسٹریٹ مقرر کیا گیا ہے۔ ایس ڈی ایم سوہاول ابھیشیک سنگھ پر ایک کلرک کو ہراساں کرنے اور اس کا سر منڈوانے کا الزام ہے۔ اہل خانہ نے ضلع اسپتال میں ہنگامہ کھڑا کر دیا۔ ایس پی کارکنوں اور لیڈروں نے اہل خانہ کے ساتھ رام پاتھ کو بلاک کر دیا اور رات کو کئی گھنٹے تک دھرنا دیا۔ ایس پی ایم پی اودھیش پرساد اور سابق وزیر پون پانڈے بھی موقع پر پہنچ گئے۔ دیر رات ڈی ایم چندر وجے سنگھ ضلع اسپتال پہنچے اور اہل خانہ کو کارروائی کا یقین دلایا۔

جہنم کی آگ سے نجات کا عشرہ: مولانا حبیب الرحمٰن نوری

امبیڈکر نگر (نامہ نگار) رمضان المبارک کے بابرکت مہینے کو تین حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے پہلا عشرہ رحمت کا دوسرا عشرہ مغفرت کا اور آخری عشرہ جہنم سے نجات کا ہے۔ جلالپور کے مشہور دینی تعلیمی ادارہ دارالعلوم ندائے حق کے پرنسپل مولانا حبیب الرحمٰن نوری نے رمضان المبارک کے تیسرے عشرہ پر گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ تیسرے عشرہ میں روزہ دار اللہ تعالی سے جہنم سے نجات کی دعا کرتے ہیں۔ حدیث مبارکہ کے مطابق تینوں عشروں سے کوئی نہ کوئی فضیلت مخصوص ہے۔ اس عشرہ میں لوگ عبادت اور تلاوت زیادہ سے زیادہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں رمضان المبارک کے پہلے اور دوسرے عشرہ کے اختتام کے بعد روزہ داروں نے اپنے کاروبار دکانوں اور گھروں میں اللہ تعالی سے رحمتوں اور برکتوں کے ساتھ ساتھ ملک میں امن و سکون و سلامتی اور مظلوموں کی امداد ظالمین کی نابودی کی دعائیں مانگیں۔ اتوار کو غروب آفتاب کے بعد جہنم سے نجات کا تیسرا عشرہ شروع ہو گیا۔ رمضان المبارک کے ان دس دنوں میں روزہ دار خدا سے جہنم سے نجات کی دعا کریں گے۔ اتوار کی رات سے ہی قرآن خوانی اور دعاؤں کے ساتھ ساتھ مذہبی گھروں میں خواتین نے جہنم سے نجات کی دعائیں مانگنا شروع کر دی ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ مساجد میں پانچ وقت کی نماز اور تراویح کی ادائیگی کے بعد روزہ دار اللہ کی بارگاہ میں اپنے گناہوں کی معافی مانگ رہے ہیں۔ اس عشرہ میں اللہ کا کوئی بھی بندہ اگر دل سے اپنے گناہوں کی معافی مانگتا ہے تو رب العالمین اُسے معاف کر دیتا ہے۔ ویسے تو رمضان کا پورا مہینہ ہے رحمتوں کا ہے لیکن سب سے اہم یہ تیسرا عشرہ ہے کیونکہ اس عشرہ کی طاق راتوں میں شب قدر ہو سکتی ہے اور ایک شب قدر کی عبادت کا ثواب ہزار سال کی عبادتوں کے برابر ہوتا ہے۔ شیعہ عالم اور پیش نماز مسجد و حسینیہ الزہرا مولانا محمد حیدری نے کہا کہ آخری عشرہ میں تیئیس رمضان کی رات کی بہت اہمیت ہے کیونکہ یہ شب قدر کی رات ہے اس رات قرآن پاک کا نزول ہوا۔ اس کے علاوہ 19 اور 21 رمضان کو بھی شب قدر کہا جاتا ہے ان راتوں میں روزہ دار پوری رات جاگ کر اللہ کی عبادت کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے انسان کی صفائی اور سروس کے لئے رمضان المبارک کا مہینہ مقرر فرمایا ہے: علماء دیوبند

دیوبند:23/مارچ (فیروز خان)، جامعۃ الشیخ حسین احمد مدنی خانقاہ دیوبند کے مہتمم مولانا مزمل علی قاسمی نے رمضان المبارک کی اہمیت وفضیلت پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ روزہ جن چیزوں سے معمور کیا گیا ہے، اس کا لحاظ رکھا جائے۔ روزہ کا منشاء یہ معلوم ہوتا ہے کہ زیادہ سے زیادہ اللہ تعالی کی طرف متوجہ ہوا جائے، یعنی روزہ کے ساتھ ساتھ تراویح، اشراق، چاشت، اوابین، صلاۃ الحاجۃ، صلوٰۃ التسبیح، تلاوت قرآن، اللہ تعالی کا ذکر، صدقہ، خیرات، عشرۂ اخیرہ کے اعتکاف کی کوشش، شب قدر کی تلاش اور دعاؤں کی کثرت کا معمول بنایا جائے اور جتنا ہو سکے ان پر عمل کیا جائے۔ مدرسہ اسلامیہ اصغریہ دیوبند کے مہتمم مولانا سید ڈاکٹر تجمل حسین میاں نے کہا کہ اس ماہ میں غریبوں، یتیموں، بیواؤں اور مسکینوں کے ساتھ ایثار اور ہمدردی کا معاملہ کیا جائے، ان پر سخاوت کی جائے، یہ اس لیے کہ ایک تو ان کا حق ہے اور دوسرا اس لیے کہ صدقہ و خیرات کرنے سے ممکن ہے کہ اللہ کے کسی بندے کا دل خوش ہو جائے تو اللہ تعالی اس کو قبول فرمائے اور ہمارا مقصد پورا ہو جائے۔ یا ہو سکتا ہے ہماری عبادت، ہماری تلاوت، ہماری نمازوں میں کوئی کمی رہ گئی ہو یا اس قابل نہ ہوں کہ وہ قبولیت کا مقام حاصل کر سکیں تو اللہ تعالی کی راہ میں خرچ کرنے سے ممکن ہے کہ اللہ تعالی انہیں قبول فرمالیں، اس لیے اس ماہ میں ہمیں پوری طرح خیرات و صدقات کی طرف متوجہ ہونا چاہیے۔ معروف دینی دانشگاہ جامعہ اسلامیہ اختر المدارس دیوبند کے مہتمم و جمعیت اصلاح ملت ہند کے صدر مفتی سید طاہر میاں نے کہا کہ اللہ تعالی نے یہ مبارک مہینہ اس لیے عطا فرمایا کہ گیارہ مہینے انسان دنیا کے دھندوں میں منہمک رہتا ہے جس کی وجہ سے دلوں میں غفلت پیدا ہو جاتی ہے، روحانیت اور اللہ تعالی کے قرب میں کمی واقع ہو جاتی ہے، تو رمضان المبارک میں آدمی اللہ کی عبادت کر کے اس کمی کو دور کر سکتا ہے، دلوں کی غفلت اور زنگ کو ختم کر سکتا ہے، تا کہ اللہ تعالی کا قرب حاصل کر کے زندگی کا ایک نیا دور شروع ہو جائے، جس طرح کسی مشین کو کچھ عرصہ استعمال کرنے کے بعد اس کی سروس اور صفائی کرانی پڑتی ہے، اسی طرح اللہ تعالی نے انسان کی صفائی اور سروس کے لیے یہ مبارک مہینہ مقرر فرمایا ہے۔ جامعہ قاسمیہ دار التعلیم والصنعہ دیوبند کے مہتمم مولانا محمد ابراہیم قاسمی نے کہا کہ رمضان المبارک کی برکات کو حاصل کرنے کے لیے دعاؤں کا اہتمام بھی لازم ہے، بہت سی روایات میں روزے دار کی دعا کے قبول ہونے کی بشارت دی گئی ہے، حضرت ابوہریرہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین آدمیوں کی دعا رد نہیں ہوتی (ضرور قبول ہوتی ہے) ایک روزے دار کی افطار کے وقت، دوسرے عادل بادشاہ کی، تیسرے مظلوم کی بددعا، اس کو اللہ تعالی بادلوں سے اوپر اٹھا لیتے ہیں اور آسمان کے دروازے اس کے لیے کھول دیے جاتے ہیں اور ارشاد ہوتا ہے کہ میں تیری ضرور مدد کروں گا گو (کسی مصلحت سے) کچھ دیر ہو جائے۔ بہرحال یہ مانگنے کا مہینہ ہے، اس لیے جتنا ہو سکے دعا کا اہتمام کیا جائے، اپنے لیے، اپنے اعزہ واحباب اور رشتے داروں کے لیے، اپنے متعلقین کے لیے، ملک و ملت کے لیے اور عالم اسلام کے لیے خوب دعائیں مانگنی چاہئیں، اللہ تعالی ضرور قبول فرمائے گا، ان شاءاللہ تعالی۔

موجودہ حکمرانوں کو لوہیا کی زندگی سے سبق حاصل کرنے کی ضرورت: محبوب علی

پریس ریلیز۔ امروہہ۔ عظیم سماجوادی لیڈر مجاہد آزادی ڈاکٹر رام منوہر لوہیا کے یوم۔ پیدائش پر رکن اسمبلی امروہہ محبوب علی سابق رکن قانون ساز کونسل اتر پردیش نوجوان لیڈر پرویز علی نے پارٹی عہدہ داران و کارکنان کے ساتھ خراج عقیدت پیش کیا اس موقع پر محبوب علی نے کہا کہ لوہیا جی ایک ممتاز سماج وادی رہنما، مجاہد آزادی اور سیاسی مفکر تھے۔ وہ آزادی کی تحریک میں سرگرم رہنما اور سماجی انصاف کے لیے جدوجہد کرنے والے ایک اہم شخص تھے۔ ان کی پیدائش اتر پردیش کے اکبر پور (موجودہ امبیڈکر نگر) میں ہوا تھا، اور انہوں نے اپنی تعلیم کلکتہ یونیورسٹی اور بعد میں جرمنی کے ہمبولٹ یونیورسٹی آف برلن سے مکمل کی، جہاں انہوں نے معاشیات میں پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی۔ لوہیا نے بھارتی سیاست میں سماج وادی نظریات کو فروغ دیا اور انگریزوں کے خلاف آزادی کی لڑائی میں حصہ لیا۔ وہ کانگریس پارٹی کے رکن رہے، لیکن بعد میں انہوں نے اپنے نظریاتی اختلافات کی وجہ سے کانگریس سے علیحدگی اختیار کی اور سماج وادی سیاست کی بنیاد رکھی۔ انہوں نے انقلاب کا نظریہ پیش کیا، جس میں سماجی، اقتصادی، اور سیاسی تبدیلیوں پر زور دیا گیا، جیسے کہ ذات پات کے خاتمے، خواتین کے حقوق، اور غریبوں کے لیے مساوات۔ وہ اپنی سادگی، ایمانداری، اور نچلی سطح کے لوگوں کے لیے لگن کی وجہ سے مشہور تھے۔ انہوں نے انگریزی زبان کے غلبے کی مخالفت کی اور ہندی سمیت دیگر بھارتی زبانوں کے استعمال کی وکالت کی۔ لوہیا کا انتقال 57 سال کی عمر میں دہلی میں ہوا، لیکن ان کے نظریات آج بھی بھارتی سیاست اور سماجی تحریکوں میں اثر انداز ہیں۔ اس موقع پر متعدد عہدہ داران و کارکنان موجود رہے

بیوی اور تین بچوں کو گولی مارنے کے معاملے میں بڑا انکشاف ہوا ہے

سہارنپور :23 مارچ (پی این ایس) سہارنپور کے سانگا تھیرا میں بیوی اور تین بچوں کو گولی مارنے کے معاملے میں بڑا انکشاف ہوا ہے۔ جب بی جے پی لیڈر یوگیش بیوی اور بچوں کو گولی مار رہا تھا تو وہ ہاتھ جوڑ کر رحم کی بھیک مانگ رہے تھے، لیکن ملزم یوگیش باز نہیں آیا۔ اس نے اپنے تین بچوں اور بیوی کو بے دردی سے گولی مار دی۔ تینوں بچے گولی لگنے سے دم توڑ گئے۔ جبکہ یوگیش کی بیوی کی حالت نازک بنی ہوئی ہے۔ اس کا علاج چل رہا ہے۔ پولیس بھی تفتیش میں مصروف ہے۔ پولیس ملزم سے پوچھ گچھ کر رہی ہے۔ ملزم نے قتل کی وجہ بھی بتا دی ہے۔ ملزم کو بیوی کے کردار پر شک تھا جس کی وجہ سے اس نے یہ جرم کیا۔ تفتیش میں پتہ چلا ہے کہ جب ملزم یوگیش نے اپنی بیوی کو گولی ماری تو بچے بھی وہاں موجود تھے۔ جیسے ہی ملزم نے اپنی بیوی نیہا کو مندر پر گولی ماری، اس کی بیٹی شردھا اس کے پاؤں سے لپٹ گئی۔ اس کی ننھی آنکھوں میں خوف تھا اور اس کے چہرے پر آنسو بہہ رہے تھے۔ پاپا، پلیز ہمیں مت ماریں، چلو ممی کو ہسپتال لے چلتے ہیں، لیکن یوگیش کے چہرے پر کوئی نرمی یا رحم نہیں تھی۔ اس نے ایک لمحے کی سوچے بغیر پستول اپنی بیٹی کے سر پر رکھ دیا اور گولی چلا دی۔ معصوم شردھا وہیں گر گئی۔ یہ دیکھ کر دیوانش اور شیوانش وہاں سے بھاگنے لگے۔ ملزم نے رحم نہ کیا اور دونوں بیٹوں کو کنپٹی پر گولی ماردی۔ پورے فرش پر خون ہی خون تھا۔ گھر والوں کے دروازے پر دستک دینے کے بعد ملزم نے دروازہ کھولا لیکن پستول لے کر یہ کہہ کر ان کے پاس بیٹھا رہا کہ وہ انہیں گولی مار دے گا۔ ایسے میں زخمیوں کے قریب جانے کی ہمت کوئی نہیں کر سکتا تھا۔ گنگوہ گاؤں سے تقریباً آدھے گھنٹے بعد انسپکٹر پیوش دکشت موقع پر پہنچے، جس کے بعد پولیس نے ہمت دکھاتے ہوئے ملزم کو گرفتار کر کے پستول چھین لیا۔ اس کے بعد ہی زخمیوں کو وہاں سے اٹھا کر اسپتال بھیجا گیا۔ جس پستول سے یوگیش روہیلا نے اپنی بیوی نیہا، بیٹی شردھا، بیٹوں دیوانش اور شیوانش کو گولی ماری، اس کا لائسنس تقریباً 13 سال قبل لیا گیا تھا۔ 2013 میں اس نے اپنے نام سے پستول کا لائسنس حاصل کیا تھا۔ وہ زیادہ تر پستول اپنے پاس رکھتا تھا۔ بتایا جا رہا ہے کہ وہ گزشتہ دو ماہ سے اپنی بیوی کو ہراساں کر رہا تھا۔

ماہِ مبارک رمضان عبادت الٰہی اور حسن اخلاق کا مظاہرہ کرنے کا ماہ بھی ہے۔ فیروز عباسی

امروہہ۔ ماہ مبارک رمضان کے نورانی مہینہ کا اختتامی عشرہ اختتام شروع ہو گیا ہے۔ عبادت الٰہی کا سلسلہ نورانی ماحول میں جاری ہے۔ رمضان کی عظمت اور فضیلت کے سلسلہ میں شہر امروہہ کی سماجی شخصیت ماہر تعلیم اور سیاست فیروز کمال عباسی نے کہا ہے کہ ماہ مبارک رمضان عبادت الٰہی میں بسر کرنے کے ساتھ ساتھ حسن اخلاق کا مظاہرہ کرنے کا ماہ بھی ہے۔ اس ماہ میں فرزندان توحید اللہ کی عبادت کرتے ہے اور روزہ کے دوران اپنے بہترین اخلاق کا مظاہرہ کرتے ہے۔ ہمیں اس ماہ میں ان لوگوں کو بھی شریک کرنا چاہئے جو کسی وجہ سے پریشان ہے اور خوشیوں سے دور ہے۔ فیروز کمال عباسی نے مزید کہا کہ رمضان المبارک کو خصوصی عبادات کا مہینہ بھی کہا جاتا ہے کیونکہ اس ماہ مقدس میں مسلمان روزہ رکھتے ہیں، نماز و تراویح کا اہتمام کرتے ہیں، زکواۃ دیتے ہیں اور ایک دوسرے کے ساتھ مہربانی سے پیش آتے ہیں۔ رمضان کے مبارک مہینہ میں جہاں اپنے اور اپنے اہل خانہ کے لیے افطار کا انتظام کرنا باعث ثواب ہے، وہیں مسافروں، غریبوں اور راہگیروں کا بھی ہمیں خیال رکھنا چاہیے، یہ ایک بڑی فضیلت اور فائدے کی چیز ہے، اس فضیلت کو حاصل کرنے کا موقع ہمیں صرف رمضان کے مہینہ میں ہی پورے طور پر ملتا ہے۔

شب قدر میں عبادتوں کا دور دوراں

گورکھپور، تقریباً 13 گھنٹے 43 منٹ کا 22 واں روزہ اللہ تعالی کی عبادت اور تلاوت قرآن میں گزرا، ماہ رمضان کا آخری عشرہ "جہنم سے آزادی" جاری ہے، مساجد اور گھروں میں عبادات ہو رہی ہیں، شب قدر کے دوسرے دن اتوار کو رات میں خوب عبادتیں ہوئیں، اللہ تعالی کے بندوں نے دعائیں مانگیں اور اپنے گناہوں کی معافی مانگی، بازاروں میں عید کی خریداری زوروں پر ہے، بازار میں خریداروں کا ہجوم ہے، خاص طور پر ریتی، شاہ معروف، اردو بازار، گھنٹہ گھر، جعفرا بازار، گورکھناتھ میں کافی سرگرمیاں ہیں۔ بزرگوں کے ساتھ نوجوان بھی اعتکاف میں پیش پیش رمضان المبارک کا آخری عشرہ جاری ہے، معتکفین میں بزرگ اور جوان دونوں پیش پیش ہیں، اللہ تعالی کی عبادت کر اپنے ایمان کا اظہار کر رہے ہیں، اسی طرح کا شاندار منظر جمنہیہ باغ، گورکھناتھ میں واقع فردوس جامع مسجد میں بھی دیکھا جا سکتا ہے، یہاں نوجوان اعتکاف میں بیٹھے ہیں، جن کی عمریں 12 سے 18 سال کے درمیان ہیں، اعتکاف میں بیٹھے بچوں میں ذیشان خان (18)، عامر علی (14)، فرحان (14)، احمد (13)، عمر حسن (13)، امان (12)، سفیان (12)، بلال الدین (13)، عزیر احمد (17) وغیرہ شامل ہیں، عبادت کے جذبے سے معمور نوجوان کہتے ہیں کہ دنیا سے کنارہ کش ہو کر اللہ تعالی کی یاد میں مشغول رہنے کا اپنا ہی لطف ہے، مسجد کے سکریٹری آصف محمود نوجوانوں کی حوصلہ افزائی کر رہے ہیں، اسی کے ساتھ ساتھ شہر کی دیگر مساجد میں بھی نوجوان بزرگوں کے ساتھ اعتکاف کر کے خوب نیکیاں کما رہے ہیں۔ اللہ تعالی کے حکم کے مطابق زندگی گزارنا عبادت ہے: ریاض ترکمان پور کے سماجی کارکن ریاض احمد راعینی نے کہا کہ اللہ تعالی کے آخری نبی حضرت محمد صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے دنیا کو ایک اللہ تعالی کی بندگی کا پیغام دے کر جہالت کے خاتمے کا پیغام دیا، روزہ دین اسلام کے رکن کی تیسری کڑی ہے، دین اسلام میں عبادت یہ ہے کہ ہوش میں آنے سے لے کر موت تک اللہ تعالی کے قوانین اور احکامات کے مطابق زندگی بسر کی جائے، روزہ انسان کو اللہ تعالی کے احکامات پر عمل کرنے اور نظم وضبط کی زندگی گزارنے کی تربیت دیتا ہے۔ شب قدر بڑی رحمتوں اور برکتوں والی رات ہے: قاری فیروز

داروغہ صاحب مسجد افغان احاطہ کے امام قاری فیروز عالم قادری نے کہا کہ رمضان المبارک میں ہر انسان اپنے آپ کو ہر قسم کی برائیوں اور جرائم سے بچاتا ہے، رمضان المبارک کی راتوں میں سے ایک رات کو شب قدر کہتے ہیں، یہ رات بہت بابرکت اور بارحمت ہے، قرآن مجید میں اسے ہزار مہینوں سے افضل بتایا گیا ہے، یہ وہ مقدس رات ہے جس میں حضرت جبرائیل علیہ السلام فرشتوں کی ایک جماعت کو زمین پر لاتے ہیں، اللہ تعالی کے حکم سے وہ پوری دنیا کا سفر کرتے ہیں، رات عبادت میں گزارنے والوں کو دعائیں اور مبارکباد دیتے ہیں، رات بھر ہر طرف برکت ہوتی ہے، فجر کے وقت یہ نوری قافلہ واپس چلا جاتا ہے، رمضان المبارک کے آخری عشرہ کی 21ویں، 23ویں، 25ویں، 27ویں اور 29ویں راتیں شب قدر کی راتیں شمار ہوتی ہیں۔

مسجد فخر عالم میں ختم قرآن کی تقریب

شاہجہاں پور (پریس ریلیز) رمضان المبارک کے مقدس مہینے میں مختلف مساجد میں تراویح کا پہلا دور مکمل ہو گیا۔ شہر کے محلہ بابوزئی میں واقع مسجد سید فخر عالم میاں میں 22/ویں تراویح میں حافظ محمد ندیم رضا نے تلاوت قرآن کا پہلا دور مکمل کیا۔ دریں اثناء مسجد کمیٹی نے حافظ محمد ندیم رضا قادری کو نقد انعامات اور تحائف سے نوازا۔ مسجد سید فخر عالم میاں میں 22/ویں تراویح میں جشن تکمیل قرآن میں شہر پیش امام مولانا حضور احمد منظری نے کہا کہ رمضان المبارک کے مقدس مہینے میں اللہ تعالی اپنے بندوں کو بے شمار انعامات سے نوازتا ہے۔ رمضان المبارک میں ہر مسلمان کو کثرت سے عبادت و ریاضت کرنی چاہیے۔ انہوں نے اس مہینے میں صدقہ فطر ادا کرنے پر بھی زور دیا۔ اس دوران حافظ محمد ندیم اور ریحان قادری نے نعتیہ کلام پیش کیا۔ صلوٰۃ وسلام کے بعد مولانا حضور احمد منظری نے ملک میں امن و خوشحالی کے لیے دعا کی۔ مسجد کمیٹی نے امام حافظ محمد ندیم رضا کا گل پوشی کر استقبال کیا اور انہیں نقد انعامات اور تحائف پیش کئے۔ لوگوں میں شیرینی تقسیم کی گئی۔ اس موقع پر مسجد کمیٹی کے صدر سید حسین میاں، سیکریٹری حکیم سید نور میاں، امتیاز حسین، محمد اسلم توفیق احمد، کشور دانائی، راشد حسین راہی، ندیم اسلم، سید احمد میاں، موسیف، تابش، مسعود غفار، محمد انیس، محمد اشرف، رئیس خان، حبیب احمد، محمد خالد، عفوان خاں، سید تیمور عالم وغیرہ موجود تھے۔

مسجد شیخ چاند میں ختم شریف کے بعد خصوصی دعاء میں کثیر تعداد میں لوگوں نے حصہ

امروہہ۔ شہر امروہہ میں واقع مدرسہ و مسجد شیخ چاند میں تراویح کی نماز میں قرآن پاک کی تکمیل کی گئی۔ اس دوران حافظ نبیل عباسی صاحب نے کہا کہ بلاشبہ قرآن پاک مکمل ہو چکا ہے لیکن نماز تراویح پڑھتے رہیں اور کوشش کریں کہ زیادہ سے زیادہ قرآن پاک گھر یا دکان پر پڑھیں اور بچوں کو بھی تاکید کریں کہ وہ اپنے گھر پر قرآن پاک پڑھیں اور شب قدر کی اہمیت کو سمجھے اور ان اہم راتوں کو عبادت الٰہی میں بسر کرتے ہوئے سب کے لیے دعائیں کریں۔۔۔ قابل ذکر بات ہے کہ اس مسجد میں حافظ عنایت اللہ تراویح پڑھاتے تھے لیکن اس سال وہ علیل ہے۔ تمام شرکاء نے حافظ صاحب کی صحت کے لیے خصوصی دعاء کی۔ دعاء سے قبل حافظ عباسی نے کہا کہ ماہ مبارک کریم اللہ کی جانب سے ہم سب پر ایک انعام ہے۔ اس ماہ میں زیادہ سے زیادہ عبادت کے ساتھ ساتھ ہم سب کو استغفار بھی کرنے کا موقع ہے۔ ہمیں اس ماہ مبارک میں زیادہ سے زیادہ استغفار کرتے ہوئے عبادت الٰہی کرنی چاہیے اور اپنی دعاؤں میں سبکی شامل رکھنا چاہیے۔ حضرت نے قرآن کے سلسلہ میں کہا کہ قرآن پاک ہمارے لیے راہ ہدایت ہے۔ قرآن میں ہر مسائل کا حل موجود ہے۔ ہمیں اپنے بچوں کو قرآن کی تعلیم بھی دینی چاہیے۔ اس دوران کوثر علی عباسی، شجاع الرب دولارے، قیصر علی، اسلام صدیقی، اکبر مغل، شاہنواز، سلمان، اظہر عباسی، ہمزہ عباسی وغیرہ و دیگر اہم ترین افراد موجود تھے۔

بی جے پی حکومت اور افسران مل کر عوام کو لوٹ رہے ہیں

اقتدار میں رہنے والے کرپٹ ہیں: اکھلیش یادو

لکھنؤ:23 مارچ (پی این ایس) سماج وادی پارٹی کے قومی صدر اور سابق وزیر اعلیٰ اکھلیش یادو نے کہا ہے کہ بی جے پی حکومت اور افسران مل کر عوام کو لوٹ رہے ہیں۔ اقتدار میں رہنے والے کرپٹ ہیں۔ بی جے پی کا بدعنوانی اور جرائم کے خلاف زیرو ٹالرنس کا دعویٰ بکواس ہے۔ بی جے پی لیڈر کئی اضلاع میں لینڈ مافیا بن چکے ہیں۔ وہ تالابوں اور سرکاری زمینوں پر قابض ہیں۔ غریبوں کی زمینیں چھین رہے ہیں۔ بی جے پی کی حکومت میں اتر پردیش کو لوٹا جارہا ہے۔ ہر ضلع سے زمینوں پر قبضے اور کرپشن کی خبریں آرہی ہیں۔

اتوار کو ڈاکٹر لوہیا پارک، گومتی نگر میں سماجوادی مفکر ڈاکٹر رام منوہر لوہیا کے مجسمہ پر ان کی یوم پیدائش پر پھول چڑھانے کے بعد میڈیا سے بات کرتے ہوئے مسٹر اکھلیش یادو نے کہا کہ فتح پور ضلع میں بی جے پی کے عہدیداران کے لیڈروں پر الزامات لگا رہے ہیں۔ یہ الزام لگایا جارہا ہے کہ جن لوگوں کے پاس کوئی زرعی زمین نہیں تھی اب انہوں نے کئی سو ہیکٹر زمین حاصل کرلی ہے۔ جے سی بی مشینیں، ڈمپر اور ٹرک خریدے گئے ہیں۔ متنازعہ زمین پر قبضہ کرلیا گیا ہے۔ مسٹر اکھلیش یادو نے کہا کہ سماج وادی پارٹی نے کئی بار آواز اٹھائی ہے کہ ایودھیا میں بی جے پی کے لوگوں نے زمین پر قبضہ کر رکھا ہے۔ کسانوں کی زمینیں کم قیمت پر چھین لی گئیں۔ اتر پردیش میں امن و امان کی حالت برباد ہو چکی ہے۔ جرائم کے واقعات میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔ سب نے دیکھا کہ ایودھیا کی عورت نوکری کی تلاش میں وارانسی گئی اور وہاں سے لکھنؤ آئی۔ اسے لوٹ لیا گیا، عصمت دری کی گئی اور قتل کر دیا گیا۔ پولیسنگ نہ ہونے کی وجہ سے امن و امان خراب ہے۔ تمام افسران اور ملازمین لوٹ مار میں مصروف ہیں۔ چیف منسٹر کے انتہائی قریبی ایک آئی اے ایس افسر بدعنوانی کے الزام میں مفرور ہیں۔ یہ زیر زمین ہے۔ انکشاف ہوا ہے کہ اس کے پاس سات سو بیگھہ زمین، کئی گھر اور کئی پلاٹ ہیں۔ سنا ہے سی ایم کی رہائش گاہ اور سی ایم آفس میں چھپے ہوئے ہیں۔ وہ وزیر اعلیٰ کے خاص ہیں۔ اچھی پوسٹنگ میں رہا۔ سرمایہ کاری کے نام پر بی جے پی حکومت اپنی سرمایہ کاری کر رہی ہے۔ یہ لڑائی کمیشن کی نہیں ہے۔ یہ تقسیم کی لڑائی ہے۔ جب تک تقسیم ٹھیک سے ہوئی اور سب کو اپنا حصہ مل گیا، معاملہ سامنے نہیں آیا۔ اگر تقسیم پر جھگڑا ہے تو معاملہ کھلا کھلا ہے۔ حکومت کو نہیں معلوم کہ یہ تقسیم کب سے جاری ہے۔ پڑوسی ریاست میں ایک افسر کے گھر سے 50 کروڑ روپے برآمد ہوئے۔ اس میں کیا ہوا؟

مسٹر اکھلیش یادو نے کہا کہ لکھنؤ میں صرف ایک افسر نہیں بلکہ بی جے پی کے منتخب لوگ اور بی جے پی لیڈر موہن لال گنج اور سروجنی نگر میں زمینوں پر قبضہ کر رہے ہیں۔ یہ سب لینڈ مافیا بن چکے ہیں۔ اب بی جے پی کے ایم ایل اے کھلے عام کرپشن اور لوٹ مار کے الزامات لگا رہے ہیں۔ بی جے پی حکومت میں مہنگائی، بے روزگاری، بدعنوانی، ناانصافی اور مظالم اپنے عروج پر ہیں۔ شیوم یادو کو ایک ایس ڈی ایم نے ہراساں کیا۔ وہ پیسے مانگ رہا تھا۔ میرے بال کٹوائے ہیں۔ وہ اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھا۔ اس کے لیے بی جے پی حکومت ذمہ دار ہے۔ مسٹر اکھلیش یادو نے کہا کہ سماج وادی پارٹی کے لیڈر اور کارکن پوری طرح تیار ہیں۔ ہم ہر گاؤں، ہر گھر میں جائیں گے اور بی جے پی کی ناکامیوں، بدعنوانی، لوٹ مار اور ناانصافی کے بارے میں بتائیں گے۔ کسان پریشان ہیں۔ کسانوں کو ان کی فصلوں کی صحیح قیمت نہیں مل رہی ہے۔ بی جے پی نے تمام اداروں کو تباہ کر دیا ہے۔ وقت بدلے گا۔ عوام بی جے پی سے حساب لیں گے۔ مسٹر اکھلیش یادو نے کہا کہ بی جے پی تاریخ کے اوراق پلٹ رہی ہے۔ اسی تاریخ کے کچھ صفحات راجیہ سبھا کے رکن شری رام جی لال سمن نے بھی پلٹ دیے۔ میں بی جے پی سے کہنا چاہتا ہوں کہ وہ تاریخ کے اوراق پلٹنا بند کرے۔ صفحات پلٹیں تو یہ بھی ذکر ملتا ہے کہ چھترپتی شیواجی مہاراج کی تاجپوشی نہیں ہونے دی گئی۔ کیا بی جے پی اس کی مذمت کرے گی؟ جب چھترپتی شیواجی مہاراج کی تاج پوشی ہوئی تو کیا اس کے لیے بی جے پی معافی مانگے گی؟

جلتے چھپر کے نیچے سے اسکول بیگ کو اپنے سینے سے لگا کر بھاگی بچی

اکھلیش نے ویڈیو شیئر کیا، سپا نے کیا کا یہ اعلان

لکھنؤ:23 مارچ (پی این ایس) یوپی کے امبیڈکر نگر میں تین دن پہلے ہوئی بلڈوزر کارروائی کے دوران کا ایک ویڈیو سامنے آیا ہے۔ جو سوشل میڈیا پر وائرل ہو رہا ہے۔ اس میں پرائمری اسکول کی ایک طالبہ کو جلتی ہوئی چھت کے نیچے سے بھاگتے ہوئے دیکھا جاسکتا ہے۔ اس کے ہاتھ میں اسکول کا بیگ تھا۔ اس نے اسے اپنے سینے سے لگا رکھا تھا۔ ویڈیو منظر عام پر آتے ہی لوگوں نے لڑکی کے جذبے کی تعریف شروع کر دی ہے۔ ان کی مستقبل کی کامیابی کے لیے نیک خواہشات کا اظہار کیا جارہا ہے۔ معاملہ جلال پور تحصیل کے ارئی گاؤں کا ہے۔ انتظامیہ کی ٹیم تین روز قبل یہاں غیر قانونی قبضہ ہٹانے گئی تھی۔ جھونپڑیوں کو ہٹاتے ہوئے جھونپڑی کی چھت کو آگ لگ گئی۔ اہلکار آگ بجھانے میں مصروف ہوگئے۔ لیکن اس وقت وہاں ایک چھوٹی سی لڑکی تھی جو اپنے مستقبل کے بارے میں فکر مند تھی۔ اسے احساس ہوا کہ جھونپڑی کے اندر رکھا اس کا اسکول کا بیگ آگ میں جل گیا تو وہ آگے کیسے پڑھ پائے گی۔ مجھے نہیں معلوم کہ میرے گھر والے کتاب دوبارہ خرید پائیں گے یا نہیں۔ اس سے پہلے کہ وہاں موجود افسران یا لوگ کچھ سمجھ پاتے، لڑکی بھاگ کر اندر چلی گئی۔ چند ہی لمحوں میں وہ بھاگتی ہوئی باہر آئی، اپنا اسکول بیگ سینے سے لگائے۔ جس نے بھی بچی کا یہ منظر دیکھا، اپنی جان کی پرواہ کیے بغیر، اپنا اسکول بیگ لینے جلتی ہوئی جھونپڑی کے اندر گیا، وہ دنگ رہ گیا۔ اب اس کی ویڈیو سوشل میڈیا پر وائرل ہو رہی ہے۔

سماجوادی پارٹی کے سربراہ اکھلیش یادو نے بھی ویڈیو پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ انہوں نے اپنے سابق اکاؤنٹ سے یہ ویڈیو شیئر کر کے حکومت کو نشانہ بنایا۔ لکھا تھا کہ امبیڈکر نگر کا ایک انتظامی افسر اپنی طاقت دکھانے کے لیے لوگوں کی جھونپڑیوں کو گرا رہا ہے۔ ایک چھوٹی بچی اپنی کتابیں بچانے کے لیے بھاگنے پر مجبور ہے۔ یہ وہی بی جے پی والے ہیں جو کہتے ہیں بیٹی بچاؤ بیٹی پڑھاؤ۔

آیوشمان بھارت مہم پر ورکشاپ کا انعقاد

لکھنؤ:23 مارچ (پی این ایس) نیشنل سروس اسکیم، کیو۔کلب/ہیلتھ کلب، اور محکمہ صحت عامہ، شری رام سوروپ میموریل یونیورسٹی، لکھنؤ۔دیوا روڈ نیشنل سروس اسکیم، کیو۔کلب/ہیلتھ کلب، اور محکمہ صحت عامہ، شری رام سوروپ میموریل یونیورسٹی نے آیوشمان بھارت ابھیان پر ایک روزہ ورکشاپ کا انعقاد کیا۔ جس کا افتتاح ڈاکٹر رویکانت سنگھ، جنرل منیجر، آیوشمان بھارت، حکومت اتر پردیش نے کیا۔ یونیورسٹی کے طلباء اور نیشنل سروس اسکیم کے رضاکاروں سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ یہ مہم غریب اور کم آمدنی والے طبقے کے لوگوں کو طبی خدمات کی مفت دستیابی کو یقینی بنانے اور ان پر پڑنے والے مالی بوجھ کو کم کرنے میں اہم کردار ادا کر رہی ہے۔ اس مہم کے تحت عام لوگوں کی صحت کی خدمات تک رسائی کو دو طریقوں سے یقینی بنایا جا رہا ہے۔ آیوشمان بھارت فی خاندان 5 لاکھ روپے تک کا ہیلتھ انشورنس فائدہ فراہم کرتا ہے۔ یہ ہسپتال میں داخل ہونے کے دوران ہونے والے اخراجات کے ساتھ ساتھ تقریباً تمام صحت کی خدمات کے لیے ڈسچارج کے بعد کے اخراجات کا احاطہ کرتا ہے۔ یہ یقینی بناتا ہے کہ کوئی بھی شخص (خاص طور پر خواتین، بچے اور بوڑھے) صحت کے فوائد سے محروم نہ رہے۔ اس کے تحت خاندان کے سائز اور عمر کی کوئی حد نہیں ہے۔ بینیفٹ کور میں پہلے سے موجود تمام بیماریاں شامل ہیں جن کا احاطہ پالیسی کے پہلے دن سے کیا جائے گا۔ اتر پردیش میں اب تک 5854 اسپتالوں کو تسلیم کیا گیا ہے۔ اتر پردیش میں 30853 آیوشمان آروگیہ مندر کام کر رہے ہیں جن کے ذریعے 12 قسم کی متعدی اور غیر متعدی بیماریوں کی شناخت، علاج اور حوالہ دینے کی خدمات فراہم کی جا رہی ہیں۔ ورکشاپ کے دوران نیشنل سروس اسکیم کے پروگرام آفیسر اور ڈاکٹر رام پرتاپ یادو یونیورسٹی میں پبلک ہیلتھ ڈپارٹمنٹ کے کوآرڈینیٹر ڈاکٹر انیل کمار، ہیلتھ کلب کے کوآرڈینیٹر؛ N.S.S. پروگرام آفیسر ڈاکٹر ارون سنگھ، محکمہ صحت عامہ کی اسسٹنٹ پروفیسر ڈاکٹر خوشبو اور ایم پی ایچ کے طلباء ڈاکٹر ندھی سنگھ، ڈاکٹر چھایا یادو، پونم یادو کے ساتھ 65 طلباء نے حصہ لیا۔ ڈاکٹر رام پرتاپ یادو نے ورکشاپ میں شرکت کرنے پر مہمان خصوصی ڈاکٹر روی کانت سنگھ، طلباء اور رضاکارانہ کارکنوں کا شکریہ ادا کیا۔

لکھنؤ کے ریٹرو کیفے میں فائرنگ، سنسنی

4 دن پہلے ہوئی تھی لڑائی، بی بی ڈی کی طالبہ کا آر ایم ایل میں چل رہا ہے علاج

لکھنؤ:23 مارچ (پی این ایس) اتر پردیش کی راجدھانی لکھنؤ کے گومتی نگر علاقے میں واقع ریٹرو کیفے میں ہفتہ کی رات فائرنگ کا واقعہ پیش آیا جس میں بی سی اے سیکنڈ ایئر کا طالب علم زخمی ہوگیا۔ زخمی طالب علم کا نام شیو چند سنگھ ہے جو بی بی ڈی کالج میں پڑھتا ہے۔ متاثرہ شیو چند اعظم گڑھ کا رہنے والا ہے۔ فائرنگ کے دوران انہیں کندھے میں گولی لگی جس کی وجہ سے وہ لوہیا اسپتال میں زیر علاج ہیں۔ الزام ہے کہ اگر پولیس کی جانب سے پہلے مناسب کارروائی کی جاتی تو اس واقعہ سے بچا جا سکتا تھا۔ آپ کو بتادیں کہ کل رات تقریباً 10 بجے شیو چند اپنے دوستوں ابھے ٹھاکر، پرشانت اور دیگر کے ساتھ گومتی نگر کے ریٹرو کیفے میں بیٹھے تھے۔ اس دوران ساجن مشرا، منیش تیواری اور ان کے ساتھی کیفے پہنچے اور دونوں فریقوں کے درمیان پرانی دشمنی کی وجہ سے فائرنگ شروع کر دی۔ جیسے ہی وہ کیفے میں داخل ہوئے، شیو چند اور اس کے دوستوں نے دروازہ بند کر دیا، لیکن باہر کھڑے ملزم نے دروازہ پیٹنا شروع کر دیا۔ ہنگامہ بڑھنے پر شیو چند اور اس کے دوست بات کرنے باہر آئے تو منیش تیواری نے گولی چلادی، جس کی وجہ سے شیو چند زخمی ہوگیا۔ گولی کی آواز سن کر علاقے میں افراتفری مچ گئی اور آس پاس کے لوگوں نے فوری طور پر پولیس کو اطلاع دینا شروع کر دی۔ پولیس نے فوری طور پر موقع پر پہنچ کر زخمی طالب علم کو اسپتال بھیج دیا۔ گومتی نگر انسپکٹر نے بتایا کہ منیش تیواری کو حراست میں لے لیا گیا ہے اور شکایت کی بنیاد پر مزید تفتیش کی جا رہی ہے۔ واقعہ کے بعد سیکڑوں طلبہ لوہیا اسپتال میں جمع ہوئے اور الزام لگایا کہ اگر چھٹ تھانے کی پولیس نے کارروائی کی ہوتی تو یہ واقعہ پیش نہ آتا، طلبہ نے بتایا کہ چار دن قبل شیو چند نے ملزم کے خلاف شکایت درج کروائی تھی، جس میں الزام لگایا گیا تھا کہ وہ اس کے کمرے میں گھس کر مارا پیٹا اور توڑ پھوڑ کی، لیکن پولیس نے اس وقت مقدمہ درج نہیں کیا اور ملزم کے خلاف مقدمہ درج کرلیا۔

کانگریس کمیٹی ہیڈ کوارٹر میں روزہ افطار کا اہتمام

لکھنؤ، 23 مارچ۔ اتر پردیش کانگریس کمیٹی ہیڈ کوارٹر میں آج روزہ افطار کا اہتمام کیا گیا جس میں سینکڑوں روزہ داروں نے شرکت کی۔ روزہ افطار میں نمایاں طور پر موجود تھے آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے جنرل سکریٹری اور اتر پردیش کے انچارج مسٹر اویناش پانڈے، ریاستی کانگریس کے صدر اور سابق وزیر جناب اجے رائے، اتر پردیش کانگریس لیجسلیچر پارٹی کی لیڈر محترمہ آرادھنا مشرا مونا، ایم پی کشوری لال شرما، عمران مسعود، آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے سکریٹری، مسٹر تیرجا پردیش، مسٹر نیشری، راجہ پردیش کے شریک ایلانشو چترویدی، مسٹر توقیر عالم، مسٹر پردیپ نارول اور سابق وزیر جناب نسیم الدین صدیقی۔ میڈیا ڈیپارٹمنٹ کے وائس چیئرمین منیش شریواستو ہندوی نے معلومات دیتے ہوئے بتایا کہ شیعہ روزہ افطار کی قیادت مولانا مزمل عباس رضوی نے کی اور اس دوران مولانا یعسوب عباس بھی موجود تھے۔ جس کا اہتمام عقد آصف رضوی رنکو نے کیا۔ روضہ افطار کی امامت حضرت مولانا خالد رشید فرنگی محلی صاحب نے کروائی۔ اس دوران حضرت مولانا عارف نقشبندی صاحب، شاہی امام ٹیلہ قاری فضل منان صاحب، نائب سجادہ نشین سائیں O واصف وائی جی، مولانا سائیں نظام المعروف شاہمینہ کے سجادہ نشین شاہ راشد مینائی صاحب، ارشد اعظمی صاحب، مرکزی طرف سے سابق ریاستی کانگریس کے خزانچی نعیم صدیقی جی موجود تھے۔ اس موقع پر اویناش پانڈے جی نے کہا کہ تمام مذاہب کو ساتھ لے کر چلنا کانگریس کی روایت ہے۔ ہم ہندوستان، ہندوستانیت اور آئین میں یقین رکھتے ہیں۔ ہم افطار کے ساتھ ساتھ ہولی ملن کا بھی اہتمام کرتے ہیں اور یہ ثقافتی اور مذہبی تنوع اس ملک کا حسن ہے۔ اتر پردیش کانگریس کمیٹی کے صدر اور سابق وزیر شری اجے رائے نے اس مبارک موقع پر کہا کہ بی جے پی کی مرکزی اور ریاستی حکومتیں نفرت پھیلا کر اس ملک کی سماجی ہم آہنگی کو تباہ کرنا چاہتی ہیں۔ لیکن کانگریس پارٹی ایسا نہیں ہونے دے گی۔ ہم ہر سال ہولی ملن اور روزہ افطار کا اہتمام کرتے رہے ہیں۔ اس کا بنیادی مقصد ہمارے گنگا جمنی ورثے کو محفوظ رکھنا ہے۔ اس موقع پر سابق ایم پی پی ایل پونیا، ریاستی خزانچی شیو پانڈے، ریاستی نائب صدر وشواوجے سنگھ، دنیش سنگھ، سیف علی نقوی، ارشد اعظمی، ریاستی ترجمان ڈاکٹر علیم اللہ خان، پونیت پاٹھک، تمجید احمد، ایڈوکیٹ پردیپ سنگھ، سابق آئی اے ایس انیس انصاری، آصف رضوی سنگھ، سابق سٹی اسمبلی امیدوار شاہ رضوی سنگھ، راجہ سنگھ، راجہ سنگھ، سابق رکن اسمبلی شامل تھے۔ امیت تیاگی، ڈاکٹر شہزاد عالم، سراج والی خان، سنجے ڈکشٹ، شیو بھگوان، راجیش جیسوال، سنجے سنگھ، امان الرحمان، شنکر لال گوتم، ہمام وحید، تنن شرما، پنکج تیواری، پروفیسر شراون گپتا، پروفیسر امیت رائے، سوشل میڈیا کے سوشل میڈیا صدر، شوٹر سنگھ پروگرام میں اگر سوشل میڈیا کے نائب صدر، شوٹر سنگھ کانگریس کے ساتھ موجود تھے۔

خواجہ معین الدین چشتی لینگویج یونیورسٹی میں سائیکل سفر کا انعقاد

لکھنؤ، 23 مارچ 2025: خواجہ معین الدین لینگویج یونیورسٹی میں گورنر ہاؤس کی ہدایات کی روشنی میں وائس چانسلر پروفیسر جے۔ پی پانڈے کی رہنمائی میں ایک سائیکل سفر کا انعقاد کیا گیا۔ یہ سائیکل ریلی لینگویج یونیورسٹی کے کیمپس سے گرین کوریڈور سے ہوتی ہوئی کاکوری شہید اور لکھنؤ کی دیگر تاریخی مقامات کا دورہ کیا۔ اس سائیکل سفر کے دوران تاریخی مقامات کے بارے میں ڈاکٹر محمد شارق نے اپنے طلبہ کو آگاہ کرتے ہوئے اس کی تاریخی، تہذیبی اور ثقافتی اہمیت پر روشنی ڈالی اور اسی سلسلے میں کہیں ایسے مقامات کی اہمیت سے بھی روشناس کرایا جس کی جنگ آزادی میں بہت زیادہ اہمیت رہی ہے۔ اس موقع پر سابق ایم پی کوشل کشور نے کاکوری شہید میموریل تک پہنچنے والے سائیکل کے قافلے کو خوش آمدید کرتے ہوئے معاشرے میں صحت سے متعلق بیداری بڑھانے کے لیے اس کی حوصلہ افزائی کی۔ سائیکل کا یہ کارواں لکھنؤ کے ان تاریخی مقامات کے بعد یونیورسٹی کے آس پاس کے علاقے میں بھی گیا، جہاں گاؤں کے مختلف افراد بھی اس ریلی میں شریک ہوئے۔ اس ریلی کے ذریعے ان گاؤں میں صحت کے تعلق سے بیداری مہم چلائی گئی اور لوگوں کو یہ بتایا گیا کہ عام طور سے بیماریوں سے کیسے محفوظ رہا جاسکتا ہے۔ اس سفر کے درمیان نہ صرف ثقافتی پروگرام کا انعقاد کیا گیا ہے بلکہ ان دیہاتوں میں تقریری مقابلوں کا بھی انعقاد کیا گیا۔ مختلف ثقافتی پروگرام منعقد کیے گئے اور لوگوں کو صحت سے متعلق آگاہی اور تندرستی کے بارے میں آگاہ کیا گیا۔ دیہاتوں میں تقریری مقابلوں کا بھی انعقاد کیا گیا جہاں یونیورسٹی کے منتخب طلبہ کو گورنر ہاؤس کے ذریعہ پہلے منعقدہ تقریری مقابلے میں تقریر کرنے کے لیے مدعو کیا گیا تھا۔ اس پروگرام کے انعقاد میں ڈاکٹر سدھارتھ سدیپ اور ڈاکٹر حسن مہندی کا خصوصی تعاون تھا۔ یونیورسٹی کے ملازمین لال یادو اور آشیش اوستھی نے بھی پروگرام میں حصہ لیا۔ اس سفر کا اہتمام ڈاکٹر نلنی مشرا، کوآرڈینیٹر سینٹر فار ویمن اسٹڈیز اور نیشنل سروس اسکیم اور ڈاکٹر محمد شارق، انچارج فزیکل ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ اور کوآرڈینیٹر روورس رینجر کی قیادت میں کیا گیا تھا۔ اس سائیکل کے کارواں میں این ایس ایس کے تمام یونٹ کے رضا کاروں، روورس رینجرس اور این سی سی کے علاوہ دیگر طلبہ نے پورے جوش و خروش کے ساتھ حصہ لیا۔

ڈاکٹر شیخ سراج بابا نے معروف شیعہ عالم دین مولانا کلب جواد نقوی سے کی ملاقات

لکھنؤ:23 مارچ، راشٹریہ متدتا پارٹی کے قومی صدر ڈاکٹر شیخ سراج بابا نے آج معروف شیعہ عالم دین مولانا کلب جواد نقوی سے ملاقات کی۔ اور مختلف امور پر تبادلہ خیال کیا۔ اس موقع پر ڈاکٹر شیخ سراج بابا نے کہا مولانا کلب جواد نقوی نہ صرف شیعہ عالم دین ہیں بلکہ وہ تمام سماج کے رہنما ہیں۔ اس موقع پر مولانا جواد نقوی نے کہا وقف قانون مسلم مخالف ہے۔ اس کے ذریعہ وہ مسلمانوں کے املاک پر قبضہ کرنا چاہتی ہے۔ مولانا جواد نقوی نے بلا تفریق مسلک وملت کے سبھی سے متحد ہو کر اس قانون کی مخالفت کی اپیل کی ہے۔

ہر صاحب استطاعت مستحقین کی مدد کرے: مولانا عفان عتیق فرنگی محلی

عید کے دن یا عید سے پہلے فطرے کی ادائیگی ضروری: ادارہ شریعہ فرنگی محل

لکھنؤ 23 مارچ (پریس ریلیز) ادارہ شریعہ فرنگی محل کے جنرل سکریٹری مولانا عفان عتیق میاں فرنگی محلی نے ایک بیان جاری کرتے ہوئے کہا کہ رمضان المبارک اللہ تعالیٰ کی رحمتیں حاصل کرنے اور جہنم کی آگ سے نجات کا مہینہ ہے۔ بارگاہ خداوندی میں حاضری، قرآن مجید کی تلاوت اور نیک اعمال میں مشغول رہنے سے اللہ کی خوشنودی حاصل ہونا یقینی ہے۔ مولانا عفان میاں فرنگی محلی نے مزید کہا کہ دولت اور غربت دونوں عبادت میں خلل ڈالتے ہیں، اس لیے اللہ کا حکم ہے کہ اگر آپ صاحب استطاعت ہیں تو اپنے غریب رشتہ داروں، مفلس، پریشان حال لوگ، مدرسے کے نادان بچوں کو زکوٰۃ دے کر اپنے دیگر مال کو پاک کریں اور اللہ کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے اس کی رضا حاصل کریں، کیونکہ اللہ سخاوت کرنے والوں کو پسند فرماتا ہے، اس لیے رمضان کے مہینے میں جس میں ہر نیکی کا 70 گنا ثواب ملتا ہے، زکوٰۃ یا دیگر امداد سے زیادہ سے زیادہ ثواب حاصل کریں۔ مولانا عفان میاں فرنگی محلی نے کہا کہ عید کے دن یا عید سے پہلے اپنی اور اپنے اہل خانہ کی طرف سے فی شخص 65 روپے فطرے کے ادا کیے جائیں جس سے غریبوں کی کچھ حد تک ضروریات پوری ہوسکیں۔ صدقہ فطر واجب ہے، عمر بھر اس کا وقت ہے یعنی اگر ادا نہ کیا ہو تو اب ادا کر دے۔ ادا نہ کرنے سے ساقط نہ ہوگا، نہ اب ادا کرنا قضا ہے بلکہ اب بھی ادا ہی ہے اگرچہ مسنون قبل نماز عید ادا کر دینا ہے۔ صدقہ فطر شخص پر واجب ہے مال پر نہیں، عید کے دن صبح صادق طلوع ہوتے ہی صدقہ فطر واجب ہوتا ہے۔ مولانا عفان میاں فرنگی محلی نے عوام سے اپیل کرتے ہوئے کہا ہم اپنی تمام عبادتوں میں خاص طور سے الوداع جمعہ کے مبارک موقع پر اجتماعی دعا کا اہتمام کریں کی اللہ تعالیٰ ہم سب پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے، ہمیں دنیا و آخرت کی بھلائیاں عطا فرمائے، خصوصاً ہمارے ملک وملت سے تمام پریشانیوں، مہلک بیماریوں، منافرت اور آپسی رنجش کو دور فرمائے ملک میں امن و امان قائم رہے آپس میں بھائی چارہ، محبت، گنگا جمنی تہذیب کو بڑھاوا ملے اور قائم رہے۔

روزہ کشائی مذہبی تعلیم و تربیت کا اہم ذریعہ: مولانا نعیم الرحمٰن

لکھنؤ، ۲۳ مارچ۔ مولانا نعیم الرحمٰن صدیقی مہتمم دار العلوم نظامیہ فرنگی محل لکھنؤ نے بچوں اور بچیوں کی روزہ کشائی پر ان کو مبارک باد دی۔ انہوں نے روزہ کشائی کی تقریب کو نئی نسل کی مذہبی تعلیم و تربیت کا ایک ذریعہ قرار دیا۔ انہوں نے اس سلسلے میں بچوں کے والدین اور سرپرستوں کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے کہا کہ جس طرح ان پر اپنی نئی نسل کی پرورش کرنے، ان کی صحت جسمانی پر توجہ کرنے اور ان کی بہترین تعلیم و تربیت کرنے کی اہم ذمے داری ہے، اسی طرح ان پر اپنے جگر گوشوں کی دینی تعلیم و تربیت کرنے کی بھی پوری ذمے داری ہے۔ مولانا نے کہا کہ تقریب تسمیہ خوانی، محفل تکمیل ناظرہ قرآن کریم اور دعوت روزہ کشائی اسلامی تہذیب و تمدن اور مسلم ثقافت کی نہ صرف علامتیں ہیں بلکہ اسلام کی تبلیغ و اشاعت کے لیے بھی بہت مفید ہیں۔ ان کے بقا اور ترویج کی کوششیں کرنے والے حضرات ستائش کے حق دار ہیں۔ انہوں نے ہاجرہ صدیقی بنت محمد بشیر الزماں طالبہ درجہ 5 سٹی مانٹیسری اسکول اور حسان احمد بن مولانا غفران احمد متعلم درجہ حفظ دار العلوم نظامیہ فرنگی محل کو خصوصاً اور تمام ان بچوں اور بچیوں کو جنہوں نے اس سال پہلا روزہ رکھا، مبارک باد دی ہے۔ مولانا نے ان کے اجر و ثواب اور روشن مستقبل کے لیے بارگاہ والہی میں دعائیں کیں۔

بھارت کو لوٹنے والے ہمارے آئیڈیل نہیں ہو سکتے: ایس این سنگھ

دیوریا:23 مارچ (یو این آئی) بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) اتر پردیش کے ترجمان ایس این سنگھ نے آج یہاں الزام لگاتے ہوئے کہا کہ جو ہندوستان کو لوٹنے اور بھارت مخالف رہے ہیں وہ ہمارے آئیڈیل نہیں ہو سکتے۔ سنگھ نے آج یہاں یو این آئی سے بات چیت میں آر ایس ایس رہنما دتا تریہ ہوسبولے کے بیان کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ انہوں نے کہا ہے کہ جو ہندوستانی ثقافت کا نہیں ہو سکتا جو ہندوستان کی مٹی کا نہیں ہو سکتا جو ہندوستان کی روایت کا نہیں ہو سکتا جو ہندوستان کا ہے ہی نہیں اور ہندوستان کو لوٹنے کا کام کیا وہ ہمارا آئیڈیل نہیں ہو سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے آئیڈیل ویر عبدالحمید اور اے پی جے عبدالکلام ہیں۔ سنگھ نے کہا کہ بی جے پی حکومت سبھی بڑی اسکیمات میں ایسے بزرگوں کا احترام کرنے کا کام کیا ہے۔ بی جے پی سب کو شراکت دار بناتی ہے لیکن جو ہندوستان کا نہیں جو ایک ظالم بادشاہ رہا ہو اور جو ہندوستان کو توڑنے کا کام کیا ہو۔ وہ کسی طرح سے ہمارا آئیڈیل نہیں ہو سکتا ہے۔

پرتاپ گڑھ: تقریباً 8 لاکھ روپئے مالیت کے 19 موبائل برآمد

پرتاپ گڑھ:23 مارچ (یو این آئی) اتر پردیش کے ضلع پرتاپ گڑھ میں تھانہ کوتوالی شہر پولیس کے ذریعہ سرویلانس ٹیم کے تعاون سے تقریباً سات لاکھ 51 ہزار روپے مالیت کے 19 گمشدہ موبائل فون برآمد کئے ہیں۔ پولیس ذرائع سے ملی جانکاری کے مطابق مذکورہ برآمد موبائل فون کو تھانہ کوتوالی شہر انچارج انسپکٹر ارجن سنگھ نے آج ان کے مالکین کے حوالے کر دیا۔ اس دوران اپنے موبائل فون پا کر لوگوں کے چہرے کھل اٹھے اور سبھی نے پولیس کا شکریہ ادا کیا۔

مسرور ایجوکیشنل سوسائٹی نے کرائی بچوں کی روزہ کشائی

لکھنؤ:23 مارچ، مسرور ایجوکیشنل سوسائٹی کے زیر اہتمام سینٹ روز پبلک اسکول گڑھی پیر خاں ٹھاکر گنج میں ہر سال کی طرح اس سال بھی نونہالوں کے پہلی بار روزہ رکھنے پر تقریب روزہ کشائی اور دعائیہ جلسہ زیر صدارت ڈاکٹر نسیم احمد ہوئی۔ سوسائٹی کے روح رواں ڈاکٹر منصور حسن خاں کے بموجب اس بار حنظلہ رحمانی، عبدالہادی، محمد امن، طیب انصاری، عاطفہ حسن، شائی خان، نور اختر، صفیہ انم، نسبہ بانو، صبیحہ بانو، ریحان احمد، محمد سرفراز اور زوہا نے اپنی زندگی کا پہلا روزہ رکھا۔ روزہ دار بچوں اور ان کے والدین کا پرنسپل نغمہ پروین، اور جوائنٹ ڈائرکٹر نغمہ صاحبہ نے پھولوں سے استقبال کیا۔ سید کفیل احمد ایڈوکیٹ اور عبدالباسط خاں، کی جانب سے تحائف تقسیم کئے گئے۔ خاص شرکاء میں اختر سہیل ایڈوکیٹ، سہیل مسرور خاں، محمد طارق، تنویر احمد، اختر جمال، محمد ثاقب، فہام خاں، ڈاکٹر سعدیہ کے علاوہ بڑی تعداد میں بچوں کے والدین اساتذہ اور ان کے ساتھی موجود تھے۔ افطار سے قبل ایک دعائیہ جلسہ کو خطاب کرتے ہوئے مسجد تکیہ گڑھی پیر خاں کے امام حافظ جنید رحمانی نے ملک میں خوشحالی کی دعائیں کیں اور کہا کہ روزہ دار بچوں کی دعا اللہ ہمیشہ قبول کرتا ہے بچوں کی نشوونما میں والدہ کا بڑا رول ہوتا ہے۔ والدہ اگر چاہے تو اپنے بچوں کو دیندار، کامیاب، اور تعلیم یافتہ، انسان بنا سکتی ہیں لیکن اس کے لئے خود بھی بدلنا پڑے گا۔